جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

حق ظاہر ہوا اور گمراہی مٹی - بیشک گمراہی مٹنے ہی کی چیز ہے

ایسا فیصلہ کن ہے یعنی جماعت احمدیہ کو مرزا صاحب کے کاذب ماننے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ کاملہ

حصہ اوّل

فیصلہ آسمانی

در باب

مسیح قادیانی

مع تتمہ

اِس رسالہ مین مرزا صاحب کے اُس نشان کو جسکو انہون نے اپنی صداقت کا نہایت عظیم الشان نشان قرار دیا تہا۔ اور آخر عمر تک اُسکے ظہور کے منتظر رہے اُسکا جھوٹا ہونا نہایت روشن کرکے دکہایا ہی اور اُسکے بعد مرزا صاحب اور اُنکے مریدون نے جو جو باتین بنائی تہین اُنکا غلط ہونا متعدد طریقوں اور کامل طور سے ایسا ثابت کیا ہے کہ اب مرزائیون کو دم مارنے کی مجال نہین رہی۔ اور اُنکے مرشد بالیقین کاذب ثابت ہوئے

از افادات کاملہ مقبول یزدان مجدد دوران حضرت مولانا سید ابو احمد رحمانی متع اللہ المسلمین بطول بقاءٖ

دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی میں لالہ ٹھاکر داس صاحب کے اہتمام سے چھپا

بار سوم پندرہ سو | سنہ ۱۹۱۷ء | قیمت ۸ر

بسم اللہ تعالیٰ

تیسری مرتبہ

یعنی فیصلہ آسمانی کے پہلے حصہ کا تیسرا اڈیشن

آسمانی فیصلہ کا یہ حصہ دو مرتبہ بعض خاص ہمدردان اسلام کی بلند ہمتی سے چھپکر باعث ہدایت ہو چکا ہی۔ یہ تیسری مرتبہ حضرات ذیل کی علو ہمتی سے چھپا ہی۔ اور اللہ کے فضل سے امید ہی کہ اب زیادہ مسلمان اسکی خواہش کرینگے اور بہت سے بھٹکے ہوئے راہ مستقیم اختیار کرینگے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

جن حضرات نے اسمین مدد کی۔ وہ بہت زیادہ مستحق ثواب ہوں گے۔ اور دوسرے برادران اسلام اس سے سبق لین گے۔

شاہ محمد صاحب قاضی مونگیر۔ شاہ نصیر الحق صاحب رئیس مولانگر

عزیزان سوپول معرفت محمد شفیق صاحب حاجی عبد المجید صاحب رئیس پٹنہ

شیخ موسیٰ صاحب سیٹھ مونگیر۔ منشی شبیر الحق صاحب رئیس پٹنہ

میاں مصلح الدین صاحب تاجر پارچہ تسر چمپانگر۔ بھاگلپور

اے ہمدردان اسلام! توجہ کرو۔ اسلام کے مخالفین اندرونی اور بیرونی کے قلع قمع کے لیئے بہت سامان موجود ہی۔ مگر سخت ضرورت ہی کہ آپ ایسی ہمت کریں کہ اس ضرورت کے وقت مین وہ چھپ کر شائع ہو۔

آپکا ہواخواہ

ابو احمد رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ والباطل باطلا ویسر لنا اجتنابہ امین برحمۃ سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمانو! اسلام کے لئے یہ وقت نہایت نازک ہی ہوشیار ہوجاؤ۔

حدیث شریف مین آیا ہی کہ قرب قیامت کی علامتون مین ایک علامت یہ ہی کہ ہر ذی رائے اپنے ہی رائے پر فخر کریگا اور اُسے بڑی سمجھے گا مطلب یہ ہی کہ جو کچھ بھی عقل رکھتے ہین وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگین گے۔ اب اس کے بہت مراتب ہین اہل علم دیکھ رہے ہین کہ نہایت کم فہم اپنے تئین بڑا فہمیدہ سمجھتے ہین بہت کم علم اپنے تئین دین کا بڑا ماہر خیال کررہے ہین۔ گمراہ ہین اور اپنے کو ہادی کہہ رہے ہین اب جس کے دل مین کبر کے تخم نے اس سے زیادہ نشو ونما کیا وہ اپنے تئین **مجدد و امام** کہنے لگا اگر اس سے بھی زیادہ اُس نے ترقی کی تو اُس نے **مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کردیا** اور یہ کچھ **ہندوستان** ہی پر منحصر نہین **یورپ مین** بھی کئی جگہ مسیحیت کا دعویٰ کرنے والے موجود ہین اور بہت لوگ اُن کے ماننے والے بھی ہوگئے ہین **ہندوستان مین مرزا غلام احمد صاحب** ساکن قادیان پنجاب ہین اُن کے قلب مین بہت

زیادہ مادّہ پایا جاتا ہے جسکے پھیلنے کی خبر حدیث مذکور مین ہے کیونکہ مرزا صاحب اسیقدر نہین کہتے کہ مین امام وقت یا مجدد وقت ہون بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ نہایت عظیم الشان تقدس کا دعویٰ کرتے ہین یعنی اولوالعزم رسولؐ ہونیکا اور صراحت کے ساتھ بعض انبیا سے اپنے تیئن افضل کہتے ہین بعض باتون مین حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی (نعوذ باللہ) اپنے تیئن بڑھکر سمجھتے ہین مثلاً خر دجال وغیرہ کی حقیقت کما ینبغی آنحضرت صلعم پر منکشف نہین ہوئی تھی۔ مرزا صاحب پر ہوئی اور حضرت عیسی علیہ السّلام کی نسبت توصیح اہانت کے

ؐ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت اور رسالت اور اولوالعزم رسول ہونا اُن کے متعدد رسالون سے نہایت ظاہر ہے توضیح مرام کے صفحہ ۱۸ مین ہے مین نبی ہون میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ دافع البلاء کے صفحہ ۱۱ مین ہے سچا خدا وہی خدا ہے جسنے قادیان مین اپنا رسول بھیجا۔ اور قصیدۂ اعجازیہ مین بہت جگہ رسالت کا دعویٰ ہے دافع البلاء کے صفحہ ۱۳ مین ہے خدا تعالیٰ نے اس امت مین سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان مین بہت بڑھکر ہے اور اُسنے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ اب اسپر غور کیا جائے کہ حضرت مسیح اولوالعزم رسولون مین ہین۔ صاحب کتاب ہین مرزا صاحب اپنے ہر شان کو ان سے بہت بڑھکر کہتے ہین اس لئے نہایت ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اولوالعزم رسول کے بھی اپنا مرتبہ زیادہ سمجھتے ہین بعض وقت حضرات مرزائی یہ کہتے ہین کہ مرزا صاحب کو نبوت کا دعویٰ نہین ہے اور جہان کہین کہا ہے اُس سے مقصود ظلی نبوت ہے۔

اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ نبوت و رسالت سے شرعی اصطلاح یہان مراد ہے اسلئے قرآن و حدیث مین کہین ظلی نبوت کو دکھانا چاہئے ورنہ عوام کو محض دھوکا دینا ہے اور جب حضرت مسیح علیہ السلام سے بہت بڑھکر ہین تو پھر ظلیت کیسی اب تو مستقل رسول سے بھی شان بڑھ گئی۔ بھائیو ذرا غور کرو مرزا صاحب کے مختلف اقوال سے پریشان نہو ۱۲ منہ

ؑ جس وقت مین نے یہ رسالہ لکھا تھا اُسوقت اسیقدر مجھے اطلاع ہوئی تھی کہ مرزا صاحب کو فضیلت جزئی کا دعویٰ ہے مگر جب اُن کے تصانیف پر زیادہ نظر کی گئی تو معلوم ہوا کہ اُنھین فضیلت کلی کا دعوے ہے اور اپنے تیئن افضل الانبیا سمجھتے ہین۔ ۱۲

اس کے تفصیل مین مین نے رسالہ لکھا ہے دعوے نبوت مرزا جس کا نام ہے ۱۲

کلمات لکھین ہین یہ بھی دعوٰے ہے کہ بعض وقت مجھ پر منکشف ہوا کہ بالیقین مین خدا ہون ۔ اور یہ بھی الہام ہوا کہ **کن فیکون** کا مجھے اختیار دیا گیا ہی یہ باتین میرے نزدیک شریعت حقہ محمدیہ کے بالکل خلاف ہین اور دیکھتا ہون کہ ایک جماعت اسلام نے اس خطرناک راہ کو اختیار کرلیا ہے اور یہ بھی خوف ہے کہ کچھ اور مسلمان بھی اس ہلاکت مین پڑین ۔

اس دعوے پر توجہ کرنے والے اور نہایت دل سے خیال کرنے والے امتّ محمدؐیہ مین **تین گروہ ہوسکتے ہین** (۱) اولیائے امت (۲) علمائے امت ۔ (۳) عامہ مومنین امت اور حضرت مسیح اور حضرت مہدیؑ کے آنے کی خبرین حدیثون مین اسقدر آئی ہین اور مشہور ہین کہ ہر خاص و عام جانتا ہے مگر شاذ و نادر اور بہت سے سچے مسلمان اُن کے منتظر ہین خصوصًا اس نازک وقت مین کہ مسلمانون کے دینی اور دنیاوی ہر طرح کی حالت نہایت خراب بلکہ معرض زوال مین ہو رہی ہی ایسے وقت مین حضرت مسیح کے آنے کا مژدہ نہایت ہی مسرت بخش ہو سکتا ہے مگر ہر ایک گروہ نے یہ بھی معلوم کیا ہے اور تاریخ کی کتابین بھری ہین کہ اس کے قبل بھی کتنون نے مہدی ہونے کا دعوٰے کیا اور بعض نے مسیح ہونے کا بھی دعوٰے کیا اور ہر ایک نے اپنے خیال کے بموجب سچائی کی دلیلین پیش کین اور بہت ماننے والون نے اُنھین مان بھی لیا مگر اسوقت تک بالاتفاق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ سب جھوٹے تھے اس لئے ہر ایک گروہ امت محمدؐیہ کو ضرور ہے کہ اب جو ایسے عظیم الشان امر کا دعوٰے کرے اُسے وہ نہایت سچّے معیار سے جانچین جس سے وہ جانچ سکتے ہین اور سچائی اور غیر سچائی کو معلوم کرسکتے ہین میرے خیال مین اسکے معلوم کرنے کے لئے بھی **تین طریقے ہین** ۔ اول وہ جو مخصوص اولیائے امتّ سے ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اون کے قلب مین ایسا نور عنایت کرتا ہے

جسکے ذریعہ سے وہ بہت کچھ معلوم کرسکتے ہین خصوصًا انسان کی اچھی یا بری حالت کو بخوبی جان سکتے ہین جن کو اللہ تعالےٰ سے رابطہ قوی ہے وہ تھوڑے تامل سے معلوم کرلیتے ہین کہ فلان شخص کو اللہ سے ایسا رابطہ ہے۔ حضرت مسیحؑ اور مہدیؑ کی حالت اُنپر ہرگز چھپی نہین رہ سکتی مگراب وہ وقت ہے کہ ایسی بات منہ سے نکالنا ایک مضحکہ ہے اسلئے مین اسے زیادہ نہین لکھنا چاہتا اوران حضرات کو معذور سمجھتا ہون کیونکہ گولر کے اندر کا کیڑا اسی گولر کو آسمان اور زمین خیال کرتا ہے اُس سے زیادہ اس کا حوصلہ نہین ہوسکتا اسوقت ظاہربینی کا زور وشور سے دورہ ہے امور باطنیہ لوگون کے آنکھون سے پوشیدہ ہین اسلئے اُس کے انکار سے وہ معذور ہین الغرض اس گروہ مین سے کسی نے مرزا صاحب کو برگزیدہ خدا بھی نہین مانا اور حضرت مہدیؑ و مسیحؑ تو بہت بڑا رتبہ رکھتے ہین۔

دوسرا طریقہ معلوم کرنے کا دلیل ہے۔ یعنی آثار وحدیث مین جو علامتین ان حضرات کے وجود کی ہین وہ جن مین پائی جائین وہ **مسیح و مہدی ہونگے**۔ یہ طریقہ علمائے امت سے مخصوص ہے وہ جانتے ہین اور جان سکتے ہین کہ جن روایتون مین حضرت مسیحؑ اور امام مہدی کے آنے کا ذکر ہے اُن مین اُن کی علامتین بھی بیان ہوئی ہین اُن مین سے کوئی علامت مرزا صاحب مین نہین پائی گئی۔ مگر اس طریقے مین بہت جھگڑے ہین اول تو ان حدیثونکی صحیح اورغیرصحیح ہونیمین جھگڑا۔ پھر اُسکے معنی مین جھگڑا پھر یہ جھگڑا کہ جن مسیح کے آنے کا وعدہ ہے وہ وہی ہین جو پہلے آچکے ہین یا کوئی دوسرے ہون گے ان سب کے علاوہ ان باتون کے سمجھنے والے خاص اہل علم ہی ہوسکتے ہین اور اس طریقے سے عام کو فائدہ نہین ہوسکتا ہے اور پھر یہ طریقہ اسقدر طول و طویل ہے کہ اسکے لکھنے کے لئے دفترعظیم چاہیے اسلئے مین اس طریقہ کو بھی اسوقت چھوڑتا ہون البتہ ایک مختصر بات عام فہم کہنا چاہتا ہون اُسے ملاحظہ کیا جائے

مرزا صاحب کے آنے سے کیا نتیجہ ہوا

حضرت مسیحؑ کے آنے کی خبر جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے دی اور صحابہ اور تابعین اور تمام علمائے دین نے اُسپر یقین کیا اس سے ظاہر ہے کہ بڑی مہتم بالشان خبر ہے اور نہایت ظاہر ہے کہ یہ اہتمام اور شان صرف اسی وجہ سے ہے کہ اُن کی ذات مقدس سے دینی فائدہ بہت کچھ ہوگا مسلمانون کی دینی اور دنیاوی حالت ان کی برکت سے درست ہوجائے گی۔ صحیح حدیثون سے ثابت ہے کہ اسوقت مسلمانون مین بغض وعداوت نہ رہیگا روپے پیسے کی یہ کثرت ہوگی کہ کسی مسلمان کو ہدیہ اور تحفہ لینے کی طرف توجہ نہوگی۔ دنیا بھر مین دین اسلام کو غلبہ ہوگا ان مین سے کسی بات کا شائبہ بھی مرزا صاحب کے وجود سے نہین پایا گیا۔ **بلکہ سب باتین برعکس ہین۔** غور سے دیکھا جائے کہ مسلمانون مین کسقدر بغض وعداوت ہے کسقدر افلاس ہے۔ اور دنیا مین کسقدر تفرق ادیان ہے اور پھر یہ کہ اسلام کسقدر ضعیف ہوگیا ہے اور اگر جماعت احمدیہ یا کوئی صاحب ان حدیثون پر نظر نہ کرین یا کچھ بے تکے معنی لگائین تو اسقدر فرمائین کہ مرزا صاحب کے آنے سے اسلام کو اور مسلمانون کو کیا فائدہ ہوا۔ مین نہایت یقین اور زور کے ساتھ کہتا ہون کہ بجز اسکے کچھ نہین کہہ سکتے کہ باوجود نہایت کوشش کے کوئی عیسائی مسلمان نہین ہوا۔ کوئی دہریہ ایمان نہین لایا کوئی ہندو کوئی آریہ یا کوئی اور مذہب والا اسلام سے مشرف نہین ہوا ہان دنیا مین **جو تخمیناً چالیس کروڑ مسلمان شمار کئے جاتے تھے وہ سب**[۵] **کافر ومردود ہوگئے۔** اُن مین سے صرف چند ہزار یا کئی لاکھ مسلمان رہ گئے سابق کے لحاظ سے اس کہنے مین کوئی تامل نہین ہوسکتا کہ مرزا صاحب کے وجود سے اسلام ایسا غریب ہوگیا کہ گویا مٹ گیا اور مسلمانون کی دینی اور دنیاوی حالت جو خراب تھی اُسے روز بروز ترقی ہے اُسیطرح یہ ہوا کہ جسقدر مرزا صاحب کو ترقی ہوئی اُسیقدر امراض عامہ

۵؎ اسکے ثبوت مین مرزا صاحب کے فرزند اور انکے خلیفہ نے خاص رسالہ لکھا ہے تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء مین ملاحظہ کیا جائے ۱۲-

طاعون وغیرہ کو ترقی ہوئی یہان تک کہ کسی سال امن عافیت سے لوگ نہین بیٹھ سکے پھر جن کی ذات سے اسلام کی اور مسلمانون کی یہ حالت ہو جائے اُنھین کون ذی عقل مسلمان مسیح مان سکتا ہے خدا کے لئے اس مین تھوڑا سا تامل کرو۔ مرزائی جماعت کے لوگون کو مرزا صاحب کے حیات مین بھی دیکھا اور اُن کے حالات سُنے اور اب اُنھین انتقال کئے بہت تھوڑا زمانہ ہوا ہے مگر اُن مین صلاح و تقویٰ کا نشان نہین پایا اُن کی صورت اُن کی حالت یہ کہہ رہی ہے کہ انکے قلب تک شریعت محمدیہ کا نور نہین پہونچا جیسے بے قید نام کے مسلمانون کی حالت ہے ویسے ہی وہ ہین حالانکہ وہ اپنے تئین امام وقت اور رسول وقت کا صحبت یافتہ بلاواسطہ یا بواسطہ کہتے ہین اگر مرزا صاحب اپنے دعوے مین سچے ہوتے تو اُن کے صحبت یافتہ زمانہ کے لوگون سے نرالا ڈھنگ رکھتے کہ ہر طرف سے قبولیت کی نگاہ اُن پر پڑتی مگر حالت برعکس ہے۔

تیسرا طریقہ دریافت کرنے کا یہ ہے کہ جو شخص ایسے عظیم الشان امر کا مدعی ہوا ہے اُسکے ذاتی حالات کو معلوم کرین۔ اور اُس مین عاقلانہ طور سے انصاف کے ساتھ نظر کرین اور اُس کے اقوال وافعال کو منہاج نبوت پر جانچین۔

یہ طریقہ ایسا ہے کہ ہر ایک ذی فہم اُس سے کام لے سکتا ہے اور خاص وعام اُس سے نتیجہ نکال سکتے ہین اگر اُس کے حالات ایسے نہ ہون جیسے بزرگ مقدس حضرات کے ہونا چاہئین تو پھر کسی دلیل اور کسی نشان کے تلاش کی حاجت نہین ہے اُسے سمجھ لین کہ یہ اپنے دعوے مین کاذب ہے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ سچائی مین سب سے اول درجہ رکھتا ہے یا نہین اگر ذرا بھی سچائی مین گرا ہوا پائین تو اُس سے اجتناب کرین۔

مین نے اس رسالہ مین اسی طریقہ کو اختیار کیا ہے کہ خاص و عام اُس سے مستفید ہون اور بذات خود فیصلہ کر سکین۔ مرزا صاحب فرماتے ہین کہ **ہمارے صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھکر اور کوئی امتحان نہین ہو سکتا** ،، **آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ (۲۸۸)** ،، اس لیئے مین نے اُن کی پیش گوئیون پر نظر کرنا مناسب سمجھا اور پیشگوئیون مین سے اُس پیشگوئی کو اختیار کیا۔ جو اُن کے **نزدیک نہایت ہی عظیم الشان ہے** اور جس کی شرح سے اُن کی ذاتی تقدس کا حال طالب حق نہایت روشن دلیل سے معلوم کر سکے۔

مرزا صاحب کے رسالہ شہادۃ القرآن سے ظاہر ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے متعلق جو مرزا صاحب نے پیشگوئی کی ہے **وہ بہت ہی عظیم الشان ہے** اس لئے مین اُسی کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون۔

چونکہ اس عظیم الشان نشان کا ستٰرہ برس تک امتحان رہا اس لئے مرزا صاحب کو اس کی نسبت مختلف طور سے الہامات ہوتے رہے ہین۔ ایک الہام یہ بھی ہوا تھا کہ مرزا صاحب کا نکاح اس لڑکی سے آسمان پر ہو گیا۔ اسوجہ سے وہ لڑکی **منکوحۂ آسمانی کے لقب سے مشہور ہے**

اب مین اُن واقعات کے بیان کرنے سے پہلے نہایت زور اور سچائی سے کہتا ہون کہ اس منکوحۂ آسمانی کے نسبت جو واقعات ہوئے ہین اور جو باتین ان کی زبان اور قلم سے نکلی ہین اور جو حالتین اُس سے ظاہر ہوئی ہین وہ اُس عظمت اور مرتبت کے بالکل برخلاف ہین جس کا دعویٰ مرزا صاحب نے کیا ہے اور انبیا علیہم السلام کے تقدس کی تو بڑی شان ہے اولیاء اللہ بلکہ ادنیٰ ولی کو بھی دنیا کے کسی چیز سے ایسا تعلق نہین ہو سکتا جیسا تعلق

مرزا صاحب کو ایک معمولی عورت سے ہوا اور اُسکی وجہ سے بہت سی خلاف شان باتین اُن سے ہوئین۔ مین نہایت سچائی اور خیر خواہی سے برادران اسلام کو متنبہ کرتا ہون کہ اس قصہ کے متعلق واقعات پر جو سچا طالب حق نظر کریگا اُسکی قوت ممیزہ اُسکی انصاف پسندی بے اختیار کہہ اُٹھے گی کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے مین بالکل جھوٹے ہین اور جن کے دلون پر تعصب کا پردہ پڑا ہے اور جو اپنی غلطی اور نافہمی اور کم علمی سے پھنس کر اب بیجا غیرت اور اپنی بات کی پیچ اور ہٹ دھرمی پر آمادہ ہوگئے ہیں یا اُن کو اور کوئی مخفی دنیاوی فائدہ اس مین حاصل ہوتا ہے اُن سے ہمارا اخطاب نہین ہے ہم کو امید ہے کہ بہت سے گم گشتہ بہت سے متحیر و پریشان اس تحریر سے ہدایت پائین گے اور ان کے دلون کو کامل تسلی ہوگی وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ اس رسالہ کا نام **فیصلہ آسمانی** رکھا گیا اور تین حصون پر تقسیم کیا گیا۔ پہلے حصہ مین خاص منکوحہ آسمانی کا ذکر ہے اور دوسرے و تیسرے مین اُس کے متعلقات کا اور ضمناً اُن کے کذب کی اور باتین بھی بیان ہوئی ہین۔

اس عظیم الشان پیشین گوئی کے غلط ہونے کے بعد جو باتین خود مرزا صاحب نے اور اُن کے مریدین نے بنائی ہین۔ اور انھین جواب قرار دیا ہے اُن کا غلط اور محض غلط ہونا بطور اجمال اور تفصیل ہر طرح ان تینؔ حصون مین بیان کیا گیا ہے خاص منکوحہ آسمانی کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اُسکا جواب اسی حصہ مین پوری طور سے دیا گیا ہے پھر تیسرے حصہ مین اسکی زیادہ تفصیل کردی گئی ہے اور اسقدر لکھا گیا ہے کہ کسی طالب حق کو دیکھنے کے بعد مرزا صاحب کے کاذب ہونے مین تامل نہین ہوسکتا اب بعض حق پوش حضرات کا یہ کہدینا کہ یہ وہی پُرانی باتین ہین۔ جن کا جواب دیا گیا ہے۔ ناواقفون کو دھوکہ دینا ہے۔ مین نہایت استحکام اور یقین سے کہتا ہون کہ

اس غلط پیشین گوئی کا کوئی جواب نہین ہو سکتا یہ پیشین گوئی بلا شک وشبہہ یقیناً غلط ہوئی اور جو کچھ اُسکے جواب مین باتین بنائی جاتی ہین وہ محض غلط ہین اُنکی غلطی آفتاب نیمروز کی طرح روشن کردی گئی ہے اور مرزا صاحب کے وہ اقوال نقل کردیئے گئے جن سے تمام جوابات غلط ہو جاتے ہین۔ چونکہ مرزا صاحب کے کذب کی یہ نہایت روشن دلیل ہے اور ایسی دلیل ہے کہ عام وخاص سب اسے بخوبی سمجھ سکتے ہین اسلئے اس کو پیش کیا گیا اور پیش کیا جائیگا۔ یہان تک کہ وہ اسکے غلط ہونیکا اقرار کرین اور بموجب آسمانی کتابون کے مرزا صاحب کو کاذب مانین۔ یا ہماری باتون کا جواب دین مگر ہم بالیقین کہتے ہین کہ جواب نہین دے سکتے جماعت احمدیہ خوب سمجھ لے کہ یہ عوام کا مناظرہ نہین ہے کہ کبھی یہ کہدیا اور کبھی وہ کہدیا کوئی بات طے نہوئی اور عوام مشتبہہ ہوکر رہ گئے۔ الغرض اس بحث کے طے ہونے کے بعد مرزا صاحب کے متعلق جس بحث کو چاہین جماعت احمدیہ کے ذی علم پیش کرین اس طرف سے جواب دیا جائیگا اور انشاء اللہ ایسا جواب دیا جائیگا کہ آنکھین کھُل جائینگی۔ ہمارے مخاطبین ذرا نظر اُٹھا کر دیکھین کہ دنیا مین کسقدر مذاہب باطلہ ہوئے اور ہوتے جاتے ہین اور اہل حق نے اُن کے رد مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا پھر کیا اُس مذہب کے ماننے والون نے کسی اہل حق کی سنی اور حق کو قبول کیا ہرگز نہین اور شاذ ونادر کا اعتبار نہین۔ خیال کیا جائے کہ تثلیث پرستی اور بت پرستی کیسی بدیہی البطلان چیز ہے مگر اُسکے ماننے والے اپنی جان دیدیتے ہین مگر اپنا مذہب اور اپنا عقیدہ نہین چھوڑتے پھر کیا انکی پختگی اور اپنے خیال سے نہ ہٹنا اُن کے مذہب کی حقانیت اور سچائی کی دلیل ہو سکتی ہے ہرگز نہین بلکہ اسکی وجہ ہے کہ جنکے لئے شقاوت ازلی نے ہاویہ مین جانے کا فیصلہ کردیا ہے جنکے دلون پر مہر لگادی ہے وہ حق بات کو کبھی نہین

قبول کر سکتے ۔

ملاحظہ کیا جائے کہ دہریہ اور لامذہب کی ہدایت کے لئے اصحاب مذہب نے بہت کچھ کوشش کی پھر کیا وہ اپنے خیال سے کچھ بھی ہٹے کبھی نہین ۔ دیکھو اسوقت یورپ مین کس زور و شور سے لامذہبی پھیل رہی ہے اور اُس کا نمونہ ہندوستان مین بھی شروع ہو گیا ہے ۔ عیسائی ۔ ہنود ۔ آریہ کے راہ راست پر لانے کے لئے مسلمانون نے بہت کچھ کوشش کی سچائی اور حقانیت کو بہت کچھ روشن کر کے دکھلایا دین حق کے ثبوت مین اور باطل کے ابطال مین بہت کتابین لکھین مگر یہ بتایئے اور خوب تحقیق کر کے جواب دیجئے کہ کتنے ۔ آریہ ۔ ہنود عیسائی مناظرہ کی کتابین دیکھکر مسلمان ہوئے غالبًا دس بیس کا نام بھی آپ سارے ہندوستان مین نہ بتائین گے ۔ اب مرزا صاحب اور اُن کے مریدین کی کوشش .... کو ملاحظہ کیجئے کہ ان کے جواب مین کتنے رسالے اور اشتہارات لکھکر شائع کئے ۔

عیسائیون سے مناظرہ بھی کیا ایک رسالہ انگریزی مین ماہوار تمام یورپ و ہند مین برسون سے شائع ہو رہا ہے اب مسیح جدید کے مقلد فرمائین کہ کتنے قدیم مسیحی ایمان لائے اور کتنے آریہ مسلمان ہوئے ۔ واقف کار حضرات خوب جانتے ہونگے کہ اتنی کوشش پر بھی دس بیس آریہ یا عیسائی اُن کے مناظرہ سے مسلمان نہین ہوئے بلکہ اُن کی مسیحیت اور نبوت کی زندگی ہی مین خاص اُن کے وطن پنجاب مین عیسائی اور آریہ کی ترقی بہت کچھ ہوئی اور اُن کے خلیفہ اور حوارئین کے روبرو ہو رہی ہے اور کسقدر الحاد و زندقہ اور گمراہی اور تفرق ادیان کا زور و شور ہے کیا حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد ایسی حالت رہے گی ؟ ذرا آنکھین کھولکر احادیث صحیحہ کو دیکھو اگر حق طلبی کی نظر سے دیکھو گے

اور کجروی سے بچو گے تو مثل آفتاب کے تمیر روشن ہو جائیگا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے
مین ہرگز سچے نہین ہین افسوس یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کسی کافر کو مسلمان نہ کیا
البتہ بہت سے مسلمانون کو گمراہ کر دیا اور **تیرہ سو برس کے مسلمین کو دائرۂ**
اسلام سے خارج کر دیا۔ حاصل یہ ہوا کہ دنیا مین جو منکر اور کافر تھے وہ تو
ویسے ہی رہے اور جو مسلمان تھے مرزا صاحب نے انھین بھی[ف۱] کافر کر دیا۔ نزول
مسیح کا یہ نتیجہ ہوا۔

اس تمہید کے بعد اصل قصہ کو ملاحظہ کیجیے مرزا صاحب کے قرابت مندون
مین ایک لڑکی تھی جس کا نام **محمدی ہے وہ اُن کے پسند آگئی**[ف۲] **اور منظور**
نظر ہو گئی مگر وہ قرابت مند مرزا صاحب کے اس دعوے اور تقدس کے نہایت
مخالف تھے اس لئے مرزا صاحب کی جرأت نہین ہوتی تھی کہ نکاح کا پیام بھیجین
اول تو مرزا صاحب بوڑھے اور اہل وعیال والے تھے۔ اُسپر مذہبی مخالفت ہو گئی
پھر تو کریلا اور نیم چڑھا ہو گیا اب کیا امید ہو سکتی تھی کہ لڑکی کے والدین اس رشتہ
کو قبول کرین کچھ عرصہ تک تو مرزا صاحب کو اسکے اشتیاق مین دم بخود رہنا پڑا

ف۱ ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۳۰۷ مین مرزا صاحب کا الہام عربی مین یہ ہے وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین تیرے پیرؤون کو کافرون پر قیامت تک غالب رکھون گا،، اسمین مرزا صاحب نے اپنے مخالفون کو صاف طور سے کافر بیان کیا ہے اسمین مسلمان اور غیر مسلمان سب شامل ہین۔ خلیفۃ المسیح کا خط الحکم مورخہ ۷ ار اگست ۱۸۹۱ء مین چھپا ہے اسمین صاف لکھا ہے کہ اگر کسے شکے آرد درشان او (یعنی مرزا غلام احمد) آن کافر است ۱۲
اور مرزا صاحب جب اپنے الہامات کو ایسا ہی یقینی من جانب اللہ کہتے ہین جیسا قرآن مجید ہے تو بالضرور اُن کے منکر کو ویسا ہی کافر کہین گے جیسا قرآن مجید کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے (حقیقۃ الوحی ص۲۱۱)

ف۲ اگرچہ حضرات مرزائی اس جملے کو دیکھکر ناخوش ہون گے اور خدا جانے کیا کچھ کہین گے مگر مرزا صاحب کے تمام حالات دیکھنے سے اسمین ذرا شبہہ نہین رہتا۔ ۱۲

ف مرزا صاحب کا اور اُن کے خلیفہ صاحب کا یہ کہنا کہ جو مرزا کو پیغمبر نہ مانین اور اُن کی شان مین شک کرے تو وہ کافر ہے۔ ۱۲

مگر حسن اتفاق سے اُس لڑکی کے والد مرزا احمد بیگ کو ایک ضرورت مرزا صاحب سے پیش آئی اور وہ بھی مالی ضرورت جس کا ذکر آگے آئیگا اب مرزا صاحب کو موقع ملا اور وحی والہام کی بھرمار شروع ہوئی۔ پہلے نکاح کا پیام بڑے شان سے بھیجا گیا الہامی پیام تھا اُس کے قبول کرنے پر بہت کچھ ترغیبین دی گئین اور انکار کی تقدیر پر خوفناک باتون سے ڈرایا گیا مگر اُسکے والدین اور اُسکے دوسرے اقربا نے نہایت مضبوطی اور حقارت سے انکار کیا اور اُس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے پڑھادیا سلطان محمد بیگ اُس کا نام ہے مگر جس طرح طالب دل دادہ کو کسی وقت محبوب اور مطلوب کے ملنے سے مایوسی نہین ہوتی اُسی طرح مرزا صاحب کو اُس کے نکاح کے بعد بھی مایوسی نہین ہوئی اور اُن کی قوت متخیلہ نے یہ خیال پختہ کیا کہ اس کا میان مریگا اور بیوہ ہوکر یہ لڑکی میرے نکاح مین آئے گی اس پختہ خیال کو وہ الہام سمجھے (یہ خیال میرا اسلئے ہے کہ جہان تک ہوسکے اُنھین کاذب نہ کہون) اور الہام کا غل مچانا شروع کیا کہ یہ لڑکی بیوہ ہوگی اور میرے نکاح مین آئے گی کسی وقت خیال عالی زیادہ بلند ہوا تو یہ فرمادیا کہ **خدائے تعالےٰ نے آسمان پر میرا نکاح اس سے کردیا ہے** یہان وہ قصہ قابل ذکر ہے جو انگریزی اخبارون مین شائع ہوا ہے کہ ولایت لندن مین یا اُس کے قریب ایک انگریز نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور بہت لوگ اُسے مان چکے ہین اور ایک ایسا عمدہ اور بڑا گرجا بنوایا ہے کہ لندن مین اُس کی نظیر نہین ہے اُس سے ایک نوجوان لیڈی پھنس گئی اُس کے لڑکا ہوا حسب دستور ملک رجسٹرار لکھنے آیا اور لیڈی سے دریافت کیا کہ تیرا نکاح کب ہوا ہے اُس نے جواب دیا کہ عالم ارواح مین خدائے تعالےٰ نے نکاح پڑھایا ہے۔ پھر وہ عیسیٰ بلائے گئے اور اُن سے

کہا گیا کہ تمہاری بیوی تو فلان ہے یہ کیسی؟ جواب دیا کہ یہ روحانی بیوی ہے اور وہ جسمانی ہے۔ رجسٹرار ان جوابون سے بہت ناخوش ہوا اور اُن دونون کو بہت بُرا خیال کیا مدعی نبوت نے قیافہ سے اُس کا خیال معلوم کرکے اُس سے کہا کہ چلکر ہمارا چرچ دیکھو پھر کچھ کہنا وہ گیا جب دیکھکر لوٹا تو اُس کا وہ بدخیال نہ رہا۔ اور عقیدتمند ہو گیا۔ ان دونون کے جواب مرزا صاحب کے جوابون سے کم مرتبہ نہین اور مرزائیون کی حالت اُس رجسٹرار کے بہت مشابہ ہے اگر انصاف سے دیکھا جائے پھر مرزا صاحب نے مختلف اوقات مین مختلف طریقون سے اپنے الہام کا یقین لوگون کو دلانا چاہا اور اپنے مخالفین کو نہایت خوفناک دھمکیون سے ڈرایا مگر لڑکی کے والدین اور دوسرے اقربا ایسے مستحکم اور قوی الایمان تھے کہ نہ کسی لالچ مین آئے نہ کسی دھمکی سے ڈرے نہ اُن کے الہامون کی کچھ پرواہ کی اور مرزا صاحب اُس لڑکی کی تمنا اور آرزو مین دست حسرت ملتے ہوئے قبر مین تشریف لے گئے اور آرزو پوری نہ ہوئی۔ اُس لڑکی کا میان خدا کے فضل سے اسوقت تک موجود ہے۔ دس بارہ اولادین اس کی ہو چکی ہین۔

حضرات ناظرین۔ **مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کو نہایت ہی عظیم الشان بتایا ہے** اسقدر عظمت اور کسی پیشین گوئی کی مرزا صاحب نے نہین بیان کی اگرچہ بعض اور پیشین گوئیون کو عظیم الشان کہا ہے مگر اس کی عظمت کو انتہا مرتبہ کا بیان کیا ہے کیونکہ اسے نہایت ہی عظیم الشان کہا ہے۔ اردو کے محاورہ مین یہ جملہ اُس مقام پر بولا جاتا ہے جہان نہایت اعلیٰ مرتبہ کی عظمت بیان کرنی منظور ہوتی ہے اسلئے مین نہایت ضرور سمجھتا ہون کہ اسمین پورے طور سے غور کرون اور اسکے متعلق جسقدر باتین مرزا صاحب اور اُن کے حوارین کی ہمین ملین ہم طالبین حق کے روبرو پیش کرین تاکہ ہر ایک پر مرزا صاحب کی حالت آفتاب نیمروز

کی طرح روشن ہوجائے اور اللہ تعالیٰ نے جن کی آنکھون مین بینائی دی ہے وہ خوب دیکھ لین اور صداقت پر ایمان لاکر خدا کا شکر بجا لاوین اور جو بینائی کی نعمت سے محروم ہین یا دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے وہ اپنے حال زار پر واویلا کرین اور خدا سے ڈرین جس نے صداقت کے ماننے اور بطالت سے بچنے پر نجات کا مدار رکھا ہے۔ اس پیشین گوئی کی تفصیل مین تین امرون پر غور کرنا نہایت ضرور ہے۔

پیام نکاح کا ذکر

اوّل یہ کہ مرزا صاحب کو نکاح کے پیام کا موقع کیونکر ملا اور کس طرح انھون نے پیام دیا۔ **دوم** یہ کہ انکار کے بعد کیا کیا تدبیرین مرزا صاحب نے کین تا کہ لڑکی کے اعزہ انکار سے باز رہین اور وہ لڑکی ہمارے پاس آئے۔ **سوم** اس بات مین نہایت غور و انصاف کی ضرورت ہے کہ لڑکی کے نکاح کا معاملہ تھا مرزا صاحب نے اُسے اسقدر طول دیا اور اشتہارات شائع کئے۔ اعزہ و اقربا کو خطوط لکھے اور بالآخر جب وہ ناکام اور بے نیل مرام رہے تو اپنے دو بیٹون کو عاق کر دیا اور سابقہ بی بی کو طلاق دیدی۔ ان سب باتون پر نظر کرنے سے کیا حالت معلوم ہوتی ہے آیا یہ پایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب بزرگ اور مقدس شخص ہین یا یہ کہ نفسانی خواہش کے نہایت تابع اور خدا اور رسول کی طرف غلط باتین منسوب کرنے والے۔

اس تحریر کے بعد ناظرین کو دو امرون کی طرف اور بھی زیادہ توجہ دلاتا ہون۔ **اول** یہ کہ مرزا صاحب کے اُن اقوال پر کامل نظر کرین جو اُن کی زبان قلم سے اس پیشین گوئی کی نسبت وقتاً فوقتاً نکلے ہین۔ اور کس کس طرز سے انھون نے یقین دلایا ہے کہ اُس[۱] کا ظہور میرے وقت مین ہوگا جس مین کسی طرح چون و چرا کو مجال نہین ہے

---

[۱] اس سے بالیقین معلوم ہوا کہ اسکی نسبت جو الہام ہوا تھا وہ متشابہات مین نہ تھا بلکہ وہ محکمات سے تھا جسکے معنے اور مطلب نہایت ظاہر تھے ورنہ اس کے ظہور کا او تیقن یقین ہرگز نہوتا ۱۲ منہ

اور پھر اُسکا ظہور نہوا اور اُسکے متعلق تمام الہامات اور سارے بیانات غلط ثابت ہوئے
دوسرا امر یہ ہے کہ اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لئے جو تدبیرین انھون نے
کین اور جو خطوط وغیرہ انھون نے لکھے اور جو جو کلمات مہذبانہ انھون نے اپنے
مخالفین کے لئے استعمال کئے ان مین انصاف دلی سے غور فرماتے جائین مین
نہایت سچائی سے کہتا ہون کہ اگر آپ ایسا کرینگے تو آپ کی قوت ممیزہ بے اختیار
بول اُٹھے گی کہ جس کے ایسے حالات ہین وہ ہرگز خدا سے دلی رابطہ نہین رکھتا
اور مجدد اور نبی ہونا تو بڑی بات ہے یہ دوسرا امر بہت زیادہ غور کے لائق ہی
پہلے امر کا بیان (یعنی مرزا صاحب نے نکاح کا پیام کس طرح کیا) سب سے
اول پیامی خط جو مرزا صاحب کا ۱۰ امئی ۱۸۸۸ء کے نور افشان مین چھپا ہے اسکا
ذکر مرزا صاحب نے اپنے رسالہ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۷۹ مین کیا ہی
اسکے بعد ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو گورداسپور سے جو اشتہار شائع کیا ہے وہ رسالہ
مذکور کے صفحہ ۲۸۱ سے صفحہ ۲۸۸ تک مین لکھا ہی اور اُسکی نقل یعقوب علی نے اپنے رسالہ
آئینہ حق نما کے صفحہ ۱۳۷ وغیرہ مین کی ہے چونکہ پورا اشتہار بہت طویل ہے اسلئے
مین اصل مطلب کے متعلق جو کچھ انھون نے لکھا ہے اُسیقدر نقل کرون گا اشتہار
کا عنوان جلی قلم سے یہ ہے **ایک[له] پیش گوئی پیش از وقوع کا اشتہار** اسکے
بعد دو شعر ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اس پیش گوئی کے پورا

له اس اشتہار مین اُن جملون پر خوب نظر رہے جنسے بخوبی ظاہر ہو رہا ہی کہ اس پیشین گوئی مین کوئی
شرط نہ تھی اور اسکا ظہور مرزا صاحب کے رو برو عنقریب ہونا ضرور ہے۔ مین ہر جملہ پر نشان
بھی کرون گا۔ **اول** تو یہ رباعی صاف کہہ رہی ہے کہ اُسکا ظہور مرزا صاحب کی زندگی مین
ہوگا اور مرزا صاحب کی عزت اور اُن کے مخالفین کی رسوائی ہوگی اس کے بعد اُنکے الہامات
آفتاب کی طرح روشن کر رہے ہین کہ یہ پیشین گوئی خاص محمدی بیگم کے نکاح مین آنے کی ہر بعکس کا نکاح
مرزا صاحب سے ضرور ہوگا مگر وہ تمام الہامات اور دعوے سب غلط ثابت ہوئے ۱۲ منہ

ہونے پر یقین کامل ہے وہ شعر یہ ہین ؎

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا | قدرتِ حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
جھوٹ اور حق مین جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا | کوئی پا جائیگا عزّت کوئی رسوا ہوگا

مرزا صاحب کو اپنی صداقت کا کسقدر جوش ہے اور کیسا یقین ہے بااینہمہ اُن کا گمان غلط ثابت ہوا مگر پھر بھی حضرات مرزائی اُنکی صداقت کے قائل رہے حیرت ہے الغرض اُن اشعار سے اصلی غرض جو مرزا صاحب کی ہے وہ تو ہر فہمیدہ سمجھتا ہے مگر ظاہر مین اُن کے الفاظ عام ہین یعنی انجام کے ظاہر ہونے سے مرزا صاحب کو ذلت ہو یا ان کے مخالفین کو اب تو دنیا اُسکے انجام کو جان چکی اور جو صاحب نہ جانتے ہون وہ جان لین کہ اُس پیشینگوئی **کا انجام یہ ہوا کہ پوری نہوئی اور مرزا صاحب اپنے قول کے** رو سے رسوا ہوئے۔ اس کے بعد کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اس لڑکی کا پیام کیا تھا اور اُس لڑکی کے ماموں نے اُنسے آسمانی نشان طلب کیا تھا یعنی لڑکی کے ماموں وغیرہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے منکر تھے جب اُنھون نے رشتہ کی درخوست کی تو اُنھون نے کہا ہوگا اگر تم اپنے دعوے کو ثابت کرو تو ہم رشتہ کر سکتے ہین ورنہ جھوٹے نبی کو لڑکی دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے اسمین شبہہ نہین کہ لڑکی کے اعزہ نہایت ہی پختہ مسلمان اور کامل الاعتقاد تھے کہ نہ مرزا صاحب کی وجاہت و ثروت پر اُنھون نے نظر کی نہ اُن کے ہر قسم کے ترغیبون کی پرواہ کی نہ اُن کے ترہیبون سے اُنہین کچھ خوف وہراس ہوا۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔

مرزا صاحب اُن کی استقامت اور دینداری کی وجہ سے اُن سے نہایت خفا ہین اور اوسی اشتہار مین اُن کی شکایت کر کے لکھتے ہین کہ مجھسے کوئی نشان

آسمانی مانگتے تھے اسوجہ سے کئی مرتبہ دعا کی گئی سو وہ دعا قبول[۵۱] ہو کر خدائے تعالےٰ

نے یہ تقریب قائم کی کہ اُس لڑکی کا والد اپنے ایک ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا۔ ۔ اسکی شرح یہ ہے کہ مرزا صاحب کا چچازاد بھائی غلام حسین صاحب جائداد تھا مگر بہت عرصہ سے مفقود الخبر ہو گیا تھا اور سوائے بیوی اور مرزا صاحب کے کوئی اُس کا وارث نہ تھا اس عرصہ مین کسی طور سے اُسکے بیوی کا نام اوس جائداد پر چڑھ گیا تھا یہ عورت مرزا احمد بیگ (جن کا سابق مین ذکر ہو چکا ہے۔) **محمدی** کے **والد** کی ہمشیرہ تھی اس وجہ سے مرزا احمد بیگ نے چاہا کہ ہماری ہمشیرہ اس جائداد کو ہمارے بیٹے کے نام منتقل کر دے وہ آمادہ تھی مگر مرزا صاحب اُسکے بڑے شریک تھے بغیر اُن کی مرضی کے وہ جائداد منتقل نہین ہو سکتی تھی اس لئے احمد بیگ صاحب نے ان کی طرف رجوع کیا۔ اب مرزا صاحب کو اپنی تمنا پوری کرنے کا نہایت عمدہ موقع ملا اسلئے فرماتے ہین کہ ہماری عادت ہر ایک کام مین استخارہ کرنیکی ہے اسلئے

استخارہ کر کے جواب دین گے پھر متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کا وقت آپہونچا تھا[۵۲]۔ پیام کے لئے کس زور کی تمہید ہے **اہل حق کے دیکھنے کے قابل یہ امر ہے کہ مرزا صاحب اپنے دیرینہ خواہش دلی کو کس** عمدہ پیرایہ مین ظاہر کرتے ہین اور لڑکی کے والد مرزا احمد بیگ سے۔ کہتے ہین (اُس **خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھسے فرمایا**

۵۱ اب اسپر نظر کیجائے کہ وہ کیا دعا تھی جو قبول ہوئی اور اُسکی قبولیت کے آغاز شروع ہو گئے جب اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے حسب خواہش لڑکی کے ماموں وغیرہ کے ظہور نشان کی دعا کی اور وہ دعا قبول ہوئی یعنی اُس کے لئے کوئی نشان ظہور مین آئیگا اب آیندہ کا مضمون بتا رہا ہے کہ وہ نشان وہی ہے جسکا ذکر آیندہ آئیگا ۱۲ **۵۲** اس جملہ پر نظر کیجائے کہ اُس نشان کے ظہور کے وقت کو نہایت قریب بتاتے ہین جس سے خلیفہ نورالدین کی تاویل غلط ہو جاتی ہے ۱۲

کہ اس شخص کی دختر کلان کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور انکو کہدے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا،، یعنی تم اپنی لڑکی کا نکاح ہمارے ساتھ کردو ہم جائداد تمہارے بیٹے کے نام سے کرادین گے۔ اس الہامی پیام سے نہایت ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مرضی یہی تھی کہ اُس لڑکی کا نکاح مرزا صاحب سے ہو اس امر کو خیال رکھکر اُسکے انجام پر نظر کرین کہ کیا ہوا اور پھر فرمائین کہ یہ الہام کیونکر سچا ہو سکتا ہے ذرا غور کیجئے کہ اگر مرضی خدا ایسی ہی ہوتی اور اُسکے حکم سے مرزا صاحب نکاح کا پیام کرتے تو ممکن تھا کہ اُس کا ظہور نہ ہوتا اور اُن کے نکاح مین وہ لڑکی نہ آتی نہین نہین بلکہ ضرور اُن کے نکاح مین آتی اور مرزا صاحب کبھی اپنی اس تمنا سے محروم نہ رہتے اس لئے ہم اس کہنے پر مجبور ہین کہ اگر مرزا صاحب کو یہ الہام ہوا تو رحمانی الہام نہ تھا بلکہ اس معاملہ مین جسقدر الہامات ہوئے اُس کی بنیاد شیطانی الہام پر ہوئی

اسکے علاوہ ہم حضرات مرزائیون سے پوچھتے ہین کہ جو رحمۃ للعالمین کا ظل ہو اور جو اپنے کو فنافی الرسول بتلائے اُس کی یہی شان ہونا چاہئے کہ اعزہ و اقرباء سے سلوک و مروّت کرنے کے لئے یہ شرط کرے کہ اپنی کنواری کم عمر لڑکی ایک بوڑھے شخص کو دو جسے ایک عالم بُرا اور کذاب کہہ رہا ہے ذرا خدا سے ڈر کر ان دونون باتون کا جواب دیجئے گا اور جلدی سے اسکو خدا کا حکم نہ کہہ دیجئے گا اُوپر کے مضمون پر خیال رکھئے گا یہان تک تو مرزا صاحب نے خدا کا حکم سُنایا اور ایک معقول جائداد کی طمع اور ترغیب دی مگر اسی پر بس نہین ہوا اور بھی سُنئے فرماتے ہین کہ

یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور رحمت کا نشان ہوگا اُن تمام برکتون اور رحمتون سے حصہ پاؤگے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء مین مندرج ہے۔ ،،(یہ تو خوش کرنیکی ترغیبین تھین۔ اب وہ تہدید اور خوف دلانا بھی سنئے جو انکار کرنے پر متعلق ہی فرماتے ہین)

"لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ویسا ہی والد اُس دختر کا تین سال تک فوت ہوجائیگا اور اُن کے گھر مین تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی،، یہان مرزا صاحب نے بزعم خود پورے دانشمندی سے کام لیا ہے یعنی انکار کرنے کی تقدیر پر خود اُس لڑکی کو ڈرایا اُسکے والدین کو اُس کے اقربا کو اور جو اُس سے نکاح کرے اُس کو اور پھر ہر طرح کا خوف دلایا۔ **جان کا مال کا مصیبت کا** باہم تفرقہ کا غرض کوئی پہلو باقی نہین چھوڑا مقصود یہ ہے کہ اتنے گروہ مین کوئی تو ضعیف القلب ضعیف الایمان ہوگا جو ڈر کر یا طمع مین آکر مرزا صاحب کی خواہش پورا کرنے پر آمادہ ہوجائیگا اور دوسرون کو آمادہ کریگا مگر یہ حضرات ایسے قوی الایمان نکلے کہ کسی نے پرواہ بھی نہ کی اور افسوس کہ مرزا صاحب کے دل کی تمنا اُن کے دل ہی مین رہی ہان اُس لڑکی کو صرف اُسکے انجام کے بُرا ہونے سے بہت ڈرایا تھا مگر عمر کے درمیانی حصہ کا ذکر نہین کیا تھا شاید اُسے خیال ہوتا کہ عمر کے اکثر حصہ مین تو مزے کرینگے انجام دیکھا جائے گا

اسلئے مرزا صاحب اُس خیال کو بھی اُٹھاتے ہین اور فرماتے ہین اور درمیانی زمانہ مین بھی اُس دختر کے لئے کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے" دور اندیشی سے کیسے عام الفاظ مین خوف دلایا ہے تاکہ جس قسم کی کراہت یا کم و بیش غم پیش آوے مرزا صاحب کی صداقت معلوم ہو اگر ایسے ہی باتون کا نام پیشگوئی اور کرامت ہی تو ہر ذی فہم و فراست کر سکتا ہے پھر مرزا صاحب فرماتے ہین۔ **ان دنون جو زیادہ تصریح کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلان کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح مین لاوے گا۔ اور بے دینون کو مسلمان بناوے گا۔** سابق الہام سے تو خدائے تعالیٰ کی صرف مرضی معلوم ہوئی تھی اس الہام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح مین آجانا ضرور ہے کسی طرح ٹل نہین سکتا انجام مین وہ لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح مین ضرور آئے گی اس مین کوئی شرط اور کوئی قید نہین ہے یہ بیان ایسا صاف اور صریح ہے کہ اس مین تاویل کو گنجایش نہین ہو سکتی پھر یہ کہ اس الہام کی توضیح اور تقدیر مبرم ہونا مختلف اوقات مین مختلف طور سے **انجام آتھم وغیرہ** مین مرزا صاحب نے بیان کیا ہے جس سے نہایت واضح اور روشن ہو جاتا ہے کہ یہ پیشگوئی خاص مرزا صاحب کی ذات سے متعلق ہے اسکے بعد مرزا صاحب نے اپنے عربی الہام کا جو ترجمہ بیان کیا ہے

پہلا موقع جس سے ظاہر ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین ضرور آئیگی

۵ یہ پہلا موقع جسمین مرزا صاحب نے الہامی طور سے اس لڑکی کے نکاح مین آنیکا یقین ظاہر کیا ہے

اُس سے بھی ثابت ہوتا ہے وہ ترجمہ یہ ہے۔ خدائے تعالیٰ ان سب کے تدارک
کے لیئے جو اس کام کو روک رہے ہین تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس
لڑکی کو تمہاری طرف واپس[۵] لائے گا کوئی نہین جو خدا کی باتونکو
ٹال سکے۔ اور عنقریب وہ مقام تجھے ملیگا جسمین تیری تعریف کیجائیگی یعنی
گو اول مین احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہین
لیکن آخر کار خدائے تعالیٰ کی مدد دیکھکر شرمندہ ہون گے اور سچائی کے کھلنے سے
چارون طرف سے تعریف ہوگی خاکسار غلام احمد ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

اس عبارت مین دو جملے ہین جن مین مرزا صاحب نہایت صفائی سے الہام الٰہی
پھر بیان کرتے ہین کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی خاص میرے نکاح مین ضرور آئیگی
اسے نہ کوئی شرط روک سکتی ہے اور نہ کسی دوسری وجہ سے یہ بات ٹل سکتی ہے۔
وہ جملے یہ ہین (۱) ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز
کے نکاح مین لاویگا۔ یہ جملہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نکاح مین موانع پیش آئین گے
مگر وہ سب موانع دور ہون گے اور انجام کار وہ لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح مین آئیگی
(۲) خدائے تعالیٰ تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو
تمہاری طرف واپس لائے گا۔،، اس جملے مین بھی وہی مطلب ہے کہ
انجام کار وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین آئے گی اگرچہ درمیان مین موانع پیش آئین۔
مگر انجام مین وہ سب موانع دور ہون گے اور اُس لڑکی سے مرزا صاحب کا نکاح ہوگا
اسے نہ کوئی شرط روک سکتی ہے نہ اُسکے شوہر کا گریہ و زاری اُس کا مانع ہو سکتا ہے۔
اصل مطلب کو مختلف طریقون سے مگر یہ بیان کرنا ثابت کرتا ہے کہ مرزا صاحب کو

---

[۵] دوسرا موقع جس مین نہایت زور سے یقین ظاہر کیا ہے کہ وہ لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح مین ضرور آئے گی۔ ۱۲ منہ

اس الہام پر اور اُسکے مطلب کے سمجھنے پر نہایت وثوق ہے۔ اسلیئے وہ تمام جوابات غلط ہو جاتے ہین جو اس جھوٹی پیشین گوئی پر پردہ ڈالنے کے لئے دیئے جاتے ہین اُن جوابات کو دیکھو اور اس بیان مین غور کرو۔ اس اشتہار کے بعد پھر کچھ مضمون اُنکے خیال مین آیا اسلیئے پانچ روز کے بعد ہی اس اشتہار مذکور کا تتمہ ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء کو شائع کیا (دلی اضطراب کا تقاضا بھی یہی ہے) **تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء** (۱) اشتہار مندرجہ عنوان کے صفحہ ۶ مین جو یہ الہام درج ہے۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ. اسکی تفصیل مکرر توجہ سے یہ کھلی ہے کہ خدائے تعالیٰ ہمارے کنبے اور قوم مین سے ایسے تمام لوگون پر کہ جو اپنی بیدینی اور بدعتون کی حمایت کی وجہ سے پیشگوئی کے مزاحم ہونا چاہین گے" اپنے قہری نشان نازل کرے گا اور اُن سے لڑیگا اور اُنھین انواع اقسام کے عذابون مین مبتلا کریگا اور وہ مصیبتین اُنپر اُتاریگا جن کی ہنوز اُنھین خبر نہین اُن مین ایک بھی ایسا نہ ہوگا کہ جو اس عقوبت سے خالی رہے۔ کیونکہ انھون نے نہ کسی اور وجہ سے بلکہ بیدینی کی راہ سے مقابلہ کیا" دسوین جولائی کے اشتہار مین مرزا صاحب نے اپنے کنبے کے لوگون کو بہت کچھ دھمکی دی تھی اس تتمہ مین اُسی مضمون کا اعادہ زیادہ شاندار الفاظ مین کیا ہے جنسے ضعیف القلب زیادہ متردد اور پریشان ہو سکتے ہین اس کے سوا اس تتمہ مین جس صفائی کے ساتھ منکرین پر عقوبت کو عام کیا ہے ایسے صفائی سے اصل اشتہار مین نہین ہے اور بڑی وجہ اسکے اضافہ کی اس عبارت سے یہ سمجھی جاتی ہے کہ اشتہار مین لڑکی کے والدین کو جو ڈرایا ہے اور خوف دلایا ہے وہ صرف نکاح نہ کرنے کی وجہ سے اُس کے بعد اُن کے خیال مین آیا کہ لوگ اسپر اعتراض کرینگے کہ یہ کون بزرگی اور تقدس ہے کہ اگر کوئی شخص انھین لڑکی نہ دے تو خواہ مخواہ اُسپر مصیبتین آئین جیسی وہ بیان کررہے ہین اے صاحب

کوئی دینی وجہ نہ سہی لڑکی نہ دینے کے لئے اسقدر عذر کافی ہے کہ تم بوڑھے ہوئے
تمہاری بی بیان اور جوان لڑکے موجود ہین **نوجوان کم عمر کنواری لڑکی کا**
تمھین دینا وقت اور خطرہ سے خالی نہین اس اعتراض کے اُٹھانے
کے لئے تتمہ مین یہ بیان کرتے ہین کہ وہ مصیبتین جو انپر آئین گی وہ اُن کے
بے دینی اور بدعتون کی حمایت کی وجہ سے آئین گی فقط انکار ہی اُس کا سبب
نہین ہے مگر یہ تو فرمائیے کہ اُنکی بیدینی اور بدعتون کی حمایت اس انکار سے پہلے
بھی تھی یا انکار کے بعد ہی وہ بیدین اور بدعت کے حامی ہوئے اگر پہلے سے
تھی تو اس سے پہلے بھی کبھی اُنھین اس قسم کی تنبیہہ اور تہدید کی ہوتی آپ کے
خطوط سے تو ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے وہ اقارب انکار سے پہلے ایسے نہ تھے
کیونکہ آیندہ وہ خط نقل کیا جائیگا جو اسی مرزا احمد بیگ کو لکھا ہے اس مین آپ نے
اُنھین مکرمی اخویم لکھا ہے اور یہ نہایت ظاہر ہے کہ کوئی بزرگ مقدس انسان
کسی بیدین حامی بدعت کو اپنا مکرم اپنا بھائی نہین کہہ سکتا ہے اسکے علاوہ اُس
کے مضمون مین یہ جملہ بھی ہے (آپ کے دل مین اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن
خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل آپ سے بکلی صاف ہے یہ عبارت
صاف کہہ رہی ہے کہ مرزا احمد بیگ پہلے بیدین اور حامی بدعت نہ تھے ورنہ
کسی دیندار کا دل بیدین سے بکلی صاف نہین ہو سکتا اور بزرگ کاملین تو مامور
ہین کہ بے دینون کو بُرا سمجھین[۱] اور اُن کے بیدینی کی وجہ سے اُن کے دل مین غبار
رہے۔ بھائیو مرزا صاحب خدائے علیم کے علم کو درمیان مین دیکر اپنی دلی صفائی
ظاہر کر رہے ہین۔ جب مرزا صاحب اس زور سے اپنی صفائی اُن سے بیان

---

۱ مرزا صاحب کو دعائے قنوت کا وہ ٹکڑا بھی یاد نہ رہا جس کو روزانہ نماز مین پڑھتے ہین
اور مسلمانون کا معمول ہے وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ۔

کر رہے ہین تو اُن کے دیندار ہونے مین کیا شبہہ ہو سکتا ہے البتہ مرزا صاحب ہی کو دیندار نہ خیال کیا جائے اور خط کے مضمون کو دنیا سازی ہی پر محمول کیا جائے تو یہ مطلب ہوگا کہ دل مین تو اُنھین بیدین جانتے ہین مگر اُنھین نرم کرنے کے لئے اپنا مکرم اور اپنا بھائی کہا ہے اور اپنا دل اُن سے صاف بتایا ہے یعنی یہ بیّن جھوٹ اس غرض سے بولے ہین کہ مرزا احمد بیگ نرم ہو کر نکاح کر دینے پر راضی ہو جائین۔

اب اہل انصاف مرزا صاحب کے ان باتون کو ملاحظہ کر کے اُن کے سچائی اور دینداری دیکھ لین۔ افسوس ہے کہ جماعت احمدیہ ایسی روشن باتون کو بھی نہین دیکھتی۔ مرزا صاحب کی صداقت اور عدم صداقت کے فیصلہ کے لئے صرف اسی پیشین گوئی کے حال مین غور کرنا کافی ہے اب مرزا صاحب احمد بیگ وغیرہ اپنے اقارب کی شکایت اس طرح کرتے ہین۔ ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کنبے سے اور میرے اقارب ہین کیا مرد کیا عورت مجھے میرے الہامی دعاوی مین مکار اور دوکاندار خیال کرتے ہین اور بعض نشانون کو دیکھکر بھی قائل نہین ہوتے۔"

انبیا کے خلاف مرزا صاحب کی روش

مرزا صاحب آپ کے کنبے والون کا قصور نہین ہے آپ اور آپ کے معتقدین یقین کر لین کہ آپ کے حرکات آپ کے سکنات آپ کی باتین آپ کا چلن۔ اہل حق پر ظاہر کر رہا ہے کہ آپ فریب خوردہ یا بڑے دوکاندار ہین۔ تحریرون مین اسقدر مبالغہ۔ مخالفین پر اسقدر گالیون کی بھرمار اور فحش اور بدزبانی کی بوچھار کہ خدا کی پناہ اپنے آپے سے باہر ہوئے جاتے ہین۔ پھر ایک مرتبہ نہین دس دس رسالہ مین اخبارون مین غل مچ رہا ہے اپنی جھوٹی باتون کی تاویلون مین اوراق سیاہ ہو رہے ہین پھر ایک تحریر مین نہین متعدد رسالون مین بار بار لکھا جا رہا ہے اور کسی مین کوئی قید بڑھا دی اور کسی مین کچھ اور۔ کہین کہدیا کہ تمام قرآن اسپر شاہد ہے

بھلا اس مبالغہ اور جھوٹ کا کچھ ٹھکانا ہے انبیائے عظام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی شان تو بہت اعلیٰ اور ارفع ہے یہ روش تو کسی متین دیندار کی بھی نہین ہوسکتی ہان بعض انبیا سے کسی وقت ایسا ہوا ہے کہ تنگ آکر غصہ آگیا کچھ کہدیا (وہ بھی اپنی ذاتی اغراض مین نہین) پھر وہی بردباری اور اعرض عن الجاہلین پر عمل ہے اور تحمل سے کام لے رہے ہین اور مخلوق کی ہدایت مین مشغول ہین اور خود ثنائی اور خود ستائی سے علیحدہ ہین اور قادر توانا محض اپنی قدرت سے اُنکی سچائی کو ظاہر کرتا ہے۔ حیرت یہ ہے کہ بعض مولویون کی آنکھون پر ایسا پردہ پڑا ہے کہ ان باتون کو وہ بھی نہین دیکھتے اور علانیہ جھوٹ کے گرویدہ ہین سچ ہے اُس غنی حکیم کی عجیب شان ہے ؎

دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر + غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر

یہ جو فرمایا کہ بعض نشانون کو دیکھ کر بھی قائل نہین ہوتے۔ اے جناب آپ نے کونسا نشان دکھلایا سوائے زبان درازی کے اسی اشتہار مین آپ لکھ چکے ہین کہ لڑکی کے قرابت مندون نے آسمانی نشان مجھ سے مانگا مین نے اسکے لئے دعا کی وہ دعا قبول ہوکر تقریب قائم ہوئی کہ اُس لڑکی سے نکاح ہو اِس سے ظاہر ہوا کہ پیام نکاح سے پہلے کوئی نشان نہین دکھایا گیا اور جس نشان کے لئے دعا قبول ہوئی اُس کا یہ حال ہوا کہ مرزا صاحب انتظار کرتے کرتے قبر مین تشریف

مرزا صاحب کے جھوٹ ثابت کرنے کیلئے چیلنج۔

؎۱ ہمارے اس بیان سے ناظرین کو نہایت تعجب ہوگا کہ مرزا صاحب قرآن مجید کا غلط حوالہ دیتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ مجھے بھی حیرت ہے مگر مین صداقت کے اظہار پر مجبور ہون اگر کوئی ذی علم احمدی اسکا ثبوت چاہے تو مین موجود ہون علانیہ طور پر سامنے آکر دریافت کرے پھر وہ حیرت کی نظر سے دیکھیگا کہ اس قسم کی غلط بیانیان کسقدر اُنھین دکھائی جاتی ہین مگر ایک غلطی کے فیصلے کے بعد دوسری غلطی دکھائی جائیگی اگر خداداد انصاف اُنکے دل مین ہے تو بہت جلد مرزا صاحب کی غلطیون کا انبار وہ اپنے سامنے دیکھینگے اور متحیر ہونگے ۱۲

لے گئے اور آغوش لحد سے ہمکنار ہو گئے مگر وہ نشان آسمان سے نہ اُترا اور آسمانی نکاح جسکو خدائیتعالے نے (معاذاللہ) پڑھا دیا تھا جسکی نسبت بار بار توجہ اور مراقبہ کیا گیا اور یہی معلوم ہوا کہ ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین آئیگی۔ اور برسون اس بات پر کامل یقین رہا آخر مین نا اُمید ہو کر یہ کہا گیا کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا اب غور کرنے کا مقام ہے اہل انصاف فرمائین کہ جب وہ نہایت عظیم الشان نشان جسکو مرزا صاحب نے اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا تھا ظہور مین نہ آیا تو اور نشانون کا ذکر فضول ہے کیونکہ اس نشان عظیم الشان کے غلط ہو جانے سے ثابت ہو گیا کہ اگر کوئی بات مرزا صاحب کے کہنے کے مطابق ہو گئی تو وہ امر اتفاقی ہوا دنیا کے بہت امور کسی کے موافق کسی کے مخالف ہوا کرتے ہین اور شب و روز اسکا تجربہ ہو رہا ہے پھر مرزا صاحب فرماتے ہین "خدا تعالی نے انھین کے بھلائی کے لئے انھین کے تقاضے سے انھین کے درخواست سے اس الہامی پیشگوئی کو جو اشتہار مین درج ہو ظاہر فرمایا ہے تا وہ سمجھین کہ وہ درحقیقت موجود ہے اور اُس کے سوا سب کچھ ہیچ ہے۔ کاش وہ پہلے نشانون کو کافی سمجھتے اور یقیناً وہ ایک ساعت بھی مجھ پر بدگمانی نہ کر سکتے اگر ان مین کچھ نور ایمان ہوتا اور کانشنس ہوتا" مرزا صاحب کو اگر خدا تعالی کی طرف سے اس پیشگوئی کا الہام ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ اُسکا ظہور نہ ہوتا[1] صاحب ضرور ہوتا زمین و آسمان ٹل جاتے مگر پیشگوئی کا ظہور ہوتا مگر دنیا نے برسون انتظار کر کے دیکھ لیا کہ اُسکا ظہور نہوا اور یقین کر لیا کہ یہ الہام خداوندی نہ تھا اور نہ ضرور ہوتا کیونکہ خدا تعالی کا وعدہ تھا اور اُس قادر کریم کا وعدہ ٹل نہین سکتا

[1] یہ تو فرمایئے کہ اگر ان کے بھلائی کے لئے اس پیشگوئی کا ظہور ہوا تھا تو اُن کے توبہ کرنے سے اس کا فسخ کیون ہو گیا جیسا آپ حقیقۃ الوحی مین کہہ رہے ہین۔ توبہ کی وجہ سے تو اور بھلائی کا ظہور ہونا چاہیئے تھا ذرا غور کر کے جواب دیجئے ۱۲ منہ

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ۔ اوسی اصدق الصادقین کا ارشاد ہی۔ پھر مرزا صاحب فرماتے ہین "ہمین اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہ تھی سب ضرورتون کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا اولاد بھی عطا کی اور اُن مین سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا تھا جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کامون مین اولوالعزم نکلیگا۔ یہ رشتہ جسکی درخواست کی گئی ہے محض بطور نشان کے ہے تاکہ خدا تعالیٰ اس کنبہ کے منکرین کو عجوبہ قدرت دکھلاوے اگر وہ قبول کرین تو برکت و رحمت کے نشان اُنپر نازل کرے اور اُن بلاؤنکو دفع کر دیوے جو نزدیک چلی آتی ہین لیکن اگر وہ رد کرین تو اُنپر قہری نشان نازل کرکے اُن کو متنبہ کرے خاکسار غلام احمد از قادیان۔ پانزدہم جولائی ۱۸۸۸ء

نکاح کی پیشینگوئی عجوبہ قدرت دکھانے کے لئے کی تھی۔

یہ کہنا کہ ہمین اس رشتہ کی ضرورت نہین تھی ایسی دنیا سازی ہی کہ اسکے راستی کے خلاف ہونے مین کوئی حق پسند تامل نہین کرسکتا۔ بھائیو مرزا صاحب نے جسکے لئے غالبًا بیس برس کوشش کی اور کس کس طرح کی تدبیرین کین اور ذلتین اوٹھائین کیا یہ سب باتین بلاضرورت تھین۔ مین بایقین کہتا ہون کہ مرزا صاحب کی حالت اُنکے اقوال اُنکے خطوط جو اُنھون نے اپنے اقربا کو اس غرض سے لکھے ہین اُنکی ضرورت پر کامل شہادت دیتے ہین ذرا انصاف سے ملاحظہ کیا جائے کہ مرتے دم تک اس کے نکاح کی ان کو تمنا رہی اور جس طرح عشاق کو معشوق کے وصال سے کبھی مایوسی نہین ہوتی اور محال صورتون مین بھی اُسے یہی خیال ہوتا ہی کہ یہ سب موانع کسی دن دور ہو جائین گے اور ہم وصال سے کامیاب ہون گے یہی حال مرزا صاحب کا رہا اُن کے خطوط جو آیندہ نقل کئے جائینگے اُن سے معلوم ہوگا کہ مرزا

لہ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ میری باتین بدلا نہین کرتین۔ ۱۲ ؎ یہ دوسرا مقام ہی جسمین تامل کرنے سے حکیم نورالدین صاحب کی توجیہہ محض غلط ٹھہرتی ہی جسکا ذکر اسکے تتمہ مین کیا گیا ہے ۱۲

صاحب نے اس مدعا کے حصول کے لئے اپنے منکرین اعزہ سے کیسی کیسی منت کی ہے
عقل صریح کہہ رہی ہے کہ بغیر ضرورت ایسی عاجزی اور منت صرف اسکے طلب مین کسی
شریف بلند حوصلہ عالی ظرف سے کبھی نہین ہوسکتی۔ اب یہ خیال کیا جائے کہ مرزا صاحب
نے باوجود ایسے عظیم الشان دعوٰے تقدس کے اس مضمون کے خط کیون لکھے اسے مین
کیا کہون اہل پنجاب تجربہ کار اسکا فیصلہ خود کرسکتے ہین بعض نیک دل صالح بھی
دلدادہ ہوکر پریشان ہوے ہین مگر زیادہ حیرت کی یہ بات ہی کہ جس منت اور زاری
اور پکی دنیاداری کے خطوط مرزا صاحب نے لکھے ہین یہ مضمون نہ کوئی سچا دلدادہ
لکھہ سکتا ہی نہ کوئی بزرگ کسی دنیادار کے سامنے ایسی خوشامدانہ الفاظ لکھ سکتا ہی
انبیاء کرام نے دین کے لیے تدبیرین کی ہین مگر ایسی مداہنت اور اہل دنیا کی خوشامد
ہرگز نہین کی خصوصًا ایسے لوگون کی جنھین خود بیدین کہہ چکے ہون بزرگون کی یہ شان
ہرگز نہین ہوسکتی یہ کہنا کہ یہ خواہش اسلیئے ہی کہ منکرین کو عجوبہ قدرت دکھائین۔
اس بات کا نمونہ ہی کہ مرزا صاحب ہر طرح کی خواہش کو ایسے طرز سے پورا کرنا چاہتے
ہین کہ خواہش بھی پوری ہو اور مشتہرہ تقدس مین بٹہ بھی نہ آئے کوئی منصف یہ تو کہے
کہ اگر ایک غریب قدیم رشتہ دار کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین آجاتی تو کوئی عجوبہ
قدرت کا ظہور ہوتا بعض وقت تھوڑے سے طمع سے یا اس خیال سے کہ ہماری لڑکی
خوب آرام سے رہی گی بڑے بڑے خاندانی شرفا اپنی لڑکیان غیر خاندان مین
دیتے ہین جسے اکثر خاندانی نہایت معیوب سمجھتے ہین پھر اگر مرزا صاحب کی بے انتہا
ترغیبون اور ترہیبون کی وجہ سے مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی دیدیتا تو اس مین عجوبہ پن
کیا ہوتا۔ اسکے علاوہ یہ تو فرمائیے کہ منکرین کو عجوبہ قدرت دکھانا اسی پر منحصر تھا کہ ایک
کم عمر کنواری لڑکی انکے نکاح مین آئے کوئی دوسرا طریقہ قدرت الٰہی کے دکھانے کا
نہین تھا۔ حضرات احمدیہ کچھ تو ان باتون پر غور کرین پھر نظر لوٹا کر دیکھین مرزا صاحب

یہ ظاہر کرتے ہین کہ ہمین اللہ نے اولاد دی تھی اسکی بھی خواہش نہ تھی مگر اسکے بعد ان کے خیالات جو اُن کے اشتہارون سے ظاہر ہوتے ہین وہ تو پورا یقین دلاتے ہین کہ اُنھین اولاد کی بھی خواہش تھی اور ہونا چاہیئے تھی کیونکہ پہلی اولاد تو اُن کے مخالف تھی اور انجام کار مرزا صاحب نے انھین عاق ہی کردیا تھا تو ایک طرح گویا بے اولاد تھے اُن اشتہارون کا نقل کرنا تو کتاب کو طول دینا ہے صرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

پیشینگوئی پوری نہین ہوئی

۲۲ فروری ۱۸۸۶ء مین بڑے زور وشور سے ایک لڑکے کی بشارت کا دعویٰ کیا گیا اور بڑے بھاری اسکے لقب اور خطاب تھے کہ وہ اللہ کا نور ہے کَلِمَةُ اللہ ہے اور کیا ہے بس کان اللہ نزل من السّمَاء ہے اسکے بعد ۱۰ اپریل کو ایک اشتہار اسی مضمون کا دیا اور کس کس طرح کے اسکے رنگ بدلے مگر باوجود اس زور کی بشارت اور پیشین گوئی کے کچھ نہوا بجز اسکے کہ مخالفین اسلام کو مضحکہ کا موقع ملا اور اُنھون نے خوب مضحکہ اُڑایا۔

مرزا صاحب کی تمنائے دلی نے اس تضحیک پر بھی متوجہ ہونے نہ دیا اور پھر تیسرے ہی برس اُسی مضمون کا اعلان دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا دل اولاد کی خواہش سے لبریز ہے اور عمدہ اولاد چاہتے ہین اور یہی غلبہ خواہش امید کی جانب کو اسقدر غالب کردیتا ہے کہ اُسکے ہونیکا انھین یقین ہوجاتا ہے اور چونکہ ان کی قوت خیالیہ بہت غالب ہے اسلیئے وہ اسکو الہام سمجھتے ہین اور پیشین گوئی کہا کرتے ہین اگر اتفاقیہ ان کا خیال مشیت الٰہی کے مطابق ہوگیا تو پھر کرامت اور نشان کا غل مچگیا اور اگر یہ خیال مشیت الٰہی کے خلاف ہے تو اُسکا ظہور نہوا اور مرزا صاحب نے اسکی تاویل مین باتین بنانا شروع کین یہان سے معلوم ہوا کہ کئی پیشین گوئیان انکی غلط ہوگیئن۔ بھائیو مین یہ

ف یعنی دنیا مین اُس کا آنا ایسا ہے کہ گویا اللہ تعالےٰ آسمان سے اوتر آیا۔ جب بیٹا گویا خدا ہے تو باپ کا کیا مرتبہ ہوگا۔ ناظرین خود سمجھ لین۔ ۱۲ منہ

نہین کہتا کہ اچھی اولاد کی خواہش بُری چیز ہے یا غلبہ خواہش سے امید کی جانب کا غالب ہوجانا اور اُسے الہام الٰہی سمجھ لینا کوئی اختیار کی بات ہی مگر مکرر تجربہ کے بعد بھی فورًا اپنے خیالات کا اعلان نہایت زور و شور سے کرنا اور جب اُسکا ظہور نہو تو نہایت بیجا اور محض بے سر و پا تاویلین کرنا اختیاری امر ہے اور بہت بُرا ہی کیونکہ مخالفین اسلام کو نہایت مضحکہ کا موقع ملتا ہے۔

اور پیشین گوئی کے پورا نہ ہونے کے جواب مین یہ کہنا کہ بعض وقت پیشین گوئی کے سمجھنے مین غلطی ہوتی ہی اور اُسکے ظہور کا صحیح وقت معلوم نہین ہوتا یا کسیوجہ سے اسکا ظہور ملتوی کردیا جاتا ہی محض دھوکا یا کم علمی کا نتیجہ ہی انبیائے کرام کو وحی و الہام کے ذریعہ سے جو علم ہوتا ہی اُسمین غلطی کا احتمال ہرگز نہین ہوسکتا (شفائے قاضی عیاض اور اُسکی شرح ملاحظہ ہو) البتہ اجتہاد[۵۱] مین غلطی ہوسکتی ہے مگر ایسی غلطی بھی بہت کم ہوتی ہی اور جسوقت ہوتی ہی تو اُسکے اعلان اور اثر مترتب ہونے سے پہلے اُنھین آگاہ کردیا جاتا ہی اور ایسی کوئی غلطی کسی نبی کی ثابت نہین ہوسکتی کہ برسون اس غلطی پر اصرار اور وثوق کامل کسی نبی کا رہا ہو اور اُسکا اعلان دیتے رہے ہون اور پھر وہ غلط ثابت ہوئی ہو ایسا ہرگز نہین ہوسکتا یہ امر شان نبوت کے بالکل خلاف ہی یہ ایک طویل تحقیق ہی اگر خلیفة المسیح صاحب چاہین گے تو ہم انشاء اللہ محققانہ طور سے اسکو مفصل بیان کردین گے مگر پہلے وہ کسی نبی کی ایسی غلطی یقینی[۵۲] طور سے ثابت کر کے دکھائین۔ مولف القا

لے ذریعہ علم ہوتا اس مین نہ ہوسکتی

۵۱ مگر خبر اور پیشین گوئی مین اجتہاد و نسخ نہین ہوتا خبر مین اجتہادی غلطی یا نسخ بتانا سخت جہالت ہے۔ اس کی تفصیل اصول فقہ کی کتابون مین دیکھنا چاہیئے ۱۲

۵۲ افسوس ہے کہ خلیفہ صاحب تو چل بسے اور اِس کا جواب نہ دیا اب کوئی دوسرا ذی علم احمدی اس کے جواب مین قلم اُٹھائے پھر اپنی غلطی کا تماشا دیکھے۔ حضرت نوح علیہ السّلام کی ایک غلط فہمی اکثر قادیانی بیان کیا کرتے ہین مگر وہ اُن کی محض غلطی ہے حضرت نوحؑ سے وحی کے معنے سمجھنے مین غلط فہمی ہرگز نہین ہوئی اسکی تفصیل دوسرے مقام پر کی گئی ہے ۱۲

نے جو منہاج نبوت بیان کیا ہے وہ محض غلط ہے اُسکے غلطی کے اظہار مین خاص رسالہ لکھا گیا ہے۔

یہان تک تو دہم جولائی کا اشتہار اور اُسکے تتمہ کا مضمون اور اُسکی کچھ شرح تھی اب مین آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون کہ اس اشتہار کو آپ مکرر دیکھکر یہ خیال کرین کہ کتنی باتین ہین جن کا یقین مرزا صاحب نے تمام مسلمانون کو دلانا چاہا ہے اور انجام مین وہ باتین محض غلط ثابت ہوئین۔ انکی فہرست ملاحظہ کیجئے اور غور فرماتے جایئے کہ منہاج نبوت ایسی ہی ہوا کرتی ہے؟ جن حضرت کی یہ حالت ہو اُنکی نبوت کی دلیلین قرآن وحدیث مین مل سکتی ہین؟ ذرا سمجھ کر جواب دو اب وہ باتین ملاحظہ کیجئے (۱) نشان آسمانی کے لئے دعا کی گئی وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی یعنی لڑکی کے اقربا نشان آسمانی (کوئی کرامت) مانگتے تھے مرزا صاحب نے اسکے لئے دعا کی کہ کوئی نشان ظاہر ہو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کیا اور اُس کا ظہور اس طرح ہو گا کہ وہ لڑکی ان کے نکاح مین آئیگی جب وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین نہ آئی تو معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا غلط تھا کہ دعا قبول ہوئی اب نکاح سے انحراف کرنے اور اُسکے مزاحم ہونے پر مرزا صاحب نے جو وعیدین اور اپنے لئے بشارتین اور محمدی کے نکاح مین آنیکا قطعی فیصلہ جو اس اشتہار مین بیان کیا گیا ہے وہ ملاحظہ ہو (۲) لڑکی کا انجام نہایت خراب ہونا (۳) درمیان مین بھی اسکے لئے کراہت کے امر پیش آنا۔ (۴) جس سے وہ بیاہی جائیگی اُس کا اڑھائی سال مین مرنا (اس پیشین گوئی نے مرزا صاحب کو بہت پریشان کیا) (۵) لڑکی کے اقربا مین تفرقہ پڑنا (۶) انپر تنگی کا آنا (۷) انپر مصیبت کا آنا (۸) تین سال کے اندر لڑکی کے والد کا مرجانا۔

پندرہ برس سے زیادہ گذر گئے وہ لڑکی بخیر وعافیت ہے اور چین سے بسر کر رہی ہے اُسکا شوہر بخیر وخوبی زندہ ہے اُس کے اقربا پر تنگی اور مصیبت کچھ نہین آئی اور اللہ تعالےٰ

مرزا صاحب کی ایک ... مین سترہ غلط اور ثابت ہو ...

کا کوئی قہری نشان اُنپر نازل نہوا اور یون کسی کی نانی دادی کا مرجانا اور کسی قدر رنج و الم پیش آجانا دنیا مین ہر ایک کو ہوا ہی کرتا ہی اگر ہوا ہو تو اُسے مرزا صاحب کی پیش گوئی نتیجہ کوئی عقلمند نہین کہہ سکتا پیش گوئی کا نتیجہ اُسی وقت کہہ سکتے ہین کہ کوئی غیر معمولی اور نہایت تباہ کن اثر ظاہر ہو کیونکہ وہ تتمہ مذکور مین کہہ رہے ہین کہ اُنپر قہری نشان نازل ہو گا۔ قہری نشان وہی ہو سکتا ہی جسکے ظاہر ہونے سے بے اختیار لوگ کہہ اُٹھین کہ یہ سختی اور خرابی فلان پیشین گوئی کا نتیجہ ہی مگر ایسا نہین ہوا اور ہرگز نہین ہوا احمد بیگ کا مرنا اگر پیشین گوئی کے مطابق مان لیا جائے تو یہی ثابت ہو گا کہ سترہ[۱] باتون مین سے ایک سچی ہوئی پھر ایسی پیشین گوئی کرنے والا تو شاید دنیا مین کوئی نہ نکلے گا کہ اُس کی بہت سی پیشین گوئیون مین ایک بھی صحیح نہ نکلے گو اتفاقیہ طور سے سہی۔

(۹) نوین وہ بات ہی جس کے وقوع کا اور سچ ہونیکا دعویٰ اس زور اور استحکام سے کیا گیا ہی جس سے زیادہ زور لگانا اور مخلوق کو یقین دلانا ممکن نہین ہے اشتہار مذکور مین دو جگہ تو اُردو مین صاف لکھا ہے۔

کہ خدائے[۱] تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہی کہ وہ مکتوب[۲] الیہ کی دختر کلان (محمدی) کو اس عاجز کے نکاح مین	یہ تیسرا موقع ہی جسمین مرزا صاحب اپنا یقین ظاہر کر رہے ہین کہ محمدی میرے نکاح مین آئیگی

لائیگا اور تیسری مرتبہ اسی مضمون کا اعادہ عربی الہام مین ہی پھر اسی مضمون کا اعادہ اور اُسی کی تکرار مرزا صاحب نے اور اشتہارون مین اور خطون مین اور رسالون مین اس قدر کی ہے کہ مین اُس کی صحیح تعداد اسوقت بیان نہین کر سکتا۔

۲۰ مئی ۱۸۹۱ء مین حقانی پریس لدھیانہ مین **اشتہار نصرت دین** طبع کرایا ہے

---

[۱] مرزا صاحب کا یہ جملہ حقیقۃ الوحی کے اس جواب کو محض غلط ثابت کر رہا ہے کہ ظہور نکاح کے لئے شرط تھی اور شرط کے پائے جانے سے نکاح فسخ ہو گیا بھائیو ذرا آنکھین کھولو اور دیکھو[۱۲]

[۲] حکیم نورالدین اپنے مرشد کے کلام کو غور سے ملاحظہ کرین۔

اس مین لکھتے ہین کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلان کی نسبت بحکم الہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار پاچکا ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح مین آئیگی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت مین آجائے یا خدا تعالیٰ بیوہ کرکے اس کو میری طرف لاوے"۔ اشتہار کا مضمون تو معلوم ہوا خطوط کا ذکر آیندہ آئے گا۔ جن مین مرزا صاحب نے اس الہام کی سچائی پر قسم کھائی ہے مگر خدا کی رحمت واسعہ نے سچائی کو نہایت صفائی سے مخلوق پر ظاہر کردیا اور مرزا احمد بیگ کی لڑکی ان کے نکاح مین نہ آئی۔ دوسرے شخص سے اس کا نکاح ہوا اور اسوقت تک اسی کے نکاح مین ہے اور مرزا صاحب کو مرے ہوئے تین برس سے زاید ہوگئے۔

(۱۰) ان کا یہ مقولہ ہے کہ بے دینون کو مسلمان بناویگا یعنی جب وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین آئے گی تو بہت سے مخالف بیدین ایمان لائین گے۔ جب وہ لڑکی نکاح مین نہ آئی تو یہ لکھنا بھی غلط ہوا کہ اس کے نکاح مین آنیسے بیدین مسلمان بنین گے

(۱۱) اسی اشتہار کے آخر مین ہے (گو اول مین احمق لوگ بدگوئی کرتے ہین لیکن آخر مین خدا کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہون گے) اسکا غلط ہونا بھی اظہر من الشمس ہوگیا اس معاملہ مین نہ خدا کی مدد اُنپر ہوئی نہ اُن کے مخالف شرمندہ ہوے بلکہ مرزا صاحب ..... شرمندگی کا داغ قبر مین اپنے ساتھ لے گئے۔

(بقیہ حاشیہ) کہ کس صراحت سے اُس منکوحہ کی تخصیص خاص اپنے لئے کررہے ہین اسکو مثل اقیموا الصلوٰۃ کے ٹھہرانا کیسا اندھیر ہے تمام جماعت احمدیہ کی آنکھون پر کیسا پردہ پڑا ہے جن دو چیزون مین زمین و آسمان کا فرق ہو جن کا فرق آفتاب کی طرح روشن ہو ان دونون کو حکیم صاحب یکسان بتاتے ہین افسوس صد افسوس اسکی تفصیل تتمہ مین ہوگی۔ ۱۲

ف مرزا محمود اس قول کو دیکھین اور اپنی غلطی کا اعتراف کرین کہ اسکے بعد جو مرزا صاحب نے بار بار یہ کہا ہے کہ وہ لڑکی لوٹ کر میرے پاس آئے گی یہ پیشین گوئی نہین ہے بلکہ یہ مقولہ اُسوقت کا ہے

اور یہ بھی یقین کرلین کہ اس معاملہ مین کوئی تاویل نہین چل سکتی اور اگر ایسے صاف و صریح اور تاکیدی مضمون مین تاویلین چلین تو پھر دین کوئی چیز نہ رہیگا اور قرآن و حدیث کے صاف اور صریح معنی کو ہر نفس پرست جدھر چاہیگا پھیر لیجائیگا۔

(۱۲) اسی اشتہار کا آخری جملہ یہ ہے (اور سچائی کے کھلنے سے چارون طرف سے تعریف ہوگی اسکا غلط ہونا تو آفتاب کی طرح چمک رہا ہے کہ ہر طرف سے صدا آرہی ہے کہ مرزا صاحب کی ایسی عظیم الشان پیشگوئی غلط نکلی اور مرزا صاحب کاذب ثابت ہوئے یہ بارہ باتین تو اُن کے اصل اشتہار مین تھین۔

اب اُس کے تتمہ کو دیکھئے اُس مین پانچ باتین اپنے مخالفین کے لیے کہتے ہین۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ اُنپر قہری نشان نازل کرے گا بھلا جس پر خدا تعالیٰ کا قہری نشان نازل ہو اُس کا کیا حال ہوگا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اُس سے لڑیگا۔ ۳۔ انھین انواع واقسام کے عذابون مین مبتلا کریگا۔ ۴۔ وہ مصیبتین اُنپر اتاریگا جن کی ہنوز انھین خبر نہین اس کے علاوہ اسکا بھی یقین دلانا چاہتے ہین کہ ۵۔ ایک بھی ایسا نہوگا جو اس عقوبت سے خالی رہے

الغرض اشتہار مذکور اور اُسکے تتمہ مین سولہ پیشین گوئیان تھین اور ایک قبولیت دعا کا اظہار تھا۔ یہ سترہ خبرین مرزا صاحب نے دی تھین ان مین سے سولہ کا غلط ہونا تو اظہر من الشمس ہوگیا البتہ ایک احمد بیگ کے مرنے مین گفتگو ہے۔ اسکی تشریح حصہ دوم مین آئیگی اور دکھادیا جائیگا کہ یہ پیشین گوئی بھی پوری نہین ہوئی۔ ایک اشتہار مین سولہ غلطیان

مقام انصاف ہے جس کے بیسون اشتہارون مین سے ایک اشتہار مین سولہ باتین غلط ثابت ہون اور صریح جھوٹ نکلین اُسے مجدد وقت اور نبی مانا جائے فیا بھائیو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳) جب اُسکے اول نکاح سے مایوس ہوچکے ہین۔ پہلا قول یہی ہے جو یہان نقل کیا گیا اور آیندہ ازالۃ الاوہام سے نقل کیا جائیگا۔ ۱۲

کچھ تو غور کرو۔ اب بغرض اتمام حجت کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے نصوص قطعیہ[۵] اور توریت مقدس سے ثابت ہے کہ اگر مدعی نبوت کی ایک پیشین گوئی بھی جھوٹی ثابت ہو جائے تو وہ جھوٹا ہے پھر جس کے[۶] سولہ جھوٹ ایک اشتہار مین ایک معاملہ کے متعلق ثابت ہو جائین تو اُسے کیا کہا جائیگا۔ انصاف سے اسکا جواب دو۔ کیا ایسے شخص کو بزرگ اور مقدس کہہ سکتے ہین۔ ؟

الحاصل۔ صرف اس اشتہار کا مضمون اور اُس کا نتیجہ مرزا صاحب کی حالت معلوم کرنے کے لئے کافی ہے۔ اسی سے انکا سچا یا جھوٹا ہونا اظہر من الشمس ہو جاتا ہے اس اشتہار کے بعد مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کا ذکر اپنے مایہ فخر کتاب[۷] ازالۃ الاوہام مین کیا ہے جس مین نہایت شد و مد سے الہامی طور سے اپنا یقین مرزا صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح مین آئے گی اور ضرور آئے گی۔ مین اُس کی عبارت نقل کرتا ہون تاکہ ناظرین معلوم کرین کہ اس پیش گوئی کے سچے ہونے پر انھین کس قدر وثوق تھا اور اسے کیسی باعظمت اور مہتم بالشان سمجھتے تھے۔ حصہ اول کے صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴ مطبوعہ بار سوم مطبع انوار احمدیہ مین فرماتے ہین۔

خدا تعالیٰ نے پیشین گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ[۸] ولد گاما ن بیگ ہوشیارپوری کی **دختر کلان انجام کار تمہارے نکاح مین آئے گی**۔ اور وہ لوگ بہت عداوت کرین گے اور بہت مانع آئین گی اور کوشش کرین گے کہ ایسا نہو لیکن[۹] **آخر کار ایسا ہی ہوگا**۔ اور فرمایا کہ خدائے[۱۰] تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائیگا باکرہ ہونے کی حالت مین یا بیوہ کر کے اور ہر[۱۱] **ایک روک**

---

[۵] اسکی تفصیل تیسرے حصے مین نہایت تفصیل سے کی گئی ہے۔ ۱۲

[۷] اس کتاب کا نہایت عمدہ جواب مولانا محمد انوار اللہ خانصاحب بہادر حیدرآبادی نے دیا ہے۔ افادۃ الافہام اُس کا نام ہے طالبان حق اُسے ضرور ملاحظہ کرین۔ ۱۲

کو درمیان سے اُٹھاویگا اور اُس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہین جو اس کو روک سکے[۵۱] چنانچہ اس پیشین گوئی کا مفصل بیان معہ اُسکی میعاد خاص اور اُس کے اوقات مقررشدہ کے اور معہ اُسکے ان تمام لوازم کے جنھون نے انسان کی طاقت سے اُس کو باہر کردیا ہی۔ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء مین مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طور پر طبع ہوکر شایع ہوچکا ہی جسکی نسبت آریون کے بعض منصف مزاج لوگون نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہوجائے تو بلاشبہہ یہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہی اور یہ پیشگوئی ایک[۵۲] سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے جنھون نے گویا دشمنی اور عناد کی تلوارین کھینچی ہوئی ہین اور ہر ایک کو جو اُن کے حال سے خبر ہو گی وہ اس پیشگوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہو گا جو شخص اشتہار پڑھیگا وہ گو کیسا ہی متعصب ہو گا اُس کو اقرار کرنا پڑیگا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار سے ملیگا کہ خدایتعالیٰ نے کیون یہ پیشگوئی بیان فرمائی اور اس مین کیا مصالح ہین اور کیون اور کس دلیل سے یہ انسانی طاقتون سے بلند تر ہے۔

(پھر فرماتے ہین) اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیش گوئی

---

۵۱ اتنی عبارت مین مرزا صاحب کے چھہ جملے ہین جن پر مین نے ہندسہ دیدیا ہی یہ چھون جملے نہایت صراحت سے ظاہر کررہے ہین کہ احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح خاص مرزا صاحب سے ہو گا اس کے ظہور کے لئے کوئی شرط نہین ہی اگر کوئی شرط ہے تو وہ شرط ضرور پوری ہو گی اس کے بعد وہ نکاح مین آ ئے گی کوئی شرط یا کوئی دوسری بات اسے روک نہین سکتی۔ بھائیو خدا کے لئے غور کرو اور اپنی جانون پر رحم کرکے صریح کذب سے ہاتھ اُٹھاؤ۔ ۱۲

۵۲ مرزا صاحب کے ان جملون پر تھوڑا تامل کرنے سے یقین ہو جاتا ہے کہ اس پیشین گوئی کے غلط ہونے کے بعد جو باتین خلیفہ نورالدین صاحب اور دوسرون نے بتائی ہین وہ محض غلط ہین ۱۲

معلوم ہوئی اور ابھی پوری[5] نہین ہوئی تھی۔ (جیسا کہ اب تک بہی جو ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۹۱ء ہی پوری نہین ہوئی) تو اسکے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہانتک کہ قریب موت کے نوبت پہونچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھکر وصیت بھی کر دی گئی اسوقت گویا یہ پیشگوئی آنکھون کے سامنے آگئی۔ اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے تب مین نے اس پیشگوئی کے نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنے ہونگے جو مین سمجھ[2] نہین سکا تب اُسی حالت قریب الموت مین مجھے الہام ہوا۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔ یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیون شک کرتا ہے سو اُسوقت مجھ پر یہ بھید کھلا کہ کیون خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم مین کہا کہ تو شک مت کر سو مین نے سمجھ لیا کہ یہ درحقیقت

---

[1] یہ عبارت بھی مکرر دیکھی جائے کس صفائی سے آفتاب کی طرح روشن کر رہی ہے کہ اس پیشین گوئی سے مقصود یہی ہو کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین آئے گی۔
اس کے سوا کچھ اور مقصود بتانا محض غلط اور مرزا صاحب کے کلام کے بالکل خلاف ہے اور اس الہام نے غلط فہمی کے احتمال کو بھی اُٹھا دیا ۱۲

[2] یہ وہ الفاظ ہین جنھون نے مرزا صاحب کے مریدون کو بڑے دھوکے مین ڈال رکھا ہے جو اُن کی پیشگوئی پوری نہوئی اُس کی نسبت یہ سمجھتے ہین کہ ان کا الہام تو صحیح ہے لیکن مرزا صاحب کو اس کے معنے سمجھنے مین غلطی ہوئی مگر افسوس اس قدر خیال نہین کرتے کہ جس الہام کی تشریح اور توضیح بار بار کی توجہ اور الہام سے کی گئی ہو جسمین غلط فہمی کے خیال کو الہام نے غلط بتادیا ہو اور اُس کے مطلب مین شک کرنے کو تاکید سے منع کیا ہو۔ پھر وہان بھی غلط فہمی اور خطائی اجتہادی بتائی جائے۔ کیسا غضب ہے اور کیسا صریح مرزا صاحب کو جھوٹا کہنا ہے مگر جماعت احمدیہ کی عقل کیسی جاتی رہی ہے کہ اُنھین سچا ثابت کرنے کے لئے ایسی باتین بناتے ہین کہ وہ باتین بھی اُنھین جھوٹا ثابت کرتی ہین مگر یہ نہین سمجھتے۔ افسوس انکی تیرہ درونی پر۔ اس کے سوا

یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی اور نوامیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل مین یقین ہو گیا کہ جب نبیون پر بھی ایسا ہی وقت آجاتا ہے جو میرے پر آیا تو خدا تعالیٰ تازہ یقین دلانے کے لئے اُن کو کہتا ہے کہ تو کیون شک کرتا ہے اور مصیبت نے تجھے کیون نومید کر دیا تو نومید مت ہو۔

اب اس عبارت مین ذیل کے جملے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) کوشش کرینگے کہ ایسا نہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا یعنی وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین آئے گی (۲) خدا تعالیٰ ہر طرح سے اُس کو تمہاری طرف لائیگا (۳) ہر ایک روک کو درمیان سے اُٹھائیگا (۴) اور اس کام کو ضرور پورا کریگا (۵) کوئی نہین جو اس کو روک سکے"

ان پانچ جملون کو دیکھا جائے کس زور سے اُس کا نکاح مین آنا مرزا صاحب بیان کر رہے ہین اور یہ بھی بتا رہے ہین کہ اس کے ظہور کے لئے کوئی شرط نہین ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷) یہ بھی خیال نہین کرتے کہ غلط فہمی کی کوئی حد ہے اور اُسکے لئے کوئی موقع ہے اور بالخصوص نبی کی فہم۔ یہ خوب سمجھ لو اور آنکھین کھولکر دیکھو کہ نبی اپنے وحی کے معنے سمجھنے مین غلطی ہرگز نہین کر سکتا۔ اسکی تشریح علامہ قاضی عیاضؒ نے شفا مین اچھی طرح کی ہے۔ اگر علم ہو تو اُسے دیکھو اور بالخصوص ایسے الہام مین جو برسون ہوتا رہا ہو اور اُس کے صحیح سمجھنے پر بھی الہام ہوا ہو۔ اور اُس کے غلط فہمی پر مرزا صاحب کی روسیاہی ہوتی ہو۔

مَین نہایت استحکام سے یقینی طور پر کہتا ہون کہ نبی سے ایسی غلطی کا ہونا غیر ممکن ہے کہ برسون اسپر قائم رہے اور بڑے زور و شور سے اپنا یقین ظاہر کرتا رہے پھر آخر مین رسوا ہو۔ اگر ایسے الہام مین بھی غلط فہمی ہو سکتی ہے تو پھر اُسکے کسی بات پر اعتبار نہین ہو سکتا۔ جس الہام مین اُسے نبی ہونے کی خبر دیگئی ہے اُسمین غلط فہمی نہ ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ ؟ کوئی وجہ نہین ہو سکتی جب دونون الہام تکرار اور استحکام مین یکسان ہون غرضکہ یہ قول مرزا صاحب کے سب دعوٰن کو غلط کر دیتا ہے

۱۲ منہ

اس نکاح کو کوئی چیز روک نہین سکتی۔ اس بیماری مین جو اس پیشین گوئی کے ظہور مین تردد

ہوا تھا وہ بھی دور کر دیا گیا اور کہدیا گیا کہ اسکے ظہور مین تردد نکرو اس کا ظہور ضرور ہوگا مرزا صاحب کو الہام کے نہ سمجھنے کا خیال ہوا تھا وہ بھی دور کر دیا گیا۔ اب اس مین اجتہادی غلطی بتانا یا اس الہام کو متشابہات مین سمجھنا مرزا صاحب کو جھوٹا کہنا ہی اگر کچھ خوف خدا ہی تو اُس مین غور کرو۔ اگر زیادہ تمہارے سمجھ مین نہین آئے تو اسے بخوبی سمجھ سکتے ہو کہ یہ پانچون جملے جو مین نے ابھی نقل کئے ہین یہ تو علانیہ جھوٹے ہوگئے ان کے جھوٹے ہونے مین تو کوئی تردد نہ رہا اب تمہین اختیار ہی کہ مرزا صاحب کے ان جملون کو جھوٹا کہو یا نکاح فسخ ہونے کو غلط سمجھو۔

چھٹا وہ الہام جھوٹا ہوا جو انھین سخت بیماری مین ہوا تھا اور سولہ جھوٹون کی تعداد پہلے بیان کی گئی ہی غرضکہ اس نکاح کے نہ ہونے سے بیان مذکور سے ۲۲ جھوٹ مرزا صاحب کے کلام مین یہانتک ثابت ہوئے۔

اب حضرات مرزائیون کو اختیار ہے کہ انھین مرزا صاحب کی طرف منسوب کرین یا خدا کی طرف (نعوذ باللہ)

مگر یہ ضرور انھین ماننا ہوگا کہ جس طرح یہ یقینی الہامات مرزا صاحب کے غلط ہوگئے اسی طرح اُن کے مسیح موعود ہونیکا الہام بھی غلط اور محض غلط ہی دونون الہامون کی حالت یکسان ہی۔ ان الہامون کے غلط ہونے کے علاوہ ایک اور غلط بیانی لایق ملاحظہ ہی۔ خیال فرمایئے اسی ازالۃ الاوہام کے منقولہ عبارت مین لکھتے ہین کہ جو شخص اشتہار پڑھیگا وہ گو کیسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیش گوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے حالانکہ محض غلط ہی۔ اشتہار نقل ہو چکا ہی اُس مین کوئی ایسی بات نہین ہی جس سے یہ ظاہر ہو کہ پیش گوئی کا مضمون انسانی طاقت سے باہر ہے کسی کا نکاح مین آجانا کسی کا مرنا

کسی کا پیدا ہونا کسی پر مصیبت کا آنا ایسی چیزین ہین جنکی خبر رمال اور نجومی وغیرہ کثرت سے دیا کرتے ہین ان مین بعض جھوٹی ہو جاتی ہین او ربعض سچی نکلتی ہین اب جماعت احمدیہ مرزائیہ اور خصوصًا خلیفۃ المسیح فرمائین کہ اُس اشتہار مین کون سی بات ایسی ہے جو رمال۔ نجومی۔ کاہن نہین بتاتے۔

اے بھائیو اب تو رمال۔ نجومی کے پیش کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی اب تو عیان ہوگیا کہ جو کچھ مرزا صاحب نے کہا تھا وہ غلط تھا کیونکہ وہ پیشگوئی غلط ہوگئی اور جتنے بیانات اُسکے متعلق تھے وہ سب غلط ثابت ہوئے۔

پھر کیا اب بھی کوئی سمجھدار خدا سے ڈرنے والا مرزا صاحب کو سچا مان سکتا ہی جن حضرات کو مرزا صاحب کے حالات سے زیادہ واقفیت حاصل کرنا ہو وہ آیندہ بیان کو غور سے دیکھین۔

ناظرین جب مرزا صاحب اور اُن کے حوارین کی نہ آسمان پر شنوائی ہوئی ہزارون دعا کرتے کرتے تھک گئے نہ زمین والون نے اُن کی طرف توجہ کی تو مجبور ہو کر بعض اعزہ کو اور لڑکی کے والد کو عاجزانہ خط لکھے جو لائق دید ہین جن سے مرزا صاحب کی حالت پر پوری روشنی پڑتی ہے۔

پہلا خط جو مرزا صاحب نے اپنے سمدھی کو لکھا ہی

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہی کہ مجھکو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور مین آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہون لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہون آپ کو اس سے بہت رنج گذریگا مگر مین للہ اُن لوگون سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہون جو مجھے ناچیز بتاتے ہین۔ اور

دین کی پروا نہین رکھتے آپ کو معلوم ہو کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے مین اُن لوگون کے ساتھ کسقدر عداوت ہو رہی ہے۔ اب مین نے سُنا ہو کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اُس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہو اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ مین ساتھ ہین آپ سمجھ سکتے ہین کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت[۱] دشمن ہین بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہین۔ عیسائیون کو ہنسانا چاہتے ہین ہندوؤن کو خوش کرنا چاہتے ہین اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہین رکھتے اور اپنی طرف سے میری نسبت اُن لوگون نے پختہ ارادہ کرلیا ہو کہ اس کو خوار[۲] کیا جاوے ذلیل کیا جاوے۔ رو سیاہ کیا جاوے یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہین اب مجھکو بچا لینا[۳] اللہ تعالیٰ کا کام ہے اگر مین اُس کا ہون گا تو ضرور مجھے بچا لے گا۔

---

۱ نکاح کے اصل کرنے والے لڑکی کے باپ مرزا احمد بیگ ہین اس لئے اصل دشمن وہی ہوئے اور دین اسلام کے دشمنون مین اول نمبر ان کا ہوا مگر آیندہ ناظرین ملاحظہ کرینگے کہ مرزا صاحب انھین اپنا مکرم لکھتے ہین اور بہت کچھ خوشامد کی باتین بناتے ہین ۱۲

۲ مرزا صاحب کے اس کلام سے ظاہر ہوا کہ اُس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح مین نہ آنا انکی خواری اور ذلت اور رو سیاہی کا باعث ہوگا۔ جب وہ لڑکی اُن کے نکاح مین نہ آئی تو جنھین مرزا صاحب دین اسلام کے سخت دشمن بناتے ہین وہ کامیاب ہوئے اور اُن کے مقابلہ مین مرزا صاحب ذلیل و خوار اور رو سیاہ ہوئے۔ اب غور سے دیکھا جائے کہ یہ ذلت و خواری جسکی طرف سے ہوئی اس کا نہایت سچا اور صاف جواب یہ ہو کہ مرزا صاحب کی یہ رو سیاہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی کیونکہ اول انکی طرف سے پیام نکاح کا الہام ہوا پھر یہ الہام ہوا کہ وہ ہر طرح تیرے نکاح مین آئیگی۔ ایسے پختہ وعدہ کے بعد بھی وہ نکاح مین نہ آئی اور خدائے تعالےٰ نے اپنا پختہ وعدہ پورا نکیا اس سے قطعًا ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے مرزا صاحب کو ذلیل و خوار کیا اور بخوبی ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب خدا کے پیارے اور اُسکے رسول ہرگز نہ تھے۔

۳ یہ جملہ نہایت قابل غور ہے کیونکہ مرزا صاحب اپنے آپ کو خدائے تعالےٰ کا نہایت پیارا اور اُس کا کمال مقرب بتاتے ہین جن کے دعا قبول کرنے کا وعدہ اللہ تعالےٰ خاص طور سے کر چکا ہو وہ نہایت عاجزی اور بے کسی سے کہہ رہا ہے کہ اگر مین اللہ کا ہون گا یعنی اُس کا پیارا اور مقرب ہون گا تو وہ مجھے بچا لیگا۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالےٰ نے نہین بچایا اور مرزا صاحب

اگر آپ کے گھر .... کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیون نہ سمجھ سکتا۔ کیا مین چوہڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی بلکہ وہ تو اب تک ہان مین ہان ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے یون تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہین جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو مین خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو وہی میرے خون کے پیاسے وہی میری عزت کے پیاسے ہین کہ چاہتے ہن کہ خوار[1] ہو اور اُس کا روسیاہ ہو خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے مگر اب تو وہ مجھے آگ مین ڈالنا چاہتے ہین مین نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا تعالیٰ سے خوف کرو کسی نے جواب ندیا بلکہ مین نے سُنا ہے کہ آپکی بیوی صاحبہ نے جوش مین آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کے لئے فضل احمد کے گھر مین ہے بیشک وہ طلاق دیوے ہم راضی ہین ہم نہین جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے ؟

ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہین کرینگے یہ شخص کہین مرتا بھی نہین پھر مین نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ باقی رہ گیا ہے جو چاہے سو کرے ہم اُسکے لئے اپنے خویشون سے اپنے بھائیون سے جدا نہین ہو سکتے مرتا مرتا رہ گیا کہین مرا بھی ہوتا یہ باتین آپکی بیوی صاحبہ کی مجھے پہونچی ہین بیشک مین ناچیز[2] ہون ذلیل ہون خوار ہون۔ مگر خدائے تعالیٰ کے ہاتھ میری عزّت ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔ اب جب مین ایسا

---

[1] اس سے صاف مفہوم ہے کہ صرف نکاح پر آپکی خواری مرتب تھی جو ہو چکی ہے ہمارا بھی صاد ہے

[2] مرزا صاحب کی صورت حال کی زبان پر یہ شعر ہو گا ؎

آہ دشمن کے طنز دوست کے پند آسمان کے جور + کیا کیا مصیبتین نہ سہین تیرے واسطے ۱۲

ذلیل ہون تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہی لہذا مین نے اُنکی خدمتمین خط لکھدیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئین اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک[1] نہ دین پھر جیسا کہ آپکی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی اپنے نکاح مین رکھ نہین سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف[2] فضل احمد آپکی لڑکی کو طلاق دیدیگا اگر نہین دیگا تو مین اُس کو عاق اور لاوارث کردون گا اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگی اور یہ ارادہ اس کا بند کرادوگی تو مین بدل[3] و جان حاضر ہون اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ مین ہے ہر طرح سے درست کر کے آپکی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرون گا اور میرا مال اُن کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہون کہ اسوقت کو سنبھال لین اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھین کہ باز آجائے اور اپنے گھر کے لوگون کو تاکید کردین کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ[4] دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اُسی حالت مین آپ کی لڑکی کو گھر مین رکھیگا اور جب آپکی بیوی کی خوشی ثابت ہو ورنہ جہان مین رخصت ہوا ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے یہ باتین خطون کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہین مین نہین جانتا کہ کہان تک درست ہین واللہ اعلم۔

راقم خاکسار غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء

---

[1] مرزا صاحب کا تقدس دیکھا جائے کہ صرف اپنی خواہش نہ پوری ہونیکی وجہ سے بلا قصور اپنی بہو کو طلاق دلواتے ہین اور دھمکی دیکر اُسے مجبور کرنا چاہتے ہین ۱۲ [2] یہ جملہ مرزا صاحب کا لائق غور ہے کیسی عاجزی سے اپنے سمدھی کی منت کر رہے ہین کوئی اہل اللہ کسی دنیادار سے اپنے مطلب کے لئے ایسی عاجزی نہین کر سکتا بالخصوص وہ ملہم جسکو الہام الہی نے یقین دلا دیا ہو کہ یہ نکاح ضرور ہوگا ۱۲ [3] ناظرین غور کرین ابھی تو رشتہ توڑنے پر خدا کا خوف دلا چکے ہین اور ابھی خود رشتہ توڑنے پر صرف آمادہ ہی نہین بلکہ قسم کھاتے ہین برای خدا حضرات مرزائی فرمائین کہ رسول کا یہی شیوہ ہے منہاج نبوت اسی کو کہتے ہین یہ نہین پر توخوف خدا کر کے مرزا صاحب کی بے عنوانیون کو دیکھین اور اونکی ہدایت کیلئے دعا فرمائین ۱۲

جن کے نام یہ خط لکھا گیا ہی وہ مرزا صاحب کے سمدھی ہین اور اُنکی بیوی یعنی مرزا صاحب کی سمدھن احمد بیگ کی بہن ہین اُنکی بیٹی مرزا صاحب کے بیٹے فضل احمد کو بیاہی ہی اس خط مین کئی باتین نہایت قابل غور ہین جنسے اُنکی حالت کا کامل فیصلہ ہوتا ہے۔

(۱) جو لوگ مرزا صاحب کے اس نکاح کے مخالف ہین اور نکاح نہین کرتے یا کرنیسے روکتے ہین مثلاً احمد بیگ اور اُس کے خاص اعزہ وہ اسلام کے دشمن ہین۔

(۲) مرزا صاحب نے مکرر ظاہر کیا کہ محمدی سے نکاح نہونے پر اُنکی ذلت و خواری موقوف ہے یعنی اگر محمدی میرے نکاح مین نہ آئی تو مین (یعنی مرزا صاحب) ذلیل اور روسیاہ ہون گا۔

اس کلام سے نہایت روشن ہی کہ اس پیشین گوئی کے لئے کوئی ایسی شرط نہ تھی جس کی وجہ سے مرزا صاحب پر روسیاہی کا داغ نہ آئے اگرچہ پیشین گوئی پوری نہو الغرض جب وہ عورت نکاح مین نہ آئی تو مرزا صاحب اپنے قول کے بموجب ذلیل و روسیاہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اونھین روسیاہی سے نہ بچایا۔

(۳) احمد بیگ نے اپنی لڑکی کا رشتہ کردیا عنقریب وہ نکاح کرنے والے ہین۔ اب مرزا صاحب اُسکی بہن اور اُس کے بہنوئی سے بار بار نہایت زور سے تحریک کرتے ہین کہ اُس کا نکاح نہ ہونے دو اور مقابلہ اور لڑائی کرکے اُسے روک دو اور اُن کے قول و قرار کو فسخ کرا کے مجھ سے نکاح کرا دو۔

اب یہان مرزا صاحب کئی امر نامشروع کے مرتکب ہوئے۔

ایک یہ کہ بہن کو بھائی سے لڑنے کے لئے کہتے ہین۔

دوسرے یہ کہ ایک بھائی مسلمان ایک شخص سے قول و قرار کرچکا ہی اور اُس کے ایفا کے لئے وہ تیار ہے مرزا صاحب اُس پختہ اقرار کو توڑ دینے اور تڑوا دینے پر اصرار کررہے ہین اور بالتصریح اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ کَانَ مَسْـُٔوْلًا

کے خلاف تعلیم دے رہے ہین۔ البتہ جماعت احمدیہ اپنے مذہب کے بموجب یہ کہہ سکتی ہے کہ جب خدا ہی اپنے عہد و وعدہ کا پابند نہین نہایت پختہ عہد کر کے پورا نہین کرتا۔ پھر اُس کا رسول بھی اُسی کا پیرو ہے۔ ؏ وزیرِ چنین شہریارے چنان +

(۴) بیٹے کا عاق کرنا بھی مرزا صاحب کے نزدیک کوئی شرعی بات ہے جس کی وجہ سے وہ بیٹا وراثت سے محجوب ہو جائے حالانکہ شریعت محمدیہ مین عاق کرنا موانع ارث مین نہین ہے اب یا تو مرزا صاحب شرع محمدی کے مسئلے سے ناواقف تھے یا شریعت محمدیہ کے خلاف جدید حکم نافذ کیا اور بیٹے کے عقوق کو مانع ارث ٹھہرایا۔

(۵) رشتہ ناتہ کے توڑنے سے دوسرون کو منع کیا اور خلاف حکم خداوند ٹھہرایا۔ مگر خود رشتہ ناتہ توڑنے کے لئے قسم کھاتے ہین یعنی قسم کھا کر کہتے ہین کہ ہم ہمیشہ کے لئے رشتہ توڑ دین گے اگر تم خلاف شریعت امر کرنے مین ہمارے معین و مددگار نہو گے۔

(۶) ان باتون کے علاوہ اب مین حق پرستون کی خدمت مین منت سے کہتا ہون کہ اس مضمون مین غور فرمائین کہ مرزا صاحب اپنے سمدھی کو کیسی اسلامی غیرت دلا رہے ہین۔ اپنی رسوائی دکھلا رہے ہین اور پھر اُس نکاح کے روکنے کی تدبیرین بتا رہے ہین پھر مضطرب ہو کر عاجزی سے فرما رہے ہین کہ آپ کو لکھتا ہون کہ اسوقت کو سنبھال لین اور احمد بیگ کو خط لکھین کہ دوسری جگہ عقد کرنے سے باز آجائے (اس اضطراب اور عاجزی کو دیکھئے اور اس الہام کے دعوے کو ملاحظہ کیجئے جس پر قسم کھا رہے ہین اور نہایت شدت اور بے تہذیبی کے ساتھ اپنے جزم و یقین کا اعلان کر رہے ہین۔ پھر ایک بار نہین مکرر سہ کرر بار ہا۔

بھائیو! کیا اب بھی شبہ رہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب الہام کے دعوے مین سچے نہین ہین! انھین الہام ہرگز نہین ہوا ایمان ہمین کوئی پہلو نہین ملتا ہے جس سے ہم مرزا صاحب کو قصداً غلط بیانی سے بچائین بلکہ اس کہنے پر مجبور ہین کہ

لوگون مین نبی بننے کو اور ڈراکر مطلب نکالنے کو الہام کا دعویٰ زور و شور سے کیا اور خانگی طور سے عاجزی اور مطلب برآری کی تدبیرین کین۔

سمجھتے ہونگے کہ خانگی خطوط کو کون دیکھے گا اور کس پر ظاہر ہوگا اعلان کو ہر شخص دیکھے گا۔ پھر اگر ان دھمکیون اور تدبیرون سے مطلب نکل آیا تو کام بن گیا اور لوگون مین پیش کرنے کو نبوت کی ایک دلیل ہاتھ آگئی اس لئے پہلے سے اسے عظیم الشان نشان مشہور کیا انھین اپنی تدبیرون پر یقین تھا کہ مین کامیاب ہونگا [۵۱] اور ظاہر ہے کہ لڑکی کے والدین قرابت مند تھے اور بقول اونھین کے مرزا صاحب کچھ چوہڑے چمار نہین تھے صاحب ثروت صاحب جاہ تھے پھر انکار کی کیا وجہ۔

مگر خدائے تعالے کو بہت سی خلقت کو گمراہی سے بچانا تھا اس لئے انکے قرابت مندون کے ایمان کو پختہ کر دیا وہ کسی لالچ مین نہ آئے کسی دھمکی سے نہ ڈرے

(۷) یہ امر لحاظ کے لایق ہے کہ بعض امور شریعت محمدیہ [۵۲] کے خلاف کر رہے ہین اور دوسرون کو خلاف کرنے کا اشتعال دے رہے ہین ملاحظہ کیجئے۔

اپنی سمدھن کو کہتے ہین کہ اگر سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتین تو کیون نہ سمجھتا بھائی سے سخت مقابلہ کرنے کے لئے اشتعال ہو رہا ہے۔

پھر سمدھی صاحب کو لکھتے ہین کہ اپنے گھر کے لوگون کو تاکید کر دین کہ وہ بھائی

---

۵۱ اسپر طرہ یہ ہے کہ کچھ تھوڑی بہت رمل سے کام لیا ہوگا۔ زایچہ مین پہلی شکل (جو لحیان) کی نکلی قیاس غالب کر لیا کہ مقصود برآری پر دال ہے۔ اتنا غور نہ کیا کہ زائچہ کی دسوین شکل مین (نقی) موجود ہے۔ جو پہلی شکل کے سعادت کا سخت مخالف ہے۔ حضرت جی منسوبات رمل مین بھی پھسڈی رہے تا بہ الہام ربانی چہ رسد۔ ابو المجد عبد الرحمٰن ۱۲

۵۲ مرزا صاحب کے جب رشتہ کا پیام کو احمد بیگ نے منظور نہین کیا اُس نے سلطان محمد سے نکاح ٹھہرایا اسکے بعد پھر اُس سے پیام نکاح کرنا خلاف شریعت ہے ۱۲

کو لڑائی کرکے روک دین۔ بھلا یہ کوئی انسانیت ہے کہ بھائی اپنی لڑکی کا رشتہ کر چکا نکاح کے لئے عہد و پیمان مستحکم ہو لیا یہان تک کہ تاریخ نکاح کی معین ہو گئی اب بھی سمدھن صاحبہ کو بڑے زور سے اشتعال ہو رہا ہے کہ بھائی سے لڑے اور اُس عہد و پیمان کو توڑ وادے اور اُن سے نکاح کرادے۔

بھائیو! کچھ تو انصاف کیجئے کیا نبی کی یہی شان ہے اور مسیح موعود کی یہی پہچان ہے کہ بھائی بہنون مین لڑائی کرادے اور ایک شخص سے قول و قرار شرعی ہو چکا ہو اور حسب دستور طرفین کا کچھ صرف بھی ہو لیا ہے یہ سب کچھ خیال نہ کرے اور عہد و پیمان شرعی کو توڑ کر آپ سے نکاح کرادے۔

اے مرزائیو ۔ منہاج نبوت یہی ہے انبیا کی یہی روشن ہے ذرا خدا کا خوف کر کے اسکا جواب دو! پھر اسی پر قناعت نہین ہے کچھ اور بھی فرمایا ہے کہتے ہین" کہ اگر ایسا نہ کروگی تو مجھے خدا کی قسم ہے کہ ہمیشہ کے لئے تمامی رشتے ناطے (ناتے کی خرابی ہے) **توڑ دونگا اور فضل احمد** اگر میرا وارث بنا چاہتا ہے تو آپ کی لڑکی کو گھر مین نہ رکھے گا یعنی طلاق مغلظہ دیدیگا۔

میرے پیارے بھائیو! ذرا غور کرو کہ ایک عورت کی خواہش مین یا اپنے پیشین گوئی کے سچا کرنے کے لئے قطع رحم پر قسم کھائی جاتی ہے۔ میان بی بی[1] مین جُدائی کرائی جاتی ہے پھر کون میان بیوی ایک لایق بیٹا اور نیک بخت عفیفہ بہو اور پھر بلا قصور اگر بہو کا مامون یا دوسرا شخص کہنا نہین مانتا تو اگر قصور وار ہین تو وہ ہین۔ غریب بہو اور بیٹے نے کیا کیا جو اُن مین جُدائی کرائی جاتی ہے اگر بیٹا جدا نہ کرے تو اُسے وراثت سے محرومی کی دھمکی دی جاتی ہے کیا نبی یا برگزیدہ

---

[1] یعنی بیچارہ فضل احمد ناکردہ گناہ مرزا صاحب کے صاحبزادے اور نیکبخت عزت بی بی اپنی بہو ۱۲

خدا سے ایسا ہو سکتا ہے ہے ہرگز نہین یہ وہ لائق نفرت کام ہے جسے شریعت اور عقل دونون نہایت برا بتاتے ہین ۔

(بڑا لطف تو یہ ہے) کہ اُسی خط مین لکھ رہے ہین وہ کہ پُرانا رشتہ مت توڑو خدا سے ڈرو ،، اس جملہ سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک بھی رشتہ توڑنا گناہ ہے بُری بات ہے اسلئے خدا سے ڈرا رہے ہین مگر خود اُسی گناہ کے ارتکاب پر تیار ہین اور اپنے خاص ذی رحم پر ظلم کرنے پر آمادہ ہین ۔

اے حق کے جان نثارو! مین آپ سے پوچھتا ہون کہ خدا کے برگزیدہ جن کو وہ اپنے خطاب اور الہام سے نوازتا ہے وہ ایسے ہی ناخداترس ہوتے ہین ایسے شخص حضرت رحمۃ للعالمین کا ظل ہو سکتے ہین جس کا دعویٰ مرزا صاحب کر رہے ہین ذرا سوچ کر فرمائے یہ خط تو سمدھی صاحب کے نام تھا ایک دوسرا خط اُسی روز سمدھن صاحبہ کو بھی اسی مضمون کا لکھا ہے اسے بھی ملاحظہ کیجئے ۔

دوسرا خط سمدھن صاحبہ کے نام

والدہ عزّت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور مین خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہون کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہین رہیگا ،، اسلئے نصیحت[۱] کی راہ سے لکھتا ہون کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کرادو اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اُس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہین ہو گا تو آج مین نے مولوی نور[۲] دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے

---

[۱] خود تو خلاف شریعت رشتہ ناتہ توڑنے پر آمادہ ہین اور دوسرون کو نصیحت ہو رہی ہے ۱۲

[۲] جناب مسیح موعود و مہدی مسعود نے اس گناہ مین اپنے خلیفہ کو بھی شریک کر لیا ۔ ۱۲

باز نہ آوے تو فضل احمد عزّت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھکر بھیجدے اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے مین عذر کرے تو اُس کو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اُسکو وارث نہ سمجھا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا اُس کو نہ ملے سو اُمید رکھتا ہون کہ شرطی طور پر اُسکی طرف سے طلاق نامہ لکھا جائیگا۔ جس کا مضمون یہ ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کا غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اُسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جاوے عزت بی بی کو تین طلاق ہین سو اس طرح پر لکھنے سے اُس طرف تو محمدی کا نکاح کسی دوسرے سے ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جاوے گی سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہین اور فضل احمد نے نہ مانا تو مین فی الفور اُس کو عاق[^1] کر دون گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہین پا سکتا اور اگر آپ اسوقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا مجھے افسوس ہے کہ مین نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے یاد رہے کہ مین نے کوئی کچی بات نہین لکھی مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ مین ایسا ہی کرون گا اور خدائے تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہوگا اُسدن عزّت بی بی کا نکاح باقی نہ رہیگا۔

راقم مرزا غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء

اس خط کا مضمون بھی وہی ہے جو اس سے قبل کے خط مین ہے مگر مجھے یہ دکھانا ہے کہ انصاف پسند حضرات مرزا صاحب کے تحریر کو اور اُسکے مضمون کو غور سے ملاحظہ

[^1]: لہ بیٹے کو عاق کرنے اور وراثت سے محروم کرنیکی دھمکی دینا اور اُسپر قسم کھانا۔ مرزا صاحب کے جدید شرعی احکام ہین۔ جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہین ۱۲

فرمائین کہ یہ تحریر عامیانہ معمولی اہل غرضون کی سی ہے یا اسمین کچھ بھی تہذیب اور متانت اور تقدس کا شائبہ ہے کیا آپ خیال کر سکتے ہین کہ کوئی مہذب دیندار حصہ متانت بار بار اس طرح قسم کھا سکتا ہے جس طرح مرزا صاحب کھارہے ہین اور وہ بھی کسی جائز امر پر نہین بلکہ رشتہ ناتا توڑنے پر جو شریعت محمدیہ مین جائز نہین ہے اور خود بھی اُسے بُرا بتاتے ہین بیٹے کو محروم الارث کر رہے ہین اس وجہ سے کہ اگر وہ بلاقصور اپنی بیوی کو طلاق نہ دے اور طلاق بھی وہ جو شریعت محمدیہ مین مکروہ ہے یعنی تین طلاق ایک ہی مرتبہ دینا کوئی احمدی کسی نبی کی یا کسی بزرگ کی سوانح عمری مین ایسی باتین دکھا سکتا ہے ہرگز نہین تقدس کی شان ایسی باتون سے منزہ ہے یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ ان خطون سے مرزا صاحب کا اضطراب کسقدر ظاہر ہوتا ہے اولیاء اللہ جنھین اللہ تعالےٰ نے قلب مطمئنہ عنایت فرمایا ہے انھین ایسے اضطراب سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اب مجھے اسقدر اور کہنا ہے کہ مرزا صاحب نے اس خط مین چند حکم نافذ کئے ہین جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہین۔

(پہلا یہ کہ) اگر احمد بیگ اپنی لڑکی سے ہمارا نکاح نہ کرے تو فضل احمد ہمارا بیٹا ان کی بھانجی (عزت بی بی کو) طلاق دیدے یہان مین یہ دریافت کرتا ہون کہ اس کہنے سے فضل احمد پر طلاق کا دیدینا فرض یا واجب ہو گیا تھا یا نہین اگر فرض یا واجب ہو گیا تو اُس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بلاقصور کسیوقت اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دیدینا فرض ہو جاتا ہے۔ یہ حکم شریعت محمدیہ کے خلاف ہے اور اگر فرض واجب نہوا تھا تو اگر فضل احمد اُسپر عمل نکرے اور اپنی بیوی کو طلاق نہ دے تو گنہگار نہین ہو سکتا اور نہ کسی سزا کا مستحق ہو سکتا ہے پھر اُسے ترکہ سے محروم کر دینا شریعت محمدیہ کے خلاف ہے بہرحال دونون صورت مین مرزا صاحب کے کلام سے ایک حکم ثابت ہوتا ہے جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہے اور ایسا حکم ہے کہ کوئی سلیم العقل شریف الطبع اُسے پسند نہین کرسکتا

(دوسرا یہ کہ) اگر فضل احمد طلاق نہ دے تو عاق کیا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا اُسے نہ ملے اسپر بہت زور ہے اور ایک ہی خط مین مکرر لکھا ہے اس حکم کی نسبت مجھے یہ کہنا ہے کہ بیٹے کو عاق کرنا اور وراثت سے اُسے محروم کر دینا شریعت محمدیہ کا مسئلہ تو نہین ہے کیا موانع ارث مین عاق کرنا بھی کوئی مانع ہے ہرگز نہین۔ بے پھر مرزا صاحب خلاف شریعت محمدیہ یہ تشریعی حکم اپنی طرف سے دے رہے ہین۔

ان دونون حکمون کا حاصل یہ ہوگا کہ اگر بیٹا اپنی بیوی کو بلا قصور طلاق نہ دے تو اولاد کے لئے جو حکم خداوندی ہے اسے ہم نہ مانین گے اور بیٹے کو محروم الارث کر دینگے اس پر بہت زور ہے اور بار بار جتاتے ہین حضرات مرزائی انصاف سے فرمائین کہ ایسے ہی احکام منہاج نبوت کے مناسب ہین بے یہان سے مرزائیون کا یہ کہنا بھی غلط ہو گیا کہ نبوت تشریعی ختم ہو چکی ہے مرزا صاحب کی نبوت ظلی ہے تشریعی نہین ہے حالانکہ بیان مذکور سے معلوم ہوا کہ مرزا جی نے تشریعی حکم نافذ کئے اور جب کسی قسم کی نبوت ختم نہین ہوئی تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ حضرات مرزائی جناب رسالت حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو (نعوذ باللہ منہا) خاتم النبیین[۵۱] نہین مانتے آخر مین مجھے یہ کہنا ہے کہ اس خط کا آخری جملہ یہ ہے کہ جسدن (محمدی کا) نکاح ہوگا۔ اُسدن عزّت بی بی کا نکاح باقی نہ رہیگا"

یہ بالکل غلط ثابت ہوا کیونکہ اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہو گیا اور اُنکے بیٹے (فضل احمد) نے اپنی بیوی (عزت بی بی کو طلاق نہ دی) یہان سے ظاہر ہے کہ محض قیاس سے مرزا صاحب نے کہا تھا کہ جسدن اس لڑکی کا نکاح ہوگا اُسدن عزّت بی بی کا نکاح باقی نہ رہیگا اور قیاس کی وجہ ظاہر ہے کہ بیٹا اپنے باپ کا کہنا مانیگا اور وراثت کی طمع بھی کچھ ہو گی اسوجہ سے مرزا صاحب نے حکم لگا دیا مگر وہ قیاس غلط نکلا۔

---

۵۱ اس کی تفصیل تیسرے حصہ مین کی گئی ہے۔ ناظرین ضرور ملاحظہ کرین ۱۲

بھائیو! اسی پر قیاس کرلو کہ مرزا صاحب نے جس طرح یہان قیاس سے خبر دی تھی ایسی ہی اور خبرین اور پیشگوئیان کیا کرتے ہین اگر اتفاقیہ کوئی بات ہوگئی اسے آسمانی نشان کہنے لگے اور جو نہ ہوئی تو تاویلین چلین اگرچہ وہ کیسی ہی بے تکی ہون ماننے والے مان ہی لیتے ہین۔ عیان راچہ بیان۔ مرزائیون کی حالت معائنہ کرلی جائے کیسی کیسی پیشگوئیان غلط ہوئین اور ایسی صریح غلط ہوئین کہ جائے دم زدن نہ رہی مگر حضرات مرزائی ایسی صریح حق بات کو بھی نہین مانتے اور محض بیہودہ باتین بناتے ہین۔ مذکورہ خطوط کے بعد بھی مرزا صاحب نے اُس لڑکی کے والد کو خط لکھا ہے اس خط مین توجہ کے لائق یہ امر ہے کہ مرزا احمد بیگ کو کس ادب اور تعظیم کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے اور اُس لڑکی کے نکاح مین آنیکا وثوق کس زور کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ خط کے ساتھ اُسکے حواشی بھی ملاحظہ کرتے جائین۔

تیسرا خط مرزا احمد بیگ کے نام

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالٰے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ قادیان مین جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند آن مکرم[۱] کی خبر سنی تھی تو بہت درد و رنج و غم ہوا۔ لیکن بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا۔ اور خط نہین لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزندان حقیقت مین ایک ایسا صدمہ ہے کہ

احمد بیگ کا مکرم ہونا۔

---

[۱] اسپر نظر رہے کہ مرزا صاحب مرزا احمد بیگ کو اپنا مکرم لکھتے ہین اور متصل دو سطرون مین اسی خطاب سے احمد بیگ کو مخاطب کیا ہے اور فہمیدہ حضرات بخوبی جانتے ہین کہ کوئی ذی علم متین کسی معمولی شخص کو اس لفظ سے مخاطب نہین کرتا اور جسے علم کے علاوہ کمال تقدس اور صداقت کا دعوی ہو وہ ہرگز ایسا نہین کرتا اور نکر سکتا ہے۔ کیونکہ اُس کی صداقت و تقدس کے بالکل منافی ہے ۱۲

شاید اس کے برابر دنیا مین کوئی اور صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچون کی
ماؤن کے لئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے خداوند تعالےٰ آپ کو صبر بخشے
اور اُس کا بدل صاحب عمر عطا فرماوے۔ اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو
عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی بات
اُس کے آگے انہونی نہین۔ آپ کے دل مین گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خداوند علیم
جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بالکل صاف ۵۱ ہے اور خدائے قادر مطلق سے آپ کے لئے دعاء خیر و برکت
چاہتا ہون مین نہین جانتا کہ مین کس طریق اور کن لفظون مین بیان کرون تا میرے
دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھکو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے
مسلمانون کے ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خداتعالےٰ
کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اُس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے سو
ہمین خداتعالیٰ قادر مطلق کی قسم ۵۲ ہے کہ مین اس بات مین بالکل سچا ہون کہ خداتعالےٰ
کی طرف سے الہام ۵۳ ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلان کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا اگر دوسری

مرزا صاحب کے دل احمد بیگ سے بالکل صاف ہونا اور اُس سے کمال محبت ہونا

۵۱ اس کہنے سے معلوم ہوا کہ احمد بیگ بدعتی اور بیدین نہ تھے بلکہ نہایت سچے مسلمان اور نیک تھے کیونکہ کسی بزرگ کا دل کسی بیدین بدعتی سے بالکل صاف نہین ہو سکتا پھر بالخصوص وہ بزرگ جو ہدایت اور اصلاح خلق کے لئے مامور ہو ۱۲ ۵۲ اس جملہ مین مرزا صاحب اپنی دلی محبت احمد بیگ سے اسقدر ظاہر کرتے ہین جسکی انتہا نہین اس جملہ کو پہلے دو جملون سے ملا کر دیکھا جائے تو نہایت صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک احمد بیگ صرف رشتہ دار ہی نہین ہین بلکہ نہایت باوقعت اور اس لائق ہین کہ ایک اعلیٰ مرتبہ کا بزرگ اُن سے محبت رکھے حق پسند حضرات اسبات کو ملاحظہ کرکے علی شیر بیگ کے خط کو ملاحظہ کرین مع اُسکی شرح کے اور مرزا صاحب کی دنیا سازی کو دیکھین کیا کوئی صادق خداترس ایسا لکھ سکتا ہے اور خلاف واقع اور خوشامدانہ باتین اُسکی زبان قلم پر آسکتی ہین فے ہرگز نہین مگر مرزا صاحب لکھ رہے ہین جس سے اُنکی حالت بخوبی ظاہر ہو رہی ہے ۱۲ ۵۳ یہان اس الہام کے سچے ہونیکی تاکید خدا کی قسم سے کی گئی اور قادر مطلق اُسکی صفت بنا ایا اسلئے بیانکی تاکہ مخاطب سمجھے کہ اگر مین اُس کی جھوٹی قسم کھاؤنگا تو وہ قادر خدا جانے میرا کیا حال کریگا اس قسم کے ساتھ یہان بھی وہی صراحت ہے کہ انجام کار اس لڑکی کا رشتہ مرزا صاحب سے ہوگا ۱۲

جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہین وارد ہونگی اور آخر اسی جگہ ہوگا کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے۔ اسلئے مین نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ[۵۱] اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہوگا۔ مین نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا اور مین اب بھی عاجزی اور ادب[۵۲] سے آپ کی خدمتین ملتمس ہون کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائین کہ یہ آپ کی لڑکی کے لئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا۔ احمد بیگ کا عاجزی اور ادب

اور خدا تعالیٰ اُن برکتون کا دروازہ کھولدیگا جو آپ کے خیال مین نہین۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہین ہوگی جیسا کہ یہ اُس کا حکم ہے جسکے ہاتھ مین زمین اور آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیون اسمین خرابی ہوگی اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہین کہ یہ پیشگوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگون مین مشہور ہوچکی ہے اور میرے خیال مین شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشین گوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے۔ اور ہزارون پادری شرارت سے نہین بلکہ حماقت سے منتظر ہین کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدا تعالےٰ اُنکو رسوا[۵۳] کریگا۔

---

۵۱ اس جملہ کا مضمون بھی غلط ثابت ہوا کیونکہ وہ لڑکی دوسرے سے بیاہی گئی اور اپنے شوہر کے ساتھ اچھی طرح رہی کوئی بات ایسی ظہور مین نہین آئی جس کی وجہ سے یہ کہا جاوے کہ اس رشتہ کا ہونا نامبارک ہوا۔ ۱۲ ۵۲ یہ عاجزی اور مودبانہ الفاظ لائق ملاحظہ کے ہین۔ جب الہامات ختم ہوئے اور ترغیب و تہدید بھی پورے طور پر ہوچکی اور کچھ اثر نہوا تو اب عاجزی اور انکساری سے کام نکالنا چاہا اور وہ الفاظ معمولی شخص کے لئے استعمال کئے جو کسی بزرگ کے مقابلہ مین لکھے جاتے ہین ۱۲ - + + +

۵۳ یہان بھی مرزا صاحب اپنا یقین ظاہر کرتے ہین کہ وہ لڑکی میرے نکاح مین آئیگی کیونکہ جس پیشین گوئی کے جھوٹا ہونے کے پادری منتظر تھے وہ یہی پیشین گوئی تھی کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح مین آوے گی اسکے جھوٹا ہونے پر ان کے پلہ بھاری ہونے کا مدار تھا اُسی کی نسبت مرزا صاحب کہتے ہین کہ پادری یقیناً رسوا ہونگے یعنی یہ پیشین گوئی یقیناً پوری ہوگی۔ تاکہ پادری رسوا ہون۔ اس بیان سے وہ تمام جوابات غلط ہوجاتے جو اس کے جھوٹے ہونیکے بعد دئے گئے ہین ۱۲

اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

مین نے لاہورین جاکر معلوم کیا کہ ہزارون مسلمان مساجدین نماز کے بعد اس پیشین گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہین سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے۔

اور یہ عاجز جیسے (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنین تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتین آپ پر نازل ہون خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہین کرسکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر ہرگز بدل نہین سکتا خدا تعالیٰ آپکو دین اور دنیا کی برکتین عطا کرے اور اب آپ کے دل مین وہ بات ڈالے جس کا اُسنے آسمان پر

لہ اس بیان مین تو مرزا صاحب نے اُس پیشین گوئی کے بیان صداقت کی انتہا کردی اس سے زیادہ مسلمان کو کسی شیٔ پر اعتماد و وثوق نہین ہو سکتا اس سے معلوم ہوا کہ احمد بیگ کی دختر کا نکاح مین آنیکا یقین مرزا صاحب کو ایسا ہی تھا جیسا مسلمان کو خدا تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رسالت پر یقین ہوتا ہے اب بنظر انصاف ملاحظہ کیا جائے کہ جس الہام پر مرزا صاحب کو اس مرتبہ کا یقین ہو اُس کا غلط ہونا مثل آفتاب کے روشن ہوجائے تو کون صاحب عقل اُن کے دوسرے الہامون پر ایمان لاسکتا ہے اور اُنھین سچا مان سکتا ہے ۱۲ لہ مرزا صاحب کا یہ جملہ بھی حکیم نورالدین صاحب کی توجیہہ کو محض غلط بتا رہا ہے یعنی اُس پیشین گوئی کا یہ مطلب نہین ہے کہ محمدی کی اولادین سے کسی لڑکی کا نکاح مرزا صاحب کی اولادین سے کسی کے ساتھ ہوگا ۱۲ سلہ یہ تین جملے جن پر مین نے ہندسہ دیا ہے انکو ان کے پیشتر کے پورے جملہ سے ملا کر دیکھئے کس زور سے اس امر کو قطعی اور یقینی بنا رہے ہین احمد بیگ کی بڑی لڑکی محمدی کا مرزا صاحب کے نکاح مین آنا آسمان پر ٹھہر چکا ہے وہ ضرور اُن کے نکاح مین آئیگی کوئی صورت ایسی نہین ہوسکتی جس کی وجہ سے صرف آسمانی نکاح پر کفایت ہو جائے بلکہ زمین پر اسکا ظہور ضرور ہے یہ معاملہ خداوندی بدل نہین سکتا اسی طرح پورا ہو کر رہیگا۔ جماعت احمدی کچھ تو غور کرے ایسے قطعی حکم لگادینے کے بعد نکاح کو فسخ کہدینا یا یہ کہنا کہ اس پیشین گوئی سے مقصود ہدایت تھی یا کچھ اور تھا کیسا اندھیر ہے افسوس مرزائیون کی عقل و فہم پر اللہ تعالیٰ انھین ہدایت کرے آمین ۱۲

سے مجھے الہام کیا ہے
آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرماوے
اگر میرے اس خط میں کوئی نا ملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔ والسّلام۔

خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ

۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء روز جمعہ (از کلمہ فضل رحمانی)

اس خط سے جو باتیں ثابت ہوتی ہیں اُنھیں میں حاشیہ میں لکھ چکا ہوں مگر اب میں حق پسند حضرات کو تین باتوں کی طرف زیادہ توجہ دلاتا ہوں جو اس خط سے ظاہر ہو رہی ہیں **ایک** یہ کہ اس پیشین گوئی سے مقصود یہی تھا کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی۔ یہ کہنا محض غلط ہے کہ وہ لوگ بے دین تھے اُن کی ہدایت مقصود تھی کیونکہ احمد بیگ اسقدر دیندار اس خط سے معلوم ہوتا ہے جسکی انتہا نہیں ہے کیونکہ مسیح موعود اپنے۔ ابتدا خط میں اُسے اپنا مکرم اور بزرگ لکھ رہا ہے پھر اُس سے اسقدر دلی محبت اور خلوص رہا ہے کہ اُسکے بیان کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ پھر اُس سے کمال عاجزی اور ادب سے التماس کرتا ہے جس طرح نہایت چھوٹا اپنے بڑے بزرگ سے کرتا ہے غرضکہ تین طریقے سے مرزا صاحب یعنی مسیح موعود اُنھیں اپنا مکرم اور بزرگ بتارہے ہیں اور اپنے خلوص و محبت کا اظہار کر رہے ہیں اونھیں بے دین کہنا سخت بیدینی ہے۔ اب اگر مرزا صاحب ہی دوسری جگہ اونھیں بیدین کہیں تو اونھیں کی بیدینی ثابت ہوگی اور ثابت ہوگا کہ مرزا صاحب دکھارہے ہیں کہ انبیا ایسے بیدین اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) **دوسری بات** یہ بھی یقینی طور سے ثابت ہوا کہ جس لڑکی کا پیام نکاح مرزا صاحب نے کیا اور جس کی نسبت اُنھیں قطعی الہام ہوا کہ یہ تیرے نکاح میں آئیگی وہ خاص محمدی مرزا احمد بیگ کی لڑکی ہی ہے کسی وقت اور کسی طرح اس الہام کے معنی یہ

نہین ہوسکتے کہ مرزا صاحب کے اولاد کے سلسلہ مین یا اُنکے مریدین کے سلسلہ مین کسیکا نکاح محمدی سے یا اوسکی اولاد کے سلسلہ مین کسی سے ہو جائے تو یہ پیشین گوئی پوری ہو جائیگی کوئی انسان ہوش وحواس کی حالت مین یہ معنی نہین کہہ سکتا کئی وجہ سے۔

ایک یہ کہ مرزا صاحب احمد بیگ کو اپنا عزیز سمجھ کر یہ کہہ رہے ہین کہ میری یہ پیش گوئی دس لاکھ آدمیون مین مشہور ہو چکی ہے اگر تم نکاح نہ کرو گے تو اتنے لوگون مین میری ذلت ہوگی۔ یہ ذلت اسی وقت جا سکتی تھی کہ خاص مرزا صاحب کا نکاح محمدی سے ہوتا۔

دوسرے یہ کہ پادریون کے انتظار اور اُن کے پلہ بھاری ہونے سے خود بھی ذلت کے خوف سے ڈر رہے ہین اور ڈرا بھی رہے ہین۔ یعنی اگر تم نے اپنی لڑکی نہ دی اور میری پیشگوئی غلط ہوگئی تو پادریون کا پلہ ... بھاری ہو جائیگا۔ یہ مضمون بھی قطعی طور سے کہہ رہا ہے کہ وہ عظیم الشان پیشگوئی یہی ہے کہ محمدی سے خاص مرزا صاحب ہی کا نکاح ہوگا۔ اولاد سے کچھ واسطہ نہین ہے اور نہ ہدایت مقصود ہے۔ نہایت ظاہر ہے کہ اگر مرزا صاحب کا نکاح اس سے نہوا تو اس مین شبہہ نہین کہ جو پادری منتظر ہین اُن کا پلہ ضرور بھاری ہو جائیگا۔

اور مرزا صاحب کے بعد کوئی پادری اس پیشین گوئی کا منتظر نہین رہ سکتا۔ اور اس پیش گوئی کے پورا ہونے پر اُن کا پلہ ضرور بھاری ہو جائیگا۔

تیسرے یہ کہ مرزا صاحب احمد بیگ کو لکھتے ہین کہ اس پیشگوئی کے پورا کرنے مین تم معاون بنو تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتین تم پر نازل ہون یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی کا نکاح مرزا صاحب سے کر دے یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے اولاد سے اور محمدی کے اولاد سے نکاح ہو جائے تو بھی پیشین گوئی پوری ہو جائیگی محض غلط ہے۔ مرزا صاحب کا یہ قول غلط کہہ رہا ہے۔

ناظرین کو تعجب ہوگا کہ کاتب رسالہ یہ کیا لکھنے لگا کون عاقل ایسا سمجھ سکتا ہے کہ یہ پیشگوئی یون بھی پوری ہوسکتی ہے کہ محمدی کی کسی اولاد کا رشتہ مرزا صاحب کے کسی منتسبین سے ہو جائے۔

مین کہتا ہون آپ تعجب نہ کرین اسوقت یہی مطلب اس پیشگوئی کا بیان ہو رہا ہے اور کوئی جاہل یا معمولی شخص نہین کہتا ہے بلکہ وہ حضرت یہ معنی بیان کر رہے ہین جنھین خلیفۃ المسیح وحکیم الامۃ کا خطاب دیا جاتا ہے جن کے نام پر علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھا جاتا ہے اس لئے مجھے اس بیان کی حاجت ہوئی اور پہلے بھی مکرر اشارہ کر چکا ہون اور آیندہ بھی کرون گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

تیسری بات جس کا فیصلہ خط کی عبارت سے آپ حضرات کر سکتے ہین یہ ہے کہ مرزا صاحب نے جو پیام نکاح کے وقت اپنا الہام بیان کیا تھا اور پھر قسم کھا کر کہا تھا کہ محمدی میرے نکاح مین آئیگی اور آخر کار اسی جگہ رشتہ ہوگا یہ محض غلط تھا بلکہ یہ مضمون صاف کہہ رہا ہے کہ یہان الہام کا دعویٰ کرنا ایک حکمت عملی تھی اور اُس کے والدین پر دباؤ ڈالنا مقصود تھا اگر مرزا صاحب کو الہام ہوتا کہ اس لڑکی کا نکاح اُنسے ہوگا اور پھر وہ الہام بھی ایسا قطعی اور یقینی تھا جسمین اُنھین ذرا بھی شبہ نہین ہے اور نہ اُسکے معنے اور مطلب سمجھنے مین اُنھین تردد ہے نہ اُسمین کوئی قید اور شرط ایسی ہے جس سے اُس کا نکاح مین آنا رُک جائے اور آخر کار وہ نکاح مین نہ آئے۔ ایسے الہام کے بعد تو اُن کے قلب مین خطرہ بھی نہین آتا کہ ہماری الہامی پیشگوئی کے خلاف ہوسکتا ہے اور یا دریون کے پلہ بھاری ہونیکا احتمال ہے اسلئے بحکم لاتبدیل لکلمات اللہ۔ اُنھین اس پیشین کے پورا ہونیکا یقین کامل ہونا چاہیئے تھا۔ مگر اُن کا بیان تو صاف کہہ رہا ہے کہ اُنھین یادریون کے پلہ بھاری ہونیکا خوف ہے اور اپنی اور اپنی جماعت کی ذلت سے ڈر رہے ہین اور دوسرون کو ڈرا رہے ہین۔ ایسے الہام کے بعد تو وہ اطمینان سے بیٹھتے لڑکی کے

والد کو اگر کچھ لکھتے تو یہ لکھتے کہ دیکھو لڑکی ہمارے نکاح مین ضرور آئیگی تم اسوقت انکار کرکے کیون انجام مین ندامت وپشیمانی اوٹھانے کی کوشش کررہے ہو مگر اسکے برخلاف اسکے بعد بھی مناسب اور غیر مناسب تدبیرین اور جابجا ایسی کوششین کین جن سے ظاہر ہوگیا کہ اُنھین الہام ہرگز نہین ہوا تھا محض جھوٹی دھمکیون اور حکمت عملی سے اپنا کام نکالنا چاہتے تھے۔ اور اپنی دلی آرزو کے پورا کرنے کے درپے تھے۔

خطوط اور اُسکے نتائج دیکھنے کے بعد ایک اور کارروائی بھی قابل ملاحظہ ہی۔ مرزا صاحب کی ایک قدیم بیوی ضعیفہ تھین جو اکثر حصہ عمر مین مرزا صاحب کی خدمت گذار رہین تھین۔ اُن کے دو بیٹے مرزا سلطان احمد بیگ اور مرزا فضل احمد بیگ۔ مرزا صاحب نے ان تینون پر زور ڈالا کہ منکوحہ آسمانی کے نکاح مین ہمارے ساتھ تم بھی کوشش کرو مگر انصاف کا مقام ہی کہ کیسے ہوسکتا ہی کہ بیوی (وہ بھی پہلی بیاہی ہوئی) اپنے سوت کے لانے مین کوشش کرے۔ یہ ایسا ہی کہ کسی عاشق سے کہا جائے کہ تم ایسی کوشش کرو کہ تمہارا رقیب ہمارے پاس آئے اور ہم اپنا جان ومال اُسکے حوالہ کرین اور تم دور سے دیکھو اور ترسو۔ غرض کہ اس بیوی نے اس مین کوشش نہین کی۔ بیٹون کے اوپر ماں کا حق زیادہ ہی بہ نسبت باپ کے اس لئے بیٹون نے ماں کی حکم برداری کی اسپر مرزا صاحب نے خفا ہو کر ۲ مئی ۱۸۹۱ء حقانی پریس لدھیانہ مین اشتہار چھپوایا جس کا عنوان یہ ہے۔

اشتہار نصرت دین وقطع تعلق از اقارب مخالف دین

کیسا عمدہ عنوان ہی اور اُس کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ بیوی سے اور بیٹون سے قطع تعلق کرتے ہین اور تمام اشتہار دیکھنے سے کوئی دین کی مخالفت انکی نہین معلوم ہوتی۔

البتہ مرزا صاحب اپنے بڑے بیٹے سلطان احمد بیگ کے دو گناہ بیان کرتے ہین ایک یہ ہی کہ اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی اور

یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفون کا حملہ ہو۔ ،،

مرزا صاحب اپنے بڑے بیٹے پر اتنا بڑا الزام رکھتے ہین مگر یہ نہین بتاتے کہ دین کی کیا مخالفت کی۔ کیا نماز نہین پڑھی۔ روزہ نہین رکھا۔ رشوت لی مسلمانو سے فریب کرکے روپیہ حاصل کیا۔ نامحرم عورت کو تکا۔ کیا کیا۔ کچھ نہین فرماتے ہان یہ کہتے ہین کہ اُسنے یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفون کا حملہ ہو۔

اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم نے جو منکوحہ آسمانی کے نکاح مین آنے کا اعلان بڑے زور و شور سے دے رکھا ہے۔

اور ہمارا بیٹا چاہتا ہی کہ جہان اُس لڑکی کی نسبت اُس کے والدین نے کی ہی وہین ہو تو اگر ایسا ہی ہوا اور وہ لڑکی ہمارے نکاح مین نہ آئی تو مخالفین کا حملہ ہوگا اور مرزا صاحب کو جھوٹا کہین گے۔

بھائیو! ذرا غور کرو! بیٹا باپ کے خانگی حالات سے بخوبی واقف ہی اور ہر طرح کی سمجھ رکھتا ہے جب وہ اُن کے خیالات کو پیش نظر کرتا ہی۔ اور مرزا صاحب کے ایسے عظیم الشان دعوے کو دیکھتا ہے تو اُس کی عقل سلیم اور تمیز صحیح یہی کہتی ہے۔ کہ باوا جان اپنے دعوے مین سچے نہین ہین۔

اب اُس کی کمال دینداری ہے کہ اُس جھوٹ مین باپ کا شریک نہین ہوتا اور باپ کے ترکہ وغیرہ کا بھی خیال نہین کرتا۔

عجب نہین یہ بھی اُسے خیال ہو کہ باوا جان نے جس پیشین گوئی کو اپنے لئے عظیم الشان نشان قرار دے رکھا ہے وہ اگر ظہور مین نہ آئے تو شاید والد صاحب متنبہ ہو کر اپنے دعوے سے تائب ہون اور سچے مسلمان ہو جائین۔ جیسے پہلے تھے۔ تو یہ امر اُسکی نہایت خیر خواہی اور دین کی پابندی تھی۔

دوسرا گناہ صاحبزادہ موصوف کا یہ بتاتے ہین کہ مجھے جو اُس کا باپ ہو (۲)

ناچیز قرار دیا اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی"!

البتہ اس مین شبہہ نہین کہ باپ کو ناچیز ٹھہرانا گناہ ہے مگر جب باپ کے افعال اور اُن کے خیالات ناچیز ہون اور بیٹا سمجھے کہ ہمارا باپ مخلوق کو گمراہ کرتا ہے۔ اگر اتفاقیہ یہ نکاح اُن کے حسب خواہ ہوگیا تو بہت خلق گمراہ ہو جائیگی۔ اسوجہ سے وہ مامور تھے کہ باپ کے خلاف کرین۔ اور اس خلاف شرع امر مین اُنھین ناچیز سمجھین۔ اور اب تو یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ اُن کا بیٹا حق پر تھا اور مرزا صاحب کے دعوے سب غلط تھے کیونکہ مرزا صاحب تمام عمر کوشش کرتے کرتے تھک گئے اور یہی کہتے رہے کہ آخر کار یہ لڑکی میرے نکاح مین ضرور آئیگی۔ چنانچہ اشتہار مذکور مین بھی یہی دعوٰے ہے۔ اور ازالۃ الاوہام مین تو یہ دعوٰے بڑے زور سے کیا ہے۔ **مگر مرزا صاحب اس جہان سے تشریف لے گئے اور وہ لڑکی اُن کے نکاح مین نہ آئی۔؟**

۵ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ۔ اب اس مین کیا شبہہ رہا کہ دین اسلام پر اگر مخالفون کا حملہ کرایا تو خود مرزا صاحب نے کرایا۔ اور اسلام کی ہتک کی تو مرزا صاحب ہی نے کی۔

الہام کا اس قدر غل مچایا کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح مین آئے گی۔ اور اخبارون مین اور اشتہارون مین اس قدر شور کیون کیا کہ دنیا مین مشہور ہوگیا **کہ قادیانی صاحب اپنی نبوت کے ثبوت مین عظیم الشان نشان دکھانا چاہتے ہین۔ اور یہ بھی یقینی الہام بیان کرتے ہین کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اس مین شک و شبہہ کی**

گنجایش نہین ہے جب ایک مدت دراز تک انتظار کے بعد بھی اوس کا ظہور نہ ہوا اور اُمید منقطع ہو گئی ÷

تو اب فرمایئے کہ اگر اسلام کی ہتک کرائی تو مرزا صاحب نے کرائی یا کسی دوسرے نے۔ دوسرے بیٹے فضل احمد بیگ کا کوئی قصور نہین بیان کرتے بجز اسکے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق نہین دیتا۔

بھائیو! اصل بات یہ ہے کہ اوس لڑکی کا رشتہ دوسری جگہ ہو گیا اور عنقریب اُس کا نکاح ہونے والا ہے۔ اس لئے مرزا صاحب نہایت مضطرب ہین لڑکی کے والدین اور دیگر اعزہ کی بہت خوشامد کی مگر ناکام رہے اب گھر مین آکر غصہ نکالا اور بیوی صاحبہ کو طلاق دی اور بیٹون کو عاق کیا۔

اب یہان یہ امر دیکھنے کے لایق ہے کہ اس اشتہار مین تو وہ یہ ظاہر کرتے ہین کہ بیٹے اور بیوی چونکہ دین کے مخالف ہین اس لئے اُن سے ہم قطع تعلق کرتے ہین اور کوئی امر مخالفت کا نہین بیان کرتے بجز اس کے کہ مرزا صاحب کے نکاح مین وہ کوشش نہین کرتے بلکہ مخالفین کے شریک ہین۔

مین کہتا ہون کہ اس اعلان کی بنا اگر سچائی پر ہے اور واقعی ایسے مخالف دین سے وہ قطع تعلق کرنا چاہتے ہین تو پہلے اپنے بہت سے مریدین سے قطع تعلق کا اعلان کرنا چاہئے تھا جنھین احکامات شریعت محمدیہ سے کچھ واسطہ نہین ہے اکثر منہیات شرعیہ کے مرتکب ہوتے ہین اور جھوٹ جو اسلام کے بالکل خلاف ہے اُن کا شعار ہے پھر جو اُن کے اقارب اُن کے صریح مخالف ہین جن کو اس اشتہار کے بعد خطوط لکھے ہین (جن کی نقل اوپر کی گئی) اونھین دیکھئے کہ اُس مین کس قدر تملق اور میل کی باتین ہین۔ اشتہار نصرۃ دین

مرقومہ ۲ رمئی ۱۸۹۱ء کا ہے اور اپنے سمدھی مرزا علی شیر بیگ کو ۴ رمئی کو خط لکھا ہے اُس مین اوٹھین لکھتے ہین کہ **مین آپ کو نیک خیال آدمی اور اسلام پر قایم سمجھتا ہون۔**

شیر علی بیگ بھی اُسی گروہ مین ہین جو چاہتے تھے کہ اُس لڑکی کا نکاح مرزا صاحب سے نہو یعنی جو جرم اُن کے بیٹے سلطان احمد بیگ نے کیا تھا جس کی وجہ سے وہ مخالف دین قرار پائے وہی جرم اُن کے سمدھی کا ہی مگر اُنھین نیک خیال اور اسلام پر قائم مرزا صاحب سمجھتے ہین۔

پھر ۱۷ رجولائی ۱۸۹۲ء کو مرزا احمد بیگ کو خط لکھا ہی جو لڑکی کا والد ہے۔ جن سے جولائی ۱۸۸۸ء مین مرزا صاحب نے نکاح کا پیام دیا اور پھر اس طرح کہ خدا ئے تعالیٰ کا حکم اُنھین پہونچایا مگر اُس نے ایک نہ سنی اور دوسری جگہ رشتہ کردیا۔ باوجودیکہ اس نے اس قدر سخت مخالفت کی مگر اُسے مرزا صاحب مخالف دین نہین کہتے بلکہ اس اشتہار نصرت دین کے بعد جو مرزا احمد بیگ کو اُنھون نے خط لکھا ہے اُسمین نہایت ہی محبت اور خلوص کا اظہار کرتے ہین اُن کی عبارت یہ ہے ”مین نہین جانتا کہ مین کن طریق اور کن لفظون مین بیان کرون تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھکو ہے آپ پر ظاہر ہوجائے“ **ان الفاظ سے جس قدر محبت وخلوص کا اظہار ہوتا ہے اُس کی کچھ انتہا نہین ہے اب مین انصاف پسند حضرات سے دریافت کرتا ہون** کہ اس مضمون کی بنا اگر سچائی پر ہے یعنی مرزا صاحب جو اسقدر محبت و

خلوص کا اظہار کر رہے ہین وہ واقعی ہے تو سلطان احمد اُن کے بیٹے نے مرزا احمد بیگ سے زیادہ کیا قصور کیا تھا جو اُسے مخالف دین ٹھہرا کر اُسے قطع تعلق کا اشتہار دیا اور احمد بیگ سے اس قدر محبت اور خلوص ہے۔ حالانکہ احمد بیگ لڑکی کے باپ تھے۔ لڑکی کے دینے یا نہ دینے کا اختیار اُنھین تھا جب اُس نے لڑکی نہ دی تو دین کی مخالفت اگر کی تو احمد بیگ نے کی سلطان احمد غریب نے اگر کچھ کیا ہوگا تو صرف اُس کی تائید مان کی اطاعت کے خیال سے کی ہوگی۔

بھائیو! ایسی ہی باتین مرزا صاحب کی صداقت اور راستبازی کا نمونہ ہین اِن دونون باتون کے مقابلہ کرنے سے اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو سچائی سے کچھ واسطہ نہین ہے جسوقت اور جس شخص سے جیسا موقع ہوا ویسا کلام انھون نے اُسوقت اور اُس شخص سے کیا خواہ وہ جھوٹ ہو۔ خواہ سچ جیسا اسوقت کے پکّے دنیادار معاملہ پرداز کیا کرتے ہین اِسی وجہ سے اُن کے کلام مین بہت تعارض ہے۔ افسوس ہے کہ ایسے عظیم الشان تقدس کا دعوے اور اسقدر دنیا سازی کا برتاؤ۔

یہان پھر مین یہ کہون گا کہ جس طرح یہ باتین اُن کی دنیا سازی کی تھین ایسا ہی اُس الہام کے دعوے کو سمجھنا چاہیئے جو اُنھون نے اس نکاح کے بارے مین کیا۔ اگر اونھین الہام ہوتا اور اُس کے ہونے کا ایسا ہی یقین ہوتا جیسا اُنھون نے ازالۃ الاوہام وغیرہ مین ظاہر کیا ہے تو نہ مرزا احمد بیگ کی خوشامد کرتے نہ خلاف مروّت و متانت بیٹے اور بیوی صاحبہ سے قطع تعلق کرتے بلکہ اپنے کامل یقین الہام پر بیٹھے رہتے اور سمجھتے کہ جب وہ لڑکی ہمارے نکاح مین آجائیگی توسب درست ہو جائین گے مگر یہ باتین ظاہر کر رہی ہین کہ مرزا صاحب مضطر ہین۔ کہین غصہ سے کام نکالنا چاہتے ہین کہین نرمی سے غصہ کے اظہار کے لئے

تو اُنھین عداوہ دو طرفہ پہلو ہاتھ آگیا تھا جس مین دباؤ بھی تھا اور عوام پر تقدس کا اظہار بھی اور اپنے سمدھی اور مرزا احمد بیگ سے جو دنیا سازی انھون نے کی ہے اُسکی وجہ یہ بھی کہ اس خط کے اظہار کا انھین گمان نہ تھا اسلئے دلی حالت اُسمین ظاہر کردی۔

برادران اسلام متوجہ ہون اور دلی توجہ فرمائین۔ آپنے منکوحہ آسمانی کا حال معلوم کیا اور مرزا صاحب کے بیان سے یہ بھی آپ کے ذہن نشین ہوگیا کہ اس منکوحہ آسمانی سے جب رشتہ کا پیام کیا گیا ہے اُسے مرزا صاحب بحکم خدا کہتے ہین پھر اُسکے نکاح مین آنے کا الہام مرزا صاحب کو ایسا قطعی اور یقینی ہوا کہ مرزا صاحب اُسپر قسم کھاتے ہین اور بار بار اشتہارون مین شائع کرتے ہین اور اس زور کے الفاظ مین اُسکے وقوع کو بیان کرتے ہین جس سے زیادہ زور لگانا میرے خیال مین ممکن نہین ہے اسکے بعد دنیا پر ظاہر ہوگیا کہ اُن کا الہام محض غلط تھا۔ کیونکہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین کسیوقت نہین آئی بلکہ مرزا سلطان محمد بیگ سے بیاہی گئی اور آخر تک اُسی کے نکاح مین رہی اور مرزا صاحب دنیا سے تشریف لے گئے۔ جب ایسا عظیم الشان الہام جو برسون بار بار ہوتا رہا اور اُن کا نہایت کامل یقینی دعوے غلط ہوگیا تو دوسرے الہامات اور خبرون پر کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے۔ کون فہمیدہ اُن کے مسیح موعود ہونے کے الہام کو قابل اعتبار سمجھ سکتا ہے اسمین اور اُسمین کیا فرق ہے یہ الہام وہ ہے جس کے غلط ہوجانے سے بہت سے دعوے اور الہامات مرزا صاحب کے غلط ہو گئے تیئیس الہامات کا شمار تو مین نے کردیا تھا اسکے بعد ناظرین پر چھوڑ دیا وہ خود شمار کرلین۔ یہ دعوے ہین جنکی نسبت مرزا صاحب نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھسے یون فرمایا ہے کہ انجام کار ایسا ہی ہوگا۔ وہ باتین غلط نکلین اور کہنے کے مطابق اُن کا ظہور نہوا اسلئے اُن کا کوئی الہام قابل اعتبار نہ رہا۔ اسکے علاوہ توریت کی صریح شہادت کے بموجب مرزا صاحب جھوٹے مدعیان نبوت مین یقینی طور سے داخل ہین۔ توریت کی کتاب استثنا باب ۱۸ سے

وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جسکے کہنے کا مین نے اوسے حکم نہین دیا تو وہ نبی قتل کیا جاوے۔ اگر تو اپنے دل مین کہے کہ مین کیونکر جانون کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین۔ تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہی واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی۔ بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہی" اس مقدس کلام سے تین باتین ثابت ہوئین۔

اوّل یہ کہ جھوٹے نبی کے لئے حکم الٰہی یہ ہی کہ قتل کردیا جائے یعنی جو نبوت کا دعوی کرے اور یہ دعوے اُسکا غلط ثابت ہو تو وہ قتل کردیا جائے۔

دوم جھوٹے نبی کی شناخت یہ ہی کہ اُسکی پیشین گوئی پوری نہو یعنی اگر وہ کسی بات کی خبر دے اور اُسکے مطابق اُسکا ظہور نہو تو جان لو کہ وہ جھوٹا ہی تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ سچے نبی کی کوئی پیشین گوئی جھوٹی نہین ہو سکتی[ف۱] یعنی اللہ تعالیٰ کسی نبی سے کوئی وعدہ کرے یا کسی بات کی خبر دے اُسکا ہونا ضرور ہی یہ نہین ہوسکتا کہ کسی وجہ سے وہ پیشین گوئی ٹلجائے اور اُسکا ظہور نہو کیونکہ اللہ تعالیٰ جھوٹے نبی کی معیار قرار دیچکا کہ اُسکی پیشین گوئی پوری نہو۔ اب اگر سچے نبی کی کوئی پیشین گوئی کسی وجہ سے[ف۲] پوری نہو تو سچے اور جھوٹے مین امتیاز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی معیار غلط ہو جائے۔ قرآن مجید سے بھی ثابت[ف۳] ہوتا ہی کہ خدا تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی نہین کرتا چنانچہ سورۂ ابراہیم مین ارشاد ہی۔ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ۔ یعنی ایسا گمان نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے

ف۱ اور مرزا صاحب نے جو حضرت یونس کی پیشین گوئی کو بڑے زور و شور سے ذکر کرکے لکھا ہی کہ اُنکی پیشین گوئی بلاشرط تھی اور قوم کی گریہ وزاری سے اُس پیشین گوئی کا ظہور نہوا محض غلط ہے اول تو الہامی پیشین گوئی کا ثبوت نہین ہی اگر ہے تو صرف اسقدر ہی کہ عذاب آئیگا وہ آیا مگر جب وہ پورا ایمان لے آئے تو عذاب ہٹ گیا۔ ۱۲

ف۲ اسکی کامل تفصیل اس رسالہ کے تیسرے حصہ مین کیگئی ہی اور متعدد آیتین مع اُنکی تفسیر کے نقل کی گئی ہین جن سے یقینی طور ثابت ہوتا ہی کہ خدا تعالیٰ کے وعدے مین خلاف نہین ہو سکتا اور نہ وعدے مین پوشیدہ شرطین ہو سکتی ہین یہ تحقیق لائق دید ہے ۱۲

ف۳ یہ آیت سورۂ ابراہیم کے ساتوین رکوع مین ہے اور دوسری آیت سورۂ حج کے چھٹے رکوع مین ہے ۱۲ منہ

دوسری جگہ نہایت تاکید سے ارشاد فرماتا ہے کہ لَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ ۔ یعنی اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہین کرتا۔

اب برادران اسلام غور کرین کہ نہایت صفائی سے قرآن مجید اور توریت مقدس اور عقل سلیم سب ایک زبان ہوکر شہادت دے رہے ہین کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مین سچے نہین تھے اور اُن کا دعوے محض غلط تھا۔ اگر سچے ہوتے تو یہ دعوے ضرور پورے ہوتے اب جو کلام الٰہی کی ایسی شہادت بینہ کو نہ مانے اور مرزا صاحب کو سچا جانے اُسے اختیار ہے۔ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ۔

اگر کلام الٰہی پر تمہاری نظر نہین ہے تو دنیا کی حالت کو دیکھو۔ دنیا کے عقلا مین بھی یہ بات مسلم ہے کہ اگر گواہ کے بیان مین ایک بات بھی جھوٹ ثابت ہوجائے تو پھر اُس گواہ کا کوئی بیان لائق اعتبار نہین رہتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے اسقدر دعوے اور الہام غلط ثابت ہوجائین اور اُن کے مسیح اور مہدی ہونیکا دعویٰ غلط نہو۔

جماعت احمدیہ مرزائیہ خدا کے لئے کچھ تو غور کرو۔ کیا اسکا جواب دے سکتے ہو ہرگز نہین غیر ممکن ہے۔ وَلَوْ کَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ ظَہِیْرًا ۔ اسکے بعد دوسری بات بھی آپ سے کہنا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ تحریر سابق سے جسقدر غلط بیانیان مرزا صاحب کی ثابت ہوئی ہین اور جو اُن کی ذاتی حالت خطوط و اشتہارات سے معلوم ہوتی ہے وہ کسی بزرگ اور مقدس شخص کی ہوسکتی ہے؟ مین کہتا ہون کہ آپ کا وجدان آپ کی صداقت آپ کی حق طلبی اگر کچھ ہے تو بے اختیار یہی کہے گی کہ ہرگز نہین ہوسکتی ہرگز نہین ہوسکتی۔

اور اگر خدا کے کسی برگزیدہ بندہ کو ایسا یقینی الہام ہو اور وہ بندہ اپنے ایسے یقین کو اس زور کے ساتھ بیان کرے جیسا مرزا صاحب نے کیا تو وہ الہام کبھی غلط نہین ہوسکتا۔ منکوحہ آسمانی کے متعلق مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کی طرف تو بہت باتین منسوب کی تھین جنکی حالت اوپر بیان کی گئی مگر چونکہ یہ اُن کے خیال مین عظیم الشان

نشان تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی اسکی بشارت سمجھے چنانچہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۳ کے حاشیہ مین لکھتے ہین کہ اس پیشین گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشین گوئی فرمائی ہو کہ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہین کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اسمین کچھ خوبی نہین بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہی جس کی نسبت اس عاجز کی پیشین گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سیہ دل منکرون کو اُن کے شبہات کا جواب دے رہے ہین اور فرمارہے ہین کہ یہ باتین ضرور پوری ہون گی ؀ افسوس مرزا صاحب کے دماغ مین منکوحہ آسمانی کا خیال اسقدر بس گیا کہ اللہ تعالی کی طرف سے تو اُس کی تصدیق سمجھتے ہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک سے بھی اُسکی تائید سمجھنے لگے کسی نے خوب کہا ہے ؎

اسقدر رہتا ہی مجھکو آپکی باتون کا دھیان ✤ جب کوئی بولا صدا کانون مین آئی آپکی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ فرمایا ہو مگر مرزا صاحب یہ سمجھے کہ میری منکوحہ آسمانی کے نکاح مین آنے کی خبر ہے۔

خیر اب اس طرف آپ توجہ کیجئے کہ روایت مین حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت مذکورہ الفاظ آئے ہین جن کو مرزا صاحب نے اپنے منکوحہ آسمانی کی بشارت سمجھی ہی یہان سے دو باتین ثابت ہوتی ہین۔

ایک یہ کہ منکوحہ آسمانی کا نکاح مین آنا جس طرح متواتر الہامات ربانی سے اُنھین معلوم ہوا اور اُسکا یقین اُنھین ایسا ہی تھا جیسے توحید و رسالت کا اونھین یقین تھا

اسی طرح اُسکی تصدیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے اس قول سے اُنکے نزدیک ہو
دوسرے یہ کہ منکوحہ آسمانی اور اُسکی اولاد کی نسبت جو مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا اُس سے
مقصود خاص نکاح تھا یعنی مرزا صاحب کا نکاح محمدی سے ہوگا اور اُسکے بطن سے وہ خاص
بیٹا ہوگا جسکی تعریف کی انتہا نہین ہو اس خصوصیت کا اُن کے کلام سے ظاہر ہونا کئی وجہ سے
ہی. اول یہ کہ یہ نکاح مسیح موعود سے ہوگا اور مسیح موعود اُنکے خیال کے بموجب وہی تھے
اسلئے اس نکاح سے مقصود خاص مرزا صاحب کا نکاح ہو کسی دوسرے کا نہین۔ دوم وہ
کہتے ہین کہ نکاح سے مقصود معمولی نکاح نہین ہو بلکہ وہ خاص نکاح ہو جو مرزا صاحب کا
معجزہ اور نشان ہوگا اور یہ اُسی وقت ہوسکتا ہو کہ محمدی کا نکاح خاص مرزا صاحب سے ہو اور
اگر مرزا صاحب کی اولاد کا یا کسی مرید کا یا کسی مرید کے اولاد کا نکاح محمدی کی اولاد سے
کسی وقت ہوجائے تو یہ مرزا صاحب کا نشان نہین ہوسکتا. ایسے نکاح ہوا کرتے ہین اور
ہوتے رہین گے۔ یہی حالت اولاد کی ہو کہ وہ بھی خاص بیٹا مراد ہو جو مرزا صاحب کے نطفہ سے
ہوگا آخر مین مرزا صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے اپنے خیال مین
یہ بھی ثابت کردیا کہ یہ باتین ضرور ہونگی یعنی محمدی سے میرا نکاح ضرور ہوگا اور اُس سے اولاد
بھی ضرور ہوگی یہان مجھے پہلے تو یہ کہنا ہو کہ حکیم نورالدین صاحب للہ و باللہ فرمائین کہ مرزا
صاحب کے اس بیان سے اُن کا وہ قول مردود ہوگا یا نہین کہ نکاح اور اولاد کی خبر
عام ہے یعنی مرزا صاحب سے نکاح ہو یا اُن کے کسی متعلقین کا محمدی سے یا اُسکی اولاد
سے ہوجائے تو یہ الہامی خبر صحیح ہوجائیگی۔ بھائیو مرزا صاحب نہایت صفائی سے اُس
خبر کو خاص کررہے ہین اور حکیم صاحب الہام کا مطلب صاحب الہام کے خلاف بتارہے
ہین اور ایک وقت حکیم صاحب خود کہہ چکے ہین کہ الہام کا وہی مطلب صحیح ہے جو صاحب
الہام بیان کرے غرضکہ حکیم صاحب کی بناوٹ سے پہلے بھی ہمنے ثابت کردی تھی اور یہان اُنھین کے
قول سے اُنکا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا۔ اس کے بعد یہ کہتا ہون کہ طالبین حق اس بیان کو

ملحوظ نظر رکھکر مرزا صاحب کے اُس بیان کو دیکھین جو حقیقۃ الوحی مین ہو کہ اس نکاح کا ظہور شرط پر موقوف تھا اور جب شرط پوری کردیگئی تو نکاح فسخ ہوگیا یا جس طرح حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی کا ظہور نہین ہوا تھا اسکا بھی نہوا۔ اب خیال کیا جائے کہ مرزا صاحب نے پہلے تو کہا کہ ہمارے اس نکاح کے ظہور مین آنے کی اور اُس سے اولاد ہونیکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور یہ بھی فرمایا ہو کہ اسکا ظہور ضرور ہوگا اسکے بعد یہ کہتے ہین کہ وہ نکاح فسخ ہوگیا یا حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی کی طرح اسکا ظہور نہوا۔ اسکا حاصل یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلط ہوگیا (نعوذ باللہ استغفر اللہ) بھائیو ذرا غور کرو حضرت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام پر کیسا صریح جھوٹ کا الزام لگا رہے ہین اور مخالفین اسلام کو اعتراض کا موقع دے رہے ہین اور پھر اپنے آپکو اُنکا وارث اور ظل بھی کہتے ہین۔

افسوس ہے کہ مرزا صاحب کی ان پیچدار یا معارض باتو نپر لوگ نظر نہین کرتے اور اندھے ہوکر اونھین مان رہے ہین۔

اب مین نہایت استحکام سے کہتا ہون کہ مرزا صاحب کا یہ بیان محض غلط ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے خاص نکاح کی اور اُن کے اولاد کی خبر دی ہو الفاظ حدیث کی شرح آگے بیان کی جائے گی۔

اسوقت مین دو باتین کہنا چاہتا ہون **ایک** یہ کہ مرزا صاحب کا یہ بیان بھی اُن مخصوص بیانات مین سے جہان مرزا صاحب نے خاص اپنا نکاح محمدی سے ہونا نہایت زور سے ظاہر کیا ہے باایہمہ مرزا صاحب کا وہ الہام یا وہ خیال غلط ثابت ہوا؟

دوسرے اُنکا یہ کہنا غلط ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سیہ دل منکرون کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہین اور فرماتے ہین کہ یہ باتین ضرور پوری ہون گی؟ کیونکہ دنیا نے دیکھ لیا کہ کوئی بات پوری نہوئی۔

اب خلیفۃ المسیح صاحب اور اُن کے پیرو فرمائین کہ یہ مرزا صاحب کی عظیم الشان

غلطی ہے یا نہین۔ اگر غلطی ہی تو تسلیم کرین کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے۔ یہ اُن کا دعویٰ
غلط تھا اور یہ بھی کہدین کہ جب مرزا صاحب کے الہامات غلط نکلے اور ایسی عظیم الشان
غلطی ظاہر ہوئی تو سیہ دل کون ٹھہرا۔ جماعت احمدیہ یا اُنکے مقابل جنکی حقانیت عالم پر
روشن ہوگئی **اے جماعت احمدیہ** ذرا انصاف کرو کہ مرزا صاحب کے کلام سے
یہ کیسا صریح الزام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عائد ہوتا ہی کہ حضور نے پیشین گوئی
کی تھی اور غلط ثابت ہوئی۔ معاندین اسلام علانیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
قول کو جھوٹا کہہ سکتے ہین اور جماعت احمدیہ اُسکا کچھ جواب نہین دے سکتی۔ مگر افسوس ہے
اور نہایت افسوس ہی کہ حضرات مرزائی باوجود دعوی اسلام کے کوشش کرتے ہین کہ جس طرح
ہو مرزا صاحب کو الزام سے بچایا جائے اگرچہ اللہ کے رسول پر الزام آئے۔ حدیث
کا جملہ جو مرزا صاحب نے نقل کیا ہو اور کہان سے کہان لے گئے ہین اُسکی مختصر شرح
ملاحظہ ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے جب تشریف لائے تھے تو اُپنر زہد کا غلبہ زیادہ تھا
اسلئے آپنے کوئی سامان دنیا مین عمدگی سے رہنے کا نہین کیا تھا اسی وجہ سے آپنے
نکاح بھی نہین کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حضرت عیسیٰ ع جب دوسری
مرتبہ دنیا مین آئین گے تو نکاح کرینگے کیونکہ شریعت محمدیہ کے پیرو ہونگے اور دوسرا جملہ
جو ارشاد ہوا ہی اُسمین ہماری امر کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ اسوقت کے
بعض کوتہ اندیش اور بعض وہ حضرات جو باوجود کم عقل ہونے کے اپنے تیئن نہایت فہمیدہ
سمجھتے ہین وہ حضرت مسیح کے آسمان پر جانے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے کو محال
سمجھتے ہین اور بعض وقت اعتراض کرتے ہین کہ ضعیفی کی وجہ سے اُنکی بُری حالت ہوگئی
ہوگی۔ اُنکے بال اور ناخن بہت زیادہ ہوگئے ہون گے ایسے نادانون کے لئے اس
حدیث مین اشارہ ہوا کہ انحطاط اور تغیر حالت عالم دنیا کا خاصہ ہے جو اس عالم سے
گذر گیا اور اُس قادر توانا کی عجیب قدرت نے اُسے اُس عالم تک پہونچا دیا جو

اس عالم سے وراء ہے وہان ان تغیرات کا پتہ نہین ہے جو یہان شب و روز دیکھے جاتے ہین۔ حضرت مسیح جس قوت اور جس صفت سے دنیا سے اُٹھائے گئے نزول کے وقت اُسی حالت پر ہونگے یہ نہ سمجھو کہ اسقدر کبر سنی کی وجہ سے اس قابل نہ رہین گے کہ اُنکی بیوی کی اولاد ہو یہ اشارہ ہے یتزوج ویولد لہ۔ مین جس وقت اسکا ظہور ہوگا اسوقت دیکھنے والے دیکھین گے" **اور مرزا صاحب نے جو بے تکے جوڑ گانٹھے ہین وہ علاوہ غلط ہونے کے حدیث کے الفاظ سے اونھین کوئی ربط نہین ہے۔** اہل علم اسے خوب جان سکتے ہین۔

اسوقت مرزا صاحب کا ایک اور الہام یاد آیا اُسکا ذکر بھی مناسب ہے تاکہ مرزا صاحب کے **جھوٹے الہامون کا انبار دیکھکر طالبین حق متنبہ ہون** اور جو حضرات غلطی سے گمراہی مین پھنس گئے ہین وہ سچائی کی راہ اختیار کرین۔

ضمیمہ انجام آتھم[له] کے صفحہ ۵۴ مین مرزا صاحب فرماتے ہین "براہین احمدیہ مین بھی اسوقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اسوقت میرے پر کھولا گیا وہ الہام یہ ہے۔ یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة۔ یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة۔ یا احمد اسکن انت وزوجك الجنة" اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا اُسوقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا پھر دوسری زوجہ کے وقت مین مریم نام رکھا گیا۔ کیونکہ اُسوقت مبارک اولاد دیگئی جسکو حضرت مسیح سے مشابہت ملی۔ تیسری زوجہ جسکا انتظار ہے اسکے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسوقت حمد اور تعریف ہوگی یہ ایک

[له] انجام آتھم وغیرہ چار رسالے ہین جنھین رسائل اربعہ کہتے ہین یہ چارون رسالے ایک ساتھ مطبع ضیاء الاسلام قادیان مین چھپے ہین۔ ۱۲ منہ

چھپی ہوئی پیشگوئی ہے جسکا سر اسوقت خدائیتعالیٰ نے مجھپر کھولدیا"

بھائیو! مرزا صاحب کے الہامات اور پیش گوئیون کو ملاحظہ کرو اور اُنکی حقائق اور اسرار کو دیکھو کہ اپنے خیالات خام کو کس عظمت سے بیان کرتے ہین اور واقعی حالت کیا ہے۔ **ابھی مرزا صاحب کے اشتہار نصرت دین سے معلوم ہولیا ہے کہ پہلی بیوی اشتہاری مطلقہ ہوچکی۔** اور کسی وجہ سے نہین بلکہ اُن کے بیدینی کیوجہ سے۔ جب بیدینی کی وجہ سے پہلی زوجہ سے اشتہاری قطع تعلق ہو گیا تو پہلا الہام غلط ہو گیا۔ کیونکہ اب مرزا صاحب سے اُسکو معیت نہین ہوسکتی نہایت ظاہر ہے کہ رسول جسے بیدین ٹھہراکر علیحدہ کرچکا اور وہ اپنی اُس بیدینی پر برابر قائم رہی پھر وہ جنت مین کیونکر اُس رسول کے ہمراہ رہ سکتی ہے **اس لئے وہ الہام غلط ثابت ہوا۔**

تیسری بیوی جسکے انتظار مین مرزا صاحب اس عالم سے تشریف لے گئے اُسنے تو مرزا صاحب کو ایسا رسوا اور بدنام کیا جس کی انتہا نہین جسکی شرح اوپر ہم کرچکے ہین۔ اور آیندہ بھی کچھ اور لکھی جائے گی۔

حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب اُس منتظرہ بیوی سے محروم رہے اور کسی وقت اُن کے نکاح مین نہ آئی تو اس تیسرے الہام کی غلطی مین کیا شبہ رہا۔ حضرات اب کچھ اور ملاحظہ فرمائین جب مرزا صاحب کے الہامات ختم ہولئے تو مجبور ہو کر حقیقۃ الوحی مین فرماتے ہین کہ وہ **نکاح فسخ** ہو گیا۔ مگر وہ یہ تو فرمائین کہ اس الہام[1] کا کیا جواب ہے جب وہ کسی وقت شرعی بیوی نہین ہوئی۔ اور وہ جو آپ کے عالم خیال مین اُس کا غیر شرعی نکاح ہوا تھا۔

---

[1] یعنی یا احمد اسکن انت الخ۔ ۱۲ منہ

وہ بھی فسخ[۵۱] ہوگیا تو یہ عربی الہام قطعاً غلط نکلا اور معلوم ہوا کہ خدا کی طرف سے نہ تھا اور اُسکی عظمت بڑھانے کے لیئے یہ جو کہا کہ یہ ایک چھپی پیشگوئی ہے جسکا سر اسوقت خدا تعالی نے مجھپر کھولا محض غلط ثابت ہوا غرضکہ کئی الہامون کا جھوٹا ہونا اسوقت ظاہر ہوگیا۔ اور ایک الہام اور ہے انھین مین شامل کرلیجئے وہ یہ ہے کہ تیسری بیوی کے وقت مین حمد و تعریف کا ہونا بیان کرتے ہین جب وہ تیسری بیوی ہی اُنکے آغوش مین نہ آئی تو تعریف کیا ہوتی بلکہ ہر طرف سے بدنامی کا غل ہے جسکے کان ہین وہ سُن رہا ہے۔

دوسری بیوی کی حالت مجھے نہین معلوم اسلیئے اُس کی نسبت زیادہ نہین کہسکتا اسقدر کہنا کافی ہے کہ دو جھوٹون کے درمیان مین ہے۔ اب مین پہلے حصہ کو ختم کرتا ہون اور دوسرا حصہ شروع کرتا ہون جس سے اُنکی زبان سے اُنکے بار بار اقرار سے یہ ثابت ہوجائیگا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مین کاذب ہین اس حصہ مین مرزا صاحب کے علم خصوصاً تفسیر دانی اور تاریخ دانی کی حالت بھی معلوم ہوجائیگی اور اہل حق ذی علم جان لین گے کہ جس علم مین مرزا صاحب نے تمام عمر صرف کی اُسمین بھی اُنھون نے ایسی غلطیان کین حیرت ہوتی ہے۔ واللہ الموفق المعین و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؁

۵۱ قابل دریافت یہ امر ہے کہ نکاح کا فسخ محمدی بیگم کے نکاح سے پہلے ہوا یا بعد مین اگر سلطان بیگ سے نکاح ہونے کے قبل ہی مرزا صاحب کا آسمانی نکاح فسخ ہوگیا تھا تو مرزا صاحب اُس فسخ شدہ نکاح اور دوسرے کی بیوی پر اسقدر زور کیون لگارہے تھے اور اگر مرزا صاحب کا آسمانی نکاح مرزا سلطان محمد کے نکاح کے بعد فسخ ہوا تو اللہ تعالی نے مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی دوسرے کو کیون دلوادی اور باوجود اس وعدہ کے کہ ہم پھر اُسکو تمھاری طرف لوٹا دین گے کیون نہ لوٹایا اور نعوذ باللہ بالآخر نہ لوٹا سکا اور مجبور رہا۔ قادیانی نبی کی بیوی کا نکاح فسخ ہی کرنا پڑا اور اس کا کچھ خیال نہ فرمایا کہ اس فسخ مین شیخ چلی کا بنا بنایا گھر ہی نہین بگڑتا بلکہ نبی روسیاہ ہوگا ذلیل ہوگا مخالفین اسلام کا پلہ بھی بھاری ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ بھائیو خدا سے ڈرو اور کچھ تو سمجھو۔ مرزا صاحب کے مقابلہ مین ایک عالم کو غلطی پر قرار دو مگر ایک لحظہ کے لئے یہ بھی تو سمجھو کہ مرزا صاحب سے بھی غلطی ہوسکتی ہے یا نہین اگر تاویل کرو تو معنون پر قیاس فرماؤ ورنہ اس سے زیادہ جھوٹ پر کیا دلیل ہوسکتی ہے۔ ۱۲۰ مرتضی حسن عفا عنہ

تتمہ حصہ اوّل فیصلہ آسمانی

صرف اسکے دیکھنے سے مرزا صاحب کے کذب کا فیصلہ ہو جاتا ہے اگر خوف خدا ہو۔

اس حصہ مین نہایت شایستہ طور سے قطعی اور یقینی فیصلہ کر دیا ہی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوے مین جھوٹے تھے اسمین کسی طرح کا شک و شبہ نہین ہو سکتا۔ مرزا صاحب کی نکاح والی پیشین گوئی بالیقین غلط ہوئی۔ اور مرزا صاحب کے بیان کے بموجب خدا تعالےٰ کا وہ حتمی وعدہ جسکے ظہور مین آنیکا یقین اُس مقدس ذات نے برسون دلایا اور الہام کے ذریعہ سے ہر طرح کے شبہات دور کر دیئے۔ باایں ہمہ وہ وعدہ الٰہی پورا نہوا۔ اسکا نتیجہ ضروریہ ہی کہ اگر مرزا صاحب کو سچا مسلمان اور شریعت محمدیہ کا ماننے والا تسلیم کیا جائے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے ہین تو یہ ماننا ہوگا کہ شریعت محمدیہ مین مسلمانون کے لئے جو وعدے قرآن مجید مین اور صحیح حدیث مین بیان ہوئے ہین وہ ہرگز قابل اعتبار نہین ہین کیونکہ جسقدر وثوق مرزا صاحب نے اس نکاح کے وعدہ کا بیان کیا ہی اُس سے زیادہ وثوق اور کسی وعدہ کا نہین ہے اسلئے تمام وعدونکی حالت یکسان ہے اُن مین جب ایک نہایت پختہ وعدہ جھوٹا نکلا تو کوئی وجہ نہین ہو سکتی کہ دوسرے وعدون پر اعتبار کیا جائے۔ اسلئے تمام شریعت محمدیہ بیکار ہوگئی (نعوذ باللہ نعوذ باللہ) کوئی مسلمان اس قول کو اور اسکے کہنے والے کو سچا نہین مان سکتا بلکہ قطعاً اور یقیناً اُسے جھوٹا کہیگا اور ضرور اُسکے دل مین یہ خیال ہوگا کہ ایسا کہنے والا در پردہ دہریہ ہے جو اسلامی لباس مین اپنے آپ کو پوشیدہ رکھکر مذہب کو بیکار ثابت کرنا چاہتا ہے اور لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہی مگر چونکہ اوسے قبل از وقت اس راز کے فاش ہو جانیکا خیال ہے

اسلئے اُسکے غلط ہونے کے بعد اس قسم کی باتین بناتا ہی جس سے کم فہم فریب خوردون پر راز فاش نہو اور اس جھوٹے کو سچا سمجھتے رہین۔ مرزا صاحب نے ایسا ہی کیا ہی۔

مگر الحمدللہ جتنی غلط باتین اس جھوٹی پیشین گوئی کے سچا کرنے مین اُنھون نے بنائی تھین اُن کا غلط ہونا آفتاب کی طرح روشن کرکے دیکھا دیا گیا اور صرف اونھین کی باتون کو نہین بلکہ اُن کے خلیفہ کی باتون کا غلط ہونا بھی متعدد طریقون سے روشن کر دیا۔ پہلی مرتبہ یہ رسالہ ۱۳۳۰ھ مین مطبع قیومی کانپور مین پھر دوسری مرتبہ اسٹیم پریس امرتسر مین چھپا ہے۔ اب پانچوین برس تیسری مرتبہ چھپ رہا ہے مگر ابتک کسی مرزائی کی مجال نہین ہوئی کہ اُسکے جواب مین قلم اوٹھا سکے اور ہم نہایت زور سے کہتے ہین کہ کسی مرزائی کی مجال نہین کہ ہمارے اعتراضات کا جواب دے سکے اور مرزا صاحب کو سچا ثابت کر سکے۔ گم گشتگان راہ کی خیر خواہی نے اسپر آمادہ کیا کہ اس تتمہ مین مرزا صاحب کی اور اُن کے خلیفہ اول کی اُن غلط باتون کی پردہ کشائی دوسرے طریقے سے کیجائے اور بہ تفصیل اُنکے غلط ہونے کو بیان کیا جائے اور جس طرح پہلے حصہ کے صـــ تک ۲۳ جھوٹ مرزا صاحب کے دیکھائے گئے ہین اس تتمہ مین کچھ اور بھی دکھائے ہین خدا کے لئے انصاف وغور سے ملاحظہ کیجئے۔ مذکورہ پیشین گوئی جب غلط ہوگئی۔ اور اُس مطلوبہ لڑکی کا انتظار حد سے زیادہ کر چکے اور مایوسی کی نوبت پہونچی تو قلبی صدمہ کے علاوہ اعتراضون کی بوچھار کا اونھین بڑا خوف ہوا۔ اسلئے وہ اپنے آخر وقت کی تصنیف تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳ مین لکھتے ہین۔ "یہ امر کہ الہام مین یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھایا گیا ہی یہ درست ہی مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھایا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اُسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علٰی عقبک۔ پس جب ان لوگون نے اس شرط کو پورا کردیا تو نکاح فسخ ہوگیا

یا تاخیر مین پڑ گیا"

طالبین حق ملاحظہ کرین۔ منکوحہ آسمانی کے نکاح مین آپنکا کسقدر زور و شور برسون رہا اور کسقدر وثوق اور یقین اُسپر ظاہر کیا گیا جس کا ذکر اس حصہ مین کیا گیا ہے خصوصًا صاف دیکھا جائے۔ مگر آخر مین یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا افسوس اور سخت افسوس اسپر ہے کہ بعض لکھے پڑھے بھی ایسی بدیہی بناوٹ کو جواب مان رہے ہین اور ذرا بھی غور نہین کرتے اور خدا سے نہین ڈرتے۔ اب اس بناوٹ کی تشریح ملاحظہ ہو یہ جواب کئی وجہ سے غلط ہے **اول** اس صریح بناوٹ کو دیکھا جائے اسکا اقرار کرتے ہین کہ اُس عورت کا نکاح میرے ساتھ پڑھایا گیا یعنی مین نے خود نہین پڑھ لیا بلکہ پڑھایا گیا اور ایجاب و قبول کرایا گیا اب وہان نکاح پڑھانے والا اللہ تعالےٰ کے سوا تو اور کوئی نہین ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب فرشتون کو تو کوئی مستقل چیز نہین مانتے بلکہ ستارون کی روح کو فرشتہ کہتے ہین (توضیح مرام) جس طرح اور بعض بیدین کہتے ہین۔ اب اسکو ملاحظہ کیا جائے کہ وہ مالک الملک خود ایجاب و قبول کرائے اور نکاح پڑھائے۔ مگر اُسکے ظہور کے لئے ایسی شرط لگائی جسکے پائے جانے سے اُس نکاح کا ظہور نہو۔ اب مین دریافت کرتا ہون کہ نکاح پڑھانے کے وقت اُس علام الغیوب کو اس شرط کے پورا ہو جانیکا علم تھا یا نہ تھا اگر علم تھا تو اب اسپر غور کیا جائے کہ اُس مالک الملک غیور و متین نے خود وہ کام کیا جس کو وہ جانتا تھا کہ یہ فعل عبث ہے اسکا ظہور ہرگز نہین ہو گا۔ پھر اُس نے یہ لغو و عبث کام کیون کیا (نعوذ باللہ) یہ سوال مرزا صاحب کے قبر پر کیا جائے یا اُن کے خلیفہ سے۔

بھائیو یہ کیسا الزام خدائے قدوس پر مرزا صاحب لگاتے ہین (استغفر اللہ) اور اگر اللہ تعالیٰ کو اُسوقت اسکا علم نہ تھا کہ یہ شرط پوری ہو گی اور میرا نکاح پڑھانا عبث اور بیکار ٹھہر یگا تو ایسے بے علم اور نادان کو مرزائیون کے سوا کوئی خدا نہین مان سکتا۔

غرضکہ مرزا صاحب کے اس کلام سے خدا کی خدائی ہر طرح باطل ہوتی ہے کیونکہ وہ

جامع صفات کما لیہ نہین رہتا بلکہ بعض باتون مین انسان سے بھی ناقص اور کم مرتبہ قرار پاتا ہی (خدا کی پناہ)

دوم یہ تو بتائیے کہ یہ آسمانی نکاح محمدی کے دنیاوی نکاح سے پہلے ہوا تھا یا بعد ہوا۔ اگر پہلے ہوا تھا تو مرزا صاحب کی وہ معظمہ و مکرمہ بیوی جسکا نکاح آسمان پر خود اُس قادر مطلق نے پڑھایا اور الہام مین صاف کہدیا **زوّجناکہا** یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہم نے تیرا یعنی مرزا کا نکاح اُس سے کردیا اور اپنے قادیانی رسول کی بیوی بنادیا۔ وہ بیوی مرزا صاحب کے آغوش مین ایک وقت بھی نہ آئی۔ تمام عمر دوسرا ہی شخص اوس پر متصرف رہا بڑی عبرت اور شرمناک بات ہی۔ اُس رسول اور اُسکے پیرون کے لئیے جو اسکے صداقت کے مدعی ہین۔ اور اگر دنیاوی نکاح کے بعد وہ آسمانی نکاح ہوا تو اللہ تعالی کا ایک فعل عبث ہوا وہ اُس کے انجام سے بے خبر تھا (نعوذ باللہ)

سوم جس عربی جملہ کو شرط کہا جاتا ہے اسمین خاص خطاب ایک عورت سے ہی اور **انجام آتھم** اور **حقیقۃ الوحی** مین مرزا صاحب اسکی تصریح بھی کرتے ہین اور مذکورہ دونون کتابون سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ مرزا صاحب کے مطلوبہ کی نانی ہے چونکہ وہ سخت مخالف تھی اسلیئے مرزا صاحب اُس کی نسبت یہ الہام بیان کرتے ہین غرضکہ توبہ کرنے کا حکم اُسکے نانی کے لیئے بیان کیا ہے کسی دوسرے کے لئے نہین چونکہ اُس نے کسیوقت توبہ نہین کی اس لئے مسلمانون کے مغالطہ دینے کو اس خاص خطاب کو عام قرار دیکر اس طرح بیان کرتے ہین کہ جب اُن لوگون نے اس شرط کو پورا کردیا الخ اے جناب کن لوگون نے شرط کو پورا کردیا کسیکا نام تو بتائیے۔ مخاطب تو وہ خاص عورت ہے یعنی محمدی کی نانی اور اگر آپ زبردستی اوسے عام کرتے ہین تو خاص اوسی کے عزیز و قریب مراد ہوسکتے ہین مگر نہ وہ خاص عورت ایمان لائی اور نہ اُسکے خاص اعزہ ایمان لائے اور اگر کوئی لایا ہو تو اُسکا نام اور پتہ اور رشتہ بیان کرو جھوٹی باتین نہ بناؤ۔

غرضکہ یہ کہنا کہ اُن لوگون نے شرط کو پورا کردیا محض غلط ہی جب اس جملہ شرطیہ مین خاص اُس عورت سے خطاب ہی اسلئے سب سے اول اُسکا ایمان لانا چاہیے اُس کے بعد اُسکے وہ اعزہ جو اس نکاح کے مخالف تھے جب ان مین سے کوئی ایمان نہین لایا تو پھر شرط کے پورا ہونے کے کیا معنے۔

پچہارم اگر مان لیا جاے کہ اس شرط کو مخاطبین نے پورا کردیا اور نہایت نیک کام کیا تو دنیا مین تمام اہل علم کے نزدیک شرط کے پورا کرنے اور پورا ہوجانے کا مقتضایہ ہی کہ مشروط پایا جاے۔ اسلئے ضرور ہوا کہ جب نکاح کے لئے اُن کی توبہ شرط تھی اور نکاح ہونا اُسپر مشروط تھا تو جب وہ توبہ کرین تو نکاح کا ظہور ضرور ہی۔ اب اسکے خلاف مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ جب لوگون نے شرط کو پورا کردیا تو نکاح فسخ ہوگیا بالضرور غلط ہی بلکہ جسوقت اُنھون نے شرط کو پورا کیا تھا اُسیوقت نکاح کا ظہور ہونا چاہیے تھا۔ اِذَا وُجِدَ الشَّرْطُ وُجِدَ الْمَشْرُوْطُ۔ نہایت سچا مقولہ ہے۔

پنجم منکوحہ آسمانی کی نسبت دو قسم کی پیش گوئیان ہین ایک یہ کہ منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح مین آئیگی۔ اور ضرور آئیگی اسکے لئے کوئی شرط اور قید مرزا صاحب نے اس سے پہلے کسی وقت بیان نہین کی اور بالفرض اگر کوئی شرط بیان بھی کی ہو تو مرزا صاحب کا الہام تو یہ کہہ رہا کہ انجام کار احمد بیگ کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین ضرور آئیگی اور جو امور روکنے والے ہین وہ سب[۵۲] دور ہون گے اسلئے اگر کوئی شرط اس نکاح کی روکنے والی ہی تو وہ بھی

---

[۵۱] ان پیشین گوئیون کے الفاظ فیصلہ کے اس حصہ مین بھی لکھے گئے ہین صــــ ملاحظہ ہو اور تیسرے حصہ مین بھی الفاظ منقولہ نہایت صفائی سے بتارہے ہین کہ منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح مین ضرور آئیگی اور جتنے موانع ہین وہ سب دور ہون گے۔ انجام کار اُسکا نکاح مین آنا ضرور ہے کسیوجہ سے وہ نکاح فسخ نہین ہوسکتا اب اُسکے نکاح کو فسخ بتانا ان الہامیہ اقوال کو غلط بتارہا ہی۔ ۱۲

[۵۲] یہ الہامی قول ازالۃ الاوہام سے اس حصہ مین نقل کیا گیا ہے صــــ ملاحظہ ہو ۱۲

دور ہوگی۔ دوسری پیشین گوئی یہ کہ احمد بیگ اور اُس کا داماد یعنی اُسی لڑکی کا باپ تین برس اور اُسکا شوہر اڑھائی برس کے اندر مرجائین گے یہ پیشین گوئی پہلے تو بلاقید مشتہر ہوئی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار اور اُسکا تتمہ ملاحظہ ہو اُسکے بعد وہ جملہ بڑھایا گیا (انجام آتھم کا صـ۲۱۳ـ ملاحظہ کیا جائے) اور (حقیقۃ الوحی صـ۱۸۷ـ) اور انجام آتھم صـ۲۱ـ وغیرہ مین مرزا صاحب مذکورہ جملہ کو احمد بیگ کے داماد کی نسبت بیان کرتے ہین مگر تتمہ حقیقۃ الوحی کے آخر مین مجبور ہوکر منکوحہ آسمانی کی نسبت بھی کہدیا مگر یہ کہنا ایسا ہی غلط اور بے جوڑ ہے جیسے کوئی روز روشن کو شب تاریک کہدے اور غلط ہونے کے وجوہ یہ ہین (۱) منکوحہ آسمانی کے متعلق مرزا صاحب نے علٰحدہ الہام بیان کئے ہین اُن مین یہ قید نہین ہے (انجام آتھم کے صـ۶۰ـ سے لیکر صـ۶۲ـ تک) اونھون نے اپنے الہامات کا ذخیرہ دکھایا ہے ان مین الہام کے عربی الفاظ مع اردو ترجمہ کے یہ ہین۔

كذبوا بآياتي وكانوا بها يستهزؤن فسيكفيكهم الله ويردها اليك امر من لدنا انا كنا فاعلين زوجناكها الحق من ربك فلا تكونن من الممترين لا تبديل لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد انا رادوها اليك توجهت لفصل الخطاب انا رادوها (صـ۶۰ـ۶۱ـ انجام آتھم)	انھون نے میری نشانیون کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا سو خدا اون کو تیری طرف سے کفایت کرے گا (۱) اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائیگا۔ (۲) یہ امر واپس لانا ہماری طرف سے ہی (۳) اور ہم ہی اسکے کرنے والے ہین۔ (۴) واپسی کے بعد ہمنے نکاح کردیا (۵) تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو شک کرنیوالونین سے مت ہو (۶) خدا کی باتین بدلا نہین کرتین تیرا رب جس بات کو چاہتا ہو وہ بالضرور اُسکو کردیتا ہو کوئی نہین جو اُسے روک سکے (۷) ہم اُسکو واپس لانیوالے ہین (۸) آج تیرے فیصلہ کرنیکو متوجہ ہوا ہم اُسکو تیری طرف واپس لائین گے۔ یہ اردو ترجمہ

اور عربی الہامات مرزا صاحب کے ہین ان مین بلا شرط اور بغیر کسی قید کے منکوحہ آسمانی کا نکاح مین آنا بیان ہوا ہی اور اُسکے وقوع مین آنے کو اس زور سے بیان کیا ہی اور یقین دلایا ہی کہ اُس سے زیادہ یقین دلانے کا کوئی طریقہ نہین ہو سکتا ہی۔ مینے آٹھ جملون پر ہندسہ دیا ہی انھین غور سے ملاحظہ کیا جائے کہ کسقدر تاکیدات[ل] سے اور مختلف عنوان سے اسپر اعتماد دلایا ہی کہ منکوحہ آسمانی تیرے نکاح مین آئیگی اسکی کچھ تشریح بھی سُنئے بقول مرزا صاحب تین مرتبہ تو خدا تعالی نے یہ خبر دی کہ ہم اسے واپس لائینگے اور چوتھی مرتبہ کہا کہ واپسی کے بعد ہم نے نکاح کر دیا اس جملے کو ماضی کے صیغہ سے فرمایا تاکہ اُسکا ہونا یقینی معلوم ہو پھر اسی پر بس نہین کی بلکہ زیادہ اطمینان کے لئے کہا گیا کہ یہ سچا وعدہ تیرے پروردگار کی طرف سے ہے اس مین شک نکر ایسے سخت وعدون کے ساتھ نسخ و فسخ کا احتمال تو کسی ایماندار کو نہین ہو سکتا اور اگر کسی کو احتمال ہو تو پانچوین

ل اہل علم غور کرین کہ اس ایک الہام مین (۱) تین مرتبہ تو اللہ تعالی نے اُسے واپس لانیکا وعدہ کیا (۲) اور تین جگہ اسی مطلب کی تاکید لفظ اِنَّ سے اور ایک جگہ نون تاکید سے کی گئی ہی یہ چھ تاکیدین ہوئین (**ساتوین**) اُس وعدے کے عظمت اور وثوق کے لئے کہا گیا کہ ہم کرنیوالے ہین کوئی دوسرا نہین ہی جسمین کچھ تردد ہوسکے **آٹھوین** نہایت توثیق کے لئے یہ کہدیا کہ ہم نے اُسکا نکاح کر دیا یعنی اُسکا ہو جانا ایسا یقینی ہی کہ جیسا گذشتہ چیز کا گذر جانا **نوین** اسکے بعد اس طرح تاکید کی کہ یہ نکاح کر دینا یا اُسکا لوٹ کر آنا تیرے پروردگار کیطرف سے سچ ہی اسمین شبہہ نہین ہو سکتا۔ **دسوین** تاکید سے کہا کہ اس پیشین گوئی کے پورا ہونے مین شک نکرنا۔ ان دس تاکیدون کے سوا دو جملے ایسے ہین جو ہزار تاکیدون سے زیادہ ہین **ایک** یہ کہ خدا کی باتین بدلا نہین کرتین۔ **دوسرا** یہ کہ کوئی نہین جو اُسے رد کر سکے اب دیکھا جائے کہ اُسکے وقوع مین آنے کے لئے اتنی تاکیدین ہین اور بالخصوص آخر کے دو جملے نہایت پکار پکار کر کہہ رہے ہین کہ اس پیشین گوئی مین نسخ و فسخ ہرگز نہین ہو سکتا اگر کسی سبب سے وہ ملتوی ہو سکتا تھا تو خدا تعالی کے علم مین یہ ضرور ہوگا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کرینگے اور اس نکاح کا ظہور نہوگا اور جب اُسکے علم مین یہ تھا کہ فلان شرط کیوجہ سے اُسکا ظہور نہوگا تو اُسکی طرف سے بتاکید بار بار یہ الہام ہرگز نہوتا کہ اللہ اُسے تیری طرف ضرور لائیگا۔ اور الہام مین یہ جملہ بھی کسی طرح نہین ہو سکتا تھا کہ "واپسی کے بعد ہم نے نکاح کر دیا تو اسمین شک مت کر"

اور چھٹے جملہ نے یقینی طور سے اوٹھا دیا کیونکہ اُن کا صحیح مطلب یہ ہی کہ اس عورت کو ہم تیرے پاس واپس لائینگے یہ کسی طرح بدل نہین سکتا اور کسی کی قوت اور کسی کی عاجزی اور گریہ وزاری اُسے روک نہین سکتی وہ ضرور تیرے نکاح مین آئیگی مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ٥ اسکے بعد یہ کہدینا کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا کسقدر اُن کی بناوٹ اور اُن کے کذب کو ثابت کرتا ہی اور اُن کے تمام الہامات اور وحی کو بیکار بتاتا ہے۔

بھائیو۔ اگر اسپر بھی مرزا صاحب کو کاذب نمانا جائے تو خدا یتعالے و تقدس پر نعوذ باللہ کیسے سخت کذب کا دھبہ آتا ہی یعنی اوّل تو بغیر تاکید کے یوہین وعدہ کرنا اور اُسے پورا نکرنا کس قدر اُسکی شان کے نازیبا اور نقص ہے پھر اُسپر اس تاکید اور اصرار کے بعد اُسکے خلاف کرنا تو ایسا ہی کہ کوئی بھلا آدمی بھی اُسکے خلاف نہین کرتا۔ اور اُس قادر قدوس کی تو بہت بڑی شان ہی۔ افسوس ہی کہ مرزا صاحب نے خدا یتعالی کی شان اور عظمت کو انسان سے بھی کم سمجھ لیا اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ پر ذرا بھی خیال نکیا۔

بھائیو۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ٥ نص قطعی ہے یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ بلا شبہ اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا اسلئے یقین کرلو کہ اگر مذکورہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا تو وہ کسی طرح نسخ و فسخ نہین ہو سکتا تھا وہ ضرور ہو کر رہتا اور اگر حکیم صاحب یا اور کوئی خدائے قدوس کو جھوٹا مان کر مرزا صاحب کو سچا کرنا چاہین تو غیر ممکن ہی جو خدا کسی وقت بھی جھوٹ بولے تو اُسکے رسول اور اُسکی باتین کسی طرح لائق اعتبار نہین ہو سکتین اور تمام کارخانہ رسالت و نبوت سب درہم برہم ہو جاتا ہے اور اگر کسی کو دعویٰ ہو تو ثابت کرے۔ اے عزیزو اسپر غور کرو کہ مرزا صاحب کے اس ایک قول سے کتنے الزامات خدائے قدوس پر وارد ہوئے۔ اور اُسکے رسول کی باتین لائق اعتبار نہ رہین تمام شریعت الٰہی درہم و برہم ہوگئی۔ اب غضب ہی کہ ایسے شخص کی نبوت ثابت کیجاتی ہی اور اُسکا ثبوت

قرآن مجید سے دیا جاتا ہی اور قرآن مجید مین صریح تحریف کرکے عوام کو بہکایا جاتا ہی اور قرآن مجید کا وہ محرف ترجمہ شائع ہو رہا ہی مسلمانون کو اُس سے احتراز کرنا نہایت ضرور ہی۔

ششم جس جملہ الہامی کو مرزا صاحب ظہور نکاح کے لئے شرط کہتے ہین اور اُس کا مخاطب منکوحہ آسمانی کی نانی کو بتاتے ہین (حقیقۃ الوحی ص۱۸۵ ملاحظہ ہو) اور اُسکا ترجمہ اس طرح بیان کرتے ہین۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ تیری لڑکی اور تیری لڑکی کی لڑکی پر ایک بلا آنیوالی ہی۔ اب مین اہل علم سے کہتا ہون وہ ملاحظہ کرین کہ مذکورہ بالا جملہ جسے مرزا صاحب شرط کہہ رہے ہین نہ بلحاظ لفظ کے شرط ہو سکتا ہی نہ بلحاظ معنے کے اسکی تشریح کے لئے اوّل یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اس جملہ مین کوئی حرف شرط نہین ہے جسکی وجہ سے اُسے جملہ شرطیہ کہا جائے اور نہ کوئی ایسا قرینہ ہی کہ اُسکے معنی سے شرط نکالی جائے اور اگر زبردستی اُس جملہ کو شرط کہا جائیگا۔ تو یہ جملہ نہایت صفائی سے مرزا صاحب کو جھوٹا ٹھہرائے گا کیونکہ اس مین اُس لڑکی کی نانی سے خطاب کیا گیا ہی اور وہ توبہ کے لئے اس لئے خاص کی گئی ہی کہ وہی بانی فساد اور سخت مخالف تھی اور انکار نکاح کی بانی تھی اور مرزا صاحب کو بُرا سمجھتی تھی اسلئے اُس سے توبہ کے لئے کہا گیا اور ڈرایا گیا کہ اگر توبہ نہ کریگی تو اُسکی لڑکی پر اور اُسکے نواسی پر بلا آئے گی۔ اب مرزا صاحب کہتے ہین کہ اُسنے اور اُسکے گروہ نے توبہ کی اسکا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ قصور معاف ہوا اور بلا دور ہو۔ مگر مرزا صاحب اُسکا نتیجہ یہ بتلاتے ہین کہ آسمانی نکاح فسخ ہو گیا اِسکو توبہ کا نتیجہ کہنا اُسیوقت ہو سکتا ہے کہ اُسکے نکاح کا ظہور اُسکے لئے اور اعزہ کے لئے سخت بلا اور آفت جان مان لیا جائے اگر ایسا ہی تو اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرزا صاحب اقرار کرتے ہین کہ مین ایسا شخص ہون کہ اس لڑکی کا میرے نکاح مین آنا اور اُس نکاح کا ظاہر ہونا بڑی بلا تھی اور اس توبہ کی وجہ سے وہ لوگ بلا سے بچ گئے مگر اُس سے پہلے دہم جولائی کے اشتہار[۱] مین مشتہر کر چکے ہین کہ اس نکاح سے ہر قسم کی برکتین نازل ہونگی۔

---

[۱] اس اشتہار کی نقل اصل رسالہ مین کی گئی ہے۔

اور اس وعدے کو الہامی بتایا ہے۔

الغرض یہ جواب اُس مشتہر الہام کے مخالف ہے اسلیئے حضرات مرزائیون کو اسے غلط ماننا ضرور ہے۔ مرزا صاحب کا یہ جواب ظاہر کرتا ہے کہ مرزا صاحب حرمان ویاس کے صدمہ سے بدحواس ہو گئے ہین پھر ایک صدمہ نہین بلکہ عظیم الشان دو صدمے۔ اوّل تو برسون کے انتظار کے بعد بھی دلی مقصود تک رسائی نہوئی۔ دوسرے یہ کہ مخلوق مین بڑی بھاری رسوائی ہوئی۔ اسمین بدحواس ہو جانا کوئی عجب کی بات نہین ہے اگر حواس درست ہوتے تو توبہ کی وجہ سے نکاح کا فسخ ہونا بیان نکرتے اور پھر وہ نکاح جسے خدا نے پڑھایا ہو اور خدا کا وہ وعدہ تاکیدی جسکی نسبت خاص طور سے الہام ہوا کہ خدا کی باتین بدلا نہین کرتین۔

ہفتم اسکے علاوہ جس جملے کو مرزا صاحب ظہور نکاح کی شرط بیان کرتے ہین اُسکا شان نزول اُنھون نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۱۳ و صفحہ ۲۱۴ مین بیان کیا ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ عورت سخت منکر اور مخالف تھی اسلیئے اُسے تہدید کی گئی اور توبہ کا حکم کیا گیا اس سے ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ ظہور نکاح کے لئے کوئی شرط ہے اور اگر اُنکی خاطر سے اسکو شرط بھی مان لیا جائے تو یہ کہنا کہ اُسنے یا اُسکے گروہ نے شرط کو پورا کیا محض غلط ہے کیونکہ اُس کا توبہ کرنا یہ تھا کہ جس گناہ کی وجہ سے اُسے اسقدر تنبیہ ہوئی اُس سے وہ توبہ کرتی (یعنی مرزا صاحب کے انکار سے) اور اوُنھین سچا مسیح موعود مانتی مگر یہ ہرگز نہین ہوا اور کسی عزیز کے مرجانے سے رونا دھونا توبہ نہین ہو سکتا بلکہ اُس گناہ سے باز آنا اور اُسپر نادم ہونا توبہ ہے جسکی وجہ سے تنبیہ کی گئی تھی۔ جس طرح حضرت **یونس علیہ السّلام** کی قوم نے کیا تھا کہ عذاب دیکھکر حضرت **یونس علیہ السّلام** پر ایمان لے آئی تھی اور اونھین تلاش کرتی تھی مگر وہ چلے گئے تھے جب وہ نہ ملے تو وہ سب یہانتک کہ بادشاہ بھی اپنے توبہ کے اظہار کے لئے ٹاٹ پہنکر میدان مین جاکر اپنے سابق انکار پر بہت روئے اور اللہ سے عاجزی وزاری کرکے اس گناہ کی معافی چاہی اُسوقت اُنکے

اختیار مین اسیقدر تھا اسلیئے اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا اور عذاب کو ہٹا لیا حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا ایمان لانا قرآن شریف سے ظاہر ہے سورہ یونس مین ہے لَمَّا اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ الخ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب یونس عٔ کی قوم ایمان لے آئی تو ہم نے اُسپر سے ذلت کے عذاب کو ہٹا دیا۔

یہان جو منکر تھے اور جسکے لیئے توبہ کا حکم ہوا وہ مرزا صاحب پر ہرگز ایمان نہین لائے وہ بدستور سابق منکر رہی بلکہ اُس کے خاص عزیزون مین سے بھی کوئی اُن کے پاس تک نہین گیا کسی نے اُن کی حقانیت کا اقرار نہین کیا پھر یہ کہنا کہ انھون نے توبہ کی کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

الحاصل منکوحہ آسمانی کے نکاح کو کسی شرط پر موقوف بتانا اور پھر اُس شرط کا پورا ہونا اور اُسکے پورا ہونے سے نکاح کا فسخ ہو جانا یہ تینون باتین غلط ہین اور عقل کے بالکل خلاف اُن کے الہامات اُنھین غلط بتا رہے ہین۔

ہشتم مذکورہ جواب کی غلطی کی آٹھوین وجہ یہ ہے کہ اِس جواب مین مرزا صاحب متردد ہین اور فرماتے ہین کہ نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر مین پڑ گیا۔ اسکی وجہ کچھ سمجھ مین نہین آتی کیونکہ نکاح آسمان پر ہوا اور دنیا مین اُسکے ظہور کے لئے نہایت تاکیدی الہامات ہوئے اب اُسکے فسخ کی اطلاع بھی آسمان سے ہونا چاہئے مگر مرزا صاحب اس اطلاع مین تردد بیان کر رہے ہین یعنی فسخ ہوگیا یا تاخیر مین پڑ گیا۔ اب حضرات مرزائی فرمائین کہ آسمانی اطلاع جس علام الغیوب کی طرف سے آتی ہے اُسے بھی کسیوقت گذشتہ یا آئندہ کے واقعات مین تردد اور شک ہو سکتا ہے جسے مرزا صاحب ظاہر کر رہے ہین اور اگر وہ قدوس واقعی علام الغیوب ہے کوئی بات اُسپر پوشیدہ نہین رہ سکتی تو یہ تردید کیسی۔ اور اگر مرزا صاحب کا اجتہاد اور خیال ہے تو اس مقام پر کسی طرح لائق اعتبار نہین ہو سکتا کیونکہ جسکی طرف سے نکاح ہوا ہی اور جس نے نکاح کیا ہی اُسیکے ہاتھ مین اُسکا فسخ کرنا ہی

وہاں کسی کے اجتہاد کو دخل نہین ہو۔ الغرض یہ تردید تو خدا کی طرف سے نہین ہوسکتی مرزا صاحب کا قول ہے وہ چاہتے ہین کہ پہلی پیشین گوئیان بھی غلط نہون اور آیندہ کے لئے موقع رہے کیونکہ اُمید موہوم اُنھین ہوگی کہ اگر اُس کا خاوند مرے اور شاید نکاح مین آجاوے تو اُسوقت کے لئے دوسرا جملہ فرمادیا مگر میری سمجھ مین نہین آتا کہ اس تار پود سے کیا نفع ہوا کیا اس کہدینے سے کہ نکاح فسخ ہوگیا وہ الہامات جو اس حصہ مین نقل کئے گئے ہین اور جنکا کذب ظاہر کیا گیا ہو سچے ہوجائینگے؟ وہ یقین جو مرزا صاحب نے بڑے شد و مد سے بارہا اپنے نکاح کے ہونے پر ظاہر کیا ہے وہ صفحہ ہستی سے مٹجائیگا؟ وہ سیاہی جس سے وہ بہت سے اوراق اسی مضمون مین سیاہ کرچکے ہین دُھل جائیگی؟ غیر ممکن ہے اور الہامات کے علاوہ جو الہام اوپر نقل کیا گیا ہو صرف اُسی کا دیکھنا کافی ہو ناظرین اُس کو مکرر دیکھین اس کہدینے سے کہ نکاح فسخ ہوگیا مرزا صاحب کذب کے الزام سے بچ نہین سکتے۔

ہم یہ تو فرمایئے کہ آسمان پر جو نکاح پڑھایا گیا تو بحکم الٰہی اور بمشیت ایزدی پڑھا گیا یا اُسکے خلاف آپ نے پڑھوالیا اگر خدا کے حکم اور اُسکے مرضی سے تھا تو خدائے علیم کو یہ علم نہ تھا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کرین گے اگر علم تھا تو یہ فضول حرکت جو مخالفین اسلام کے لئے باعث مضحکہ ہو کیون ہوئی خواب مین یا کشف مین جس طرح کہو نکاح پڑھانا کیون دکھایا گیا اسی طرح بار بار کی توجہ سے یہ الہام کیون ہوا کہ خدا تعالےٰ اُس لڑکی کو ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح مین لاویگا جب اللہ تعالیٰ کے علم مین تھا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کرین گے اور اس نکاح کا ظہور نہوگا تو بار بار کی توجہ مین ایسا غلط الہام کیون ہوا۔

الحاصل مرزا صاحب کی ان باتون سے خدائے قدوس پر ضرور الزام آئیگا حضرات مرزائی اس کہنے پر مضطر ہین کہ یا تو مرزا صاحب کا یہ قول خدا تعالیٰ پر افترا ہے یا مرزا صاحب کا خدا عالم الغیب اور دانشمند نہین ہو (نعوذ باللہ) افسوس مرزا صاحب اپنی باتون کے

بنانے مین بہت کوشش کرتے ہین مگر اُن کا حال اس شعر کا مصداق ہے ؎
خرابی مین پڑا ہے سینے والا جیب و دامان کا + جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ادھڑا تو یہ ٹانکا
بھائیو! خدا کے برگزیدہ اور اُسکے رسول ایسے ہوا کرتے ہین نہ اور در پردہ خدا اور رسول پر ایسے ناپاک الزام لگایا کرتے ہین اور مخالفین اسلام کو اعتراض کرنیکا موقع دیا کرتے ہین نہ ذرا سوچو اور مرزا صاحب کی باتون مین غور کرو اُن کے ماننے والے بھی ان باتون سے ناواقف ہین اور غفلت کے پردے اُن کے دل کی آنکھون پر پڑے ہین اللہ اونھین بینا کرے۔ قول مذکور کے بعد مرزا صاحب نے کچھ اور بھی کہا ہے۔ اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کی وجہ بیان کی ہے اُسکی حالت بھی روشن کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اُسی تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۳ مین ہے کیا آپ کو خبر نہین کہ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ یُثْبِتُ ۔،،
مرزا صاحب آیت کو پیش کر کے دوسرے جواب کی طرف اشارہ کرتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ نے نکاح کا وعدہ کیا تھا اور آسمان پر نکاح پڑھا بھی گیا مگر اللہ تعالیٰ کو محو و اثبات کا اختیار ہے جسکو چاہے اُسکا ظہور ہو اور جسکو نہ چاہے باوجود وعدے کے اُس کو ظاہر نہ کرے اُسکے خلاف کرے کوئی اُسکا رد کرنے والا نہین یہ تو اُن کے جواب کی تقریر ہوئی۔
اب مین کہتا ہون کہ مرزا صاحب نے ایسی آیت پیش کی ہے جسکی شرح مین بڑا رسالہ لکھا جائے تو اُسکی تفصیل کماحقہ سمجھ مین آئے مگر مین مختصرًا کہتا ہون کہ قرآن مجید مین عموم کے ساتھ جہان مشیت خداوندی کا ذکر ہے وہان صرف اُسکی عظمت اور قدرت کا اظہار ہے اُس سے کسی واقعہ خاص پر استدلال کرنا محض نادانی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ ۝ یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہے بخشدے اور جسپر چاہے عذاب کرے۔ اس آیت مین مومن اور کافر کسی کی تخصیص نہین ہے۔
اب اگر کوئی کافر اس آیت کو پیش کر کے یہ کہے کہ قرآن شریف کے رو سے بخشش اور عذاب مین مسلمان اور کافر یکسان ہین جسکو چاہے بخشے اور جسکو چاہے عذاب کرے۔ اس سے

اسلام اور کفر دونون کی یکسان حالت معلوم ہوئی اور مسلمان ہونے کی ضرورت نہ رہی
ایک مقام پر اس طرح ارشاد ہے اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ خَالِدِیْنَ فِیْھَا
مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَاءَ رَبُّکَ (سورۂ ھود ع ۹)
یعنی جو دنیا مین نیک ہین اور اُنھون نے اچھے کام کئے ہین وہ جنت مین ہمیشہ رہین گے۔
مگر جیسے تیرا پروردگار چاہے اَبْ اس آیت کے ظاہر معنے سے اسپر کوئی دلیل پکڑے کہ بعض
سعید ازلی ہمیشہ جنت مین نہ رہین گے تو یہی کہا جائیگا کہ قرآن مجید پر اُسکی نظر نہین ہے
وہ اُسکے اطلاقات اور محاورات سے محض ناواقف ہے یہی ہم مرزا صاحب کے جواب
مین کہتے ہین اور اُن کے دعویٰ قرآن دانی پر افسوس کرتے ہین۔ اور اسکی تشریح یہ ہے کہ
جس طرح اُسکا یہ ارشاد ہے کہ جسے چاہے اللہ مٹادے اور جسے چاہے رہنے دے اسی طرح
اُسکا ارشاد لَاتَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ یعنی اللہ کی باتین بدلا نہین کرتین جو کہدیا
اُسکا ہونا ضرور ہے ایسا ہی دوسرا ارشاد ہے مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ۔ ہمارے
یہان کی باتین نہین بدلا کرتین یعنی ہمارے یہان کی باتون مین محو و اثبات نہین ہوتا
اگرچہ قدرت تو اوسے سب کچھ ہے جو چاہے وہ کرے مگر کرتا وہی ہے جو اُسکی عظمت
و شان کے لائق ہے وہ تمام عیوب اور نقائص سے پاک ہے اسلئے وہی کریگا جس مین
کوئی عیب اُسکی ذات پر نہ آئے پھر کیا وعدہ کرکے پورا نکرنا خصوصًا بار بار وعدہ کرکے اور
اُسکے پورا کرنے کا کامل وثوق اور یقین دلا کر پھر اُس کا پورا نکرنا کوئی عیب نہین ہے۔
ضرور عیب ہے اور بہت بڑا عیب ہے کوئی انسان ہوش و حواس کی حالت مین اس سے
انکار نہین کرسکتا۔ پھر کیا جماعت احمدیہ اسکو پسند کرتی ہے کہ قرآن شریف سے خدا کی
ذات مین بہت بڑا عیب ثابت کرے اگر پسند نہین کرتی تو کس لئے مرزا صاحب کو قرآن
شریف کا ماہر اور خدا کا رسول مان رہی ہے وہ تو علانیہ طور سے خدا پر عیب لگانا چاہتے ہین
اور قرآن شریف کا مطلب محض غلط بیان کرتے ہین یہ تو عقلی تقریر تھی جسے عالم اور کم علم سب

اسکی تصدیق کرسکتے ہین. اب قرآن شریف کی بعض آیتین بھی ملاحظہ ہون جنسے اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ وعدہ خداوندی مین محو واثبات ہرگز نہین ہوتا وہ آیتین یہ ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ	آیت
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین اپنے وعدے کے خلاف نہین کرتا لیکن بہت لوگ نہین جانتے ہین۔ جاہل ہین۔	(۱) لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (سورہٗ روم ع ۱)

مرزا صاحب اسکے خلاف کہہ رہے ہین یعنی اللہ تعالیٰ وعدے کے خلاف کرتا ہے۔ اب اس آیت کے رو سے مرزا صاحب کس گروہ مین ٹھہرے جماعت احمدیہ انصاف سے کہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے وعدیکے خلاف ہرگز نہین کرتا۔	(۲) لَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ۔ (سورہ حج۔ ع ۵)

جس کو عربیت سے واقفیت ہے وہ جانتے ہین کہ لَنْ آیندہ نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے اسلئے آیت کا مطلب ہر ایک ماہر یہی کریگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہین کریگا مگر مرزا صاحب اسکے بالکل خلاف کہتے ہین اور قرآن مجید کی دو آیتون مین مخالفت ثابت کرنا چاہتے ہین۔

بلاشک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہین کرتا ہے۔	(۳) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ (سورہٗ آل عمران و رعد رکوع ۱ و ۴)

اس آیت مین بھی تاکید کے ساتھ ارشاد ہوا کہ جس بات کا اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اُسکے خلاف ہرگز نہین کرتا اب اگر اللہ تعالیٰ وعدے کرکے محو کردے اور پورا نکرے تو یہ آیتین جھوٹی ہو جائین گی۔ (نعوذ باللہ) یا اُسکے کلام مین تعارض اور مخالفت ہو گی۔

یہ گمان مت کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولون سے وعدہ خلافی کرے (یعنی یہ نہین ہو سکتا۔	(۵) فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ مُخْلِفَ وَعْدِہٖ رُسُلَہٗ (سورہ ابراہیم رکوع ۷)

حسب دعوی مرزا صاحب یہ آیت زیادہ صراحت سے کہہ رہی ہی کہ اگر مرزا صاحب اپنے دعوے مین سچے ہین یعنی خدا کے رسول ہین تو اُن سے جو وعدہ خداوندی ہو اُسکے خلاف ہرگز نہین ہوسکتا پھر وعدہ نکاح کے پورا نہونے کے جواب مین آیت یمحوا اللہ الخ کو پیش کرنا اس آیت کے بالکل خلاف ہی کیونکہ اس آیت مین نہایت تاکید سے بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے وعدہ خلافی ہرگز نہین کرتا اب جس آیت مین عام طور سے محو و اثبات کا ذکر ہے اُس سے مقصود صرف اظہار قدرت ہی جس طرح کوئی شہنشاہ عادل اپنی عظمت کے اظہار مین کہے کہ ہم جسے چاہین سولی دیدین اور جسے چاہین چھوڑ دین مگر اسکا یہ مطلب نہین ہی کہ کسی وقت بے گناہ کو بھی ہم سولی دیدیتے ہین بلکہ صرف اظہار قدرت ہی یہان یہ امر خوب سمجھ لینا چاہیے کہ یہ آیت اس امر مین نص قطعی ہی کہ مرزا صاحب نبی یا رسول نہین ہین کیونکہ اُن کے اقرار کے بموجب خدا نے اُن سے بہت سے وعدے کئے مگر وہ پورے نہوئے ان مین سے ایک وعدہ منکوحہ آسمانی کے نکاح مین آنیکا تھا اور کیسا مستحکم وعدہ کہ خدا تعالیٰ نے بتاکید فرمایا کہ اسمین شک نکرنا جملہ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔ اُسکے الہام مین موجود ہی اور بیان سابق سے ظاہر ہوچکا ہی کہ وہ وعدہ اس طور کا تھا کہ کسی وجہ سے رُک نہین سکتا اُسکا ظہور ہر طرح ہونا چاہیے تھا مگر مرزا صاحب کے مرتے دم تک اُسکا ظہور نہوا اگر وہ خدا کے رسول ہوتے تو بموجب تصریح اس آیت کے وہ وعدہ ضرور پورا ہوتا اور جب وہ وعدہ پورا نہوا تو ثابت ہوا کہ وہ خدا کے رسول[ف] ہرگز نہ تھے اگر خلیفۃ المسیح خفا نہون

ف اس وعدہ کے پورا نہونے کی وجہ مرزائی یہ بیان کرتے ہین کہ اس وعدہ کا پورا ہونا موقوف تھا ایک وعید کے پورا ہونے پر یعنی اُسکے شوہر کے مرنے پر اور اُس کا شوہر اپنے خسر کے مرجانے سے بہت خوف زدہ ہوگیا تھا اور سنت اللہ ہے کہ خوف کی وجہ سے وعید ٹلجاتی ہی اسلئے اُسکے شوہر کے باب مین جو وعید تھی وہ ٹل گئی اور جب یہ وعید ٹل گئی اور اُسکا شوہر نہ مرا تو نکاح کا وعدہ بھی پورا نہوا۔

ناظرین۔ ایسی جاہلانہ باتین بنانا اور اُنھین مان کر دلکی تسلی کر لینا مرزا پرستون ہی کا کام ہی۔ کوئی صاحب عقل اور خصوصًا ذی علم اسکے غلط ہونے مین ایک منٹ بھی تامل نہین کرسکتا اس کے

تو مین اُن سے دریافت کرتا ہون کہ ان نصوص قطعیہ کے بعد بھی آپ جملہ یعد ولا یوفی [۵۱] پیش کر سکتے ہین۔ ذرا خوف خدا کو دل مین لاکر جواب دیجئیگا اس مضمون کی آیتین اور بھی پیش ہو سکتی ہین مگر ثبوت مدعا کے لئے اسیقدر کافی ہین کیونکہ ایک آیت کا منکر بھی کافر ہی پھر مرزا صاحب فرماتے ہین کہ نکاح عرش پر ہوا یا آسمان پر مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اسکو سوچنا چاہیئے،،

اس کے جواب مین ہم اس کہنے پر مجبور ہین کہ برائے خدا **جماعت احمدیہ** اغوائے شیطانی سے علیحدہ ہو کر بیان سابق پر غور کرے اور **فیصلہ آسمانی** کو اچھی طرح سے دیکھے اگر انصاف کا شائبہ بھی اُسکے قلب مین ہوگا تو بے اختیار کہدیگی کہ مرزا صاحب کے اقوال اسکے شاہد ہین کہ منکوحہ آسمانی کا اُن کے نکاح مین آنا یقینی تھا اُسمین کوئی شرط نہ تھی اور اُسوقت جس الہام کو شرط کہا گیا ہی وہ اُسکے لئے کسی طرح شرط نہین ہو سکتا۔ اور اگر بالفرض اُسکے لئے کوئی شرط تھی اور اُس شرط کے پورا کر دینے پر نکاح کا ظہور موقوف تھا تو اُس شرط کا پورا ہونا چاہیئے تھا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۸) وجوہ ملاحظہ ہون (۱) اُس وعید کا پورا ہونا یعنی اُسکے شوہر کے مرنے کی کیا ضرورت تھی نہایت خوف زدہ ہو گیا تھا ایمان لے آیا ہوتا اور طلاق دیکر مرزا صاحب سے آکر کہا ہوتا کہ مین نے علیحدہ کر دیا آپ نکاح کر لین (۲) یہ بھی ممکن تھا کہ اُسکی بیوی یعنی محمدی اپنے شوہر سے لڑ کر یا خوشامد کر کے اُس سے طلاق لے لیتی اور اگر مفت طلاق نہ دیتا تو مرزا صاحب سے کچھ لیکر اوسے دیتی اور خلع کراتی یہ صورتین ایسی تھین کہ مرزا صاحب کے سب الہامات بھی صحیح ہوتے اور بغیر وعید پورا ہونے کے نکاح کا وعدہ بھی پورا ہو جاتا۔ کیا کسی ذی علم پر یہ بات پوشیدہ ہی ہرگز نہین مگر مرزائی اس سے بیخبر ہین۔ مرزا پرستی نے اُنکی عقل کو سلب کر دیا ہی (۳) معمولی خوف کی وجہ سے وعید ٹلجانے کو سنت اللہ بتانا محض غلط ہی کہین قرآن و حدیث دکھاؤ یا کوئی عقلی ہی دلیل پیش کرو مگر ہم کہتے ہین کہ نہین پیش کر سکتے بلکہ ہم اسکے غلط ہونے پر قرآن مجید کی صریح آیتین اور صحیح حدیث اور عقلی برہان پیش کر سکتے ہین اور پیش کی ہی۔ فیصلہ کا حصہ سوم ملاحظہ کیا جائے۔

[۵۱] یعنی خلیفہ صاحب بعض پیشین گوئیان کے پورا نہونے کے جواب مین لکھتے ہین کہ یعد ولا یوفی یعنی

اُسکے بعد اُس نکاح کا ظہور ضرور تھا اور اگر اُس شرط کے پورا نکرنے پر نکاح کا ظہور موقوف تھا تو مرزا صاحب کے الہام کے مطابق اُس شرط کا پورا انہونا ضرور تھا کیونکہ الہام مین یہ صاف کہا گیا ہے کہ ہم ادسے ہرطرح تیرے نکاح مین ضرور لائینگے اور ہر ایک روک کو دور کرین گے ازالۃ الاوہام سے یہ الہام نقل کیا گیا ہے۔ اُسے دیکھئے اور یقین کیجئے کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی ہوئی۔ اب اُسے شرطی کہکر جھوٹی بناوٹ کرنا مفید نہین ہو سکتا۔

اسکے بعد مرزا صاحب ایک دوسری بناوٹ پیش کرتے ہین اور پھر لکھتے ہین " کیا یونس علیہ السلام کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جسمین بتایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا کہ ۴۰ دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہوا حالانکہ اسمین کسی شرط کی تصریح نہ تھی پس وہ خدا جس نے ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا اُسپر مشکل تھا کہ اُس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی وقت پر ٹالدے " اس قول مین مرزا صاحب نے پیٹ بھر کر جھوٹ بولا اور ایک نہین کئی جھوٹ بولے۔

(۱) حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی نکاح والی پیشین گوئی کے مثل ہے یا اُس سے بھی زیادہ حالانکہ یہ دعویٰ محض غلط ہے آیندہ اسکی تشریح کیجائیگی۔

(۲) یہ کہنا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر چالیس دن تک عذاب نازل ہوگا محض غلط ہے اس فیصلہ کا ذکر نہ قرآن مجید مین ہے نہ کسی صحیح حدیث مین نہ توریت و انجیل مین کوئی قطعی روایت ہے پھر یہ قطعی فیصلہ بجز مرزا صاحب کی زبان درازی اور دروغ گوئی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ جب اس فیصلہ کا ذکر آسمانی کتابون مین نہین ہے احادیث صحیحہ مین اسکا پتہ نہین ہے تو اُسکے جھوٹے ہونے مین کیا تردد ہو سکتا ہے اب اگر کسی غیر معتبر روایت مین اسکا ذکر ہو تو اُسے کوئی ذی علم مسلمان فیصلہ آسمانی نہین کہ سکتا اب جنکی آنکھین ہین اور دل مین انصاف اور خوف خدا ہے وہ مرزا صاحب کی غلط بیانی اور صریح فریب کو ملاحظہ کرین کہ اپنے قطعی اور یقینی پیشین گوئی کے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لیئے ایک

محض غلط اور بے اصل بات کو قطعی فیصلہ قرار دیکر غل مچاتے ہین اور اپنے تصانیف مین بار بار ذکر کرتے ہین۔

(۳) اسی طرح یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی شرطی نہ تھی غلط ہے کیونکہ اول تو قطعی طور سے الہامی پیشین گوئی کا ثبوت ہی نہین ہے پھر شرطی اور غیر شرطی کیسی۔ اگر بعض روایتون سے پیشین گوئی کا ثبوت ہوتا ہے تو شرطی ہونے کا ثبوت بھی بعض روایتون سے ہوتا ہے غرضکہ قطعی طور پر کہدینا کہ یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی مین شرط نہ تھی محض غلط ہے۔

(۴) یہ کہنا بھی غلط ہے کہ عذاب نازل نہوا کیونکہ جس روایت مین الہامی پیشین گوئی کا ذکر ہے اُسمین نزول عذاب کا بھی ذکر ہے اور اگر اُس روایت کو نمانا جائے گا تو حضرت یونسؑ کی الہامی پیشین گوئی بھی ثابت نہین ہوسکتی۔ اب ہم اُن مرزائیون سے کہتے ہین جو ہمارے اعتراضون کی نسبت یہ کہدیتے ہین کہ مرزا صاحب کی عبارت سے کاٹ تراشکر کچھ لکھ دیتے ہین۔ اب انھین ہم حلف دیتے ہین کہ ہماری غلط بیانی کو ظاہر کرین اور ہمارے کاٹ تراش کو دکھاکر مرزا صاحب کی سچائی ثابت کرین مگر ہم پختہ یقین سے کہتے ہین نہین کرسکتے

اب اس کی تفصیل ملاحظہ ہو

نکاح والی پیشین گوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی مین آسمان وزمین کا فرق ہے اس کے وجوہ ملاحظہ کیے جائین۔

(۱) نکاح والی پیشین گوئی قطعی اور یقینی ہے حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی یقینی نہین ہے بعض نہایت ضعیف روایت مین اُس کا ذکر آیا ہے اسلئے دونون کو یکسان قرار دینا محض غلط ہے۔ اس سے پہلا جھوٹ ثابت ہوا۔

(۲) منکوحہ آسمانی کے لوٹ آنے کی خبر تاکید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دی اور اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ فرمایا یعنی تاکید سے ارشاد ہوا کہ ہم اُس نکاح کے کرنے والے ہین۔ اور اُس کا

ظہور کرینگے۔ حضرت یونس علیہ السلام سے ایسا ہرگز نہین کہا گیا۔ اس سے دوسرا جھوٹ مرزا صاحب کا ثابت ہوا۔

(۳) اسی امر کی نسبت مرزا صاحب کا یہ الہام ہم بیان کر آئے ہین کہ اُس عورت کا لوٹ کر آنا حق ہے اسمین شک نکرنا یونس علیہ السلام سے اس طرح کہنے کا ثبوت ہرگز نہین ہے۔

(۴) اس وعدے کی نسبت اُن کا الہام بھی ہے کہ **خدا کی باتین بدل نہین سکتین**۔ یعنی اس وعدے کا پورا ہونا ضروری کیا کوئی ثابت کر سکتا ہی کہ حضرت یونس علیہ السلام سے بھی یہ صراحت کی گئی تھی ہرگز نہین یہ بات توکسی ضعیف روایت سے بھی ثابت نہین ہے۔ غرضکہ مرزا صاحب کے اقوال کے بموجب اس وعدے الٰہی مین تغیر و تبدل نہین ہو سکتا اب اسے منسوخ بتانا اپنے قول کو جھوٹا کہنا ہے اور عقل سے ہاتھ دھونا ہے۔

(۵) مرزا صاحب کہتے ہین کہ بار بار کی توجہ سے یہ الہام ہوا کہ خدائے تعالےٰ اُس لڑکی کو ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح مین لائیگا۔ **حضرت یونس علیہ السلام** نے نزول عذاب کے لئے ایسا یقین کسی وقت بیان نہین کیا ناظرین ملاحظہ کرین کہ نکاح والی پیشین گوئی مین اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی مین ایسے ظاہر کھلے ہوئے پانچ طرح کے فرق ہین مگر مرزا دونون کو یکسان ٹھہرا کر اپنے اوپر سے الزام اوٹھانا چاہتے ہین۔

(۶) مرزا صاحب نے اُسکے نکاح مین آنے کی قسم کھائی ہے حضرت یونس علیہ السلام نے کسیوقت نزول عذاب پر قسم نہین کھائی۔ نہایت ظاہر ہے کہ کوئی بھلا آدمی قسم اُسی بات پر کھاتا ہی جس کا اُس کو کامل وثوق ہوتا ہے اور آیندہ ہونے والی بات پر وہی سچی قسم کھا سکتا ہے جس کو اللہ کی طرف سے یقینی اطلاع ہو اب ایسی یقینی اطلاع کے بعد اُس کا ظہور نہونا اسکا یقین دلاتا ہے کہ یا تو وہ اطلاع شیطانی تھی تاکہ مرزا صاحب کو رسوا کرے یا ایسی تھی جیسی اسوقت اہل دنیا اپنا مطلب نکالنے کے لئے قسم کھایا

کرتے ہین الغرض مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہونے پر سخت الزام ہے اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی پر یہ الزام نہین ہو سکتا۔ اور یہ کہدینا کہ نبی کبھی اپنے الہام کے معنے نہین سمجھتا سخت حماقت ہے اگر اس بات کو مان لیا جائے تو اُس کی نبوت پر اور اُس کی کسی بات پر اعتبار نہین رہ سکتا اگر خدا نے عقل دی ہے تو سوچو اور اپنی جانون پر رحم کرو۔ جھوٹے کے پیچھے ایمان کو تباہ نکرو۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ حضرت یونس علیہ السّلام کی پیشین گوئی کو قطعی کہنا اور نکاح والی پیشین گوئی کو اُس کے مثل ٹھہرانا محض غلط ہے۔ دوسری بات اُن کی یہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السّلام کی پیشین گوئی شرطی نہین ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس شرط کا ہونا بدیہی ہے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ منکرین سے اسی طرح کہا جاتا ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئیگا۔ اگرچہ یہ امر ایسا روشن ہے کہ اس پر کسی روایت اور قول کی حاجت نہین ہے مگر مین کمال وثوق کے لئے بعض روایتین پیش کرتا ہون۔

پہلی روایت شیخزادہ محشی بیضاوی حضرت یونسؑ کے قصّے مین لکھتے ہین

فاوحی اللہ الیہ قل لھم ان لم یومنوا جاءھم العذاب فابلغھم فابوا فخرج من عندھم (شیخزادہ ج ۲ صفحہ ۳۶۵)	اللہ تعالےٰ نے حضرت یونس علیہ السّلام پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہین کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئیگا حضرت یونس علیہ السلام نے یہ پیام الٰہی اپنی قوم کو پہونچا دیا۔ اور اُن کے انکار کے بعد اُن کے پاس سے چلے گئے۔

دوسری روایت۔ روح المعانی کی جلد پنجم صفحہ ۳۸۴ مین ہے۔

فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ قل لھم ان لم یومنوا جاءھم العذاب فابلغھم فابوا فخرج من عندھم فلما فقدوہ ندموا علیٰ فعلھم فانطلقوا یطلبونہ فلم یقدروا علیہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السّلام پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہہ کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئیگا اسپر بھی وہ ایمان نہ لائے اُس کے بعد حضرت یونس علیہ السّلام چلے گئے جب اُن کفار نے ان کو نہ دیکھا تو اپنے انکار پر نادم ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام کی تلاش مین چلے مگر وہ نہ ملے۔

تفسیر کبیر مین بھی ایسا ہی ہے۔

ملاحظہ کیا جائے کہ تین کتابون سے مین نے دکھا دیا کہ حضرت یونس علیہ السّلام کی پیشین گوئی مین شرط تھی آخری حوالہ تفسیر کبیر کا ہی جو مرزا صاحب کے نزدیک نہایت معتبر ہے اور انجام آتھم وغیرہ مین اسکے حوالے دیے ہین ان کتابون مین کس صراحت سے شرط کا ذکر کیا گیا ہے مگر مرزا صاحب نے شور مچا رکھا ہی کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی مین شرط نہ تھی یہ کیسا صریح جھوٹ ہے مگر مرزائی نہین دیکھتے اور ایسے علانیہ جھوٹ بولنے والے کو خدا کا رسول مان رہے ہین مذکورہ بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت یونس علیہ السّلام کے جانے کے بعد ہی وہ اپنے انکار پر نادم ہوئے اور اُن کے تلاش مین نکلے اس سے ظاہر ہی کہ اُن کے جانے کے بعد ہی اللہ نے اُن کے دل مین ایمان ڈالا اور اُنھون نے اپنے انکار سے توبہ کی اور اپنا ایمان ظاہر کرنے کے لئے اُن کے تلاش مین نکلے۔ الغرض حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی مین شرط کا ہونا عقلی طور سے بھی ظاہر ہے اور نقل بھی اُسکی شہادت دیتی ہی اور مرزا صاحب کی پیشگوئی مین شرط نہین تھی اور جس جملہ کو شرط کہا جاتا ہی اگر وہ شرط خدا کی طرف سے ہے تو بالضرور یہ ماننا ہوگا کہ خدا تعالیٰ مرزا صاحب کو فریب دیتا ہے (نعوذ باللہ) یعنی مرزا صاحب

سے تو نکاح کے ظاہر ہونیکا نہایت پختہ وعدہ کرتا ہی اور اُسکے مخالفین کو ایسا حکم دے رہا ہی کہ اُسکے بجالانے سے نکاح کا ظہور نہو۔

بھائیو! ان باتون پر کچھ تو غور کرو۔ اسے یقین کرلو کہ مرزا صاحب نے صرف مطلب برآری کے لیئے الہام کا ہونا ظاہر کیا اگر یہ مانا جائے گا تو خدائے قدوس کا جھوٹ بولنا اور فریب دینا ثابت ہوگا۔ تعالے اللہ عن ذٰلک علوًا کبیرًا۔

(۷) حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد اُن کی قوم ایمان لے آئی تھی اب اسمین اختلاف ہے کہ صرف اُن کے چلے جانے سے ڈر گئے اور ایمان لے آئے یا عذاب کے آثار دیکھنے کے بعد ایمان لائے اور اُن کے ایمان لانے کی شہادت قرآن مجید مین موجود ہی ایک آیت تو اُوپر نقل ہو چکی ہے۔ دوسری آیت سورہ صافات مین اس طرح ہے۔

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ (صافات ع ۵)	ہم نے یونسؑ کو ایک لاکھ بلکہ اس سے زیادہ کی طرف بھیجا وہ لوگ ایمان لے آئے اسلیئے ہم نے انکو چھوڑ دیا اور ایک مدت تک (یعنی موت کے وقت تک) اونھین دنیا کا فائدہ اوٹھانے دیا۔

جب نص قطعی سے ان کا ایمان ثابت ہی تو کسی روایت کے پیش کرنے کی ضرورت نہین ہے جب وہ ایمان لے آئے تھے تو اُن پر سے عذاب کا ٹلجانا نہایت بجا تھا مرزا صاحب کے مخالفین یعنی اُس لڑکی کی نانی وغیرہ کسیوقت ایمان نہین لائی۔ اب دیکھا جائے حضرت یونسؑ کے قصے اور مرزا صاحب کے واقعے مین کتنا بڑا فرق ہے۔

ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی مین اور حضرت یونسؑ کے بیان مین نہایت روشن بیّن فرق ہین مگر مرزا صاحب کو ایک نہین سوجھا یا قصداً مسلمانون کو دھوکا دیا۔

مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ احمد بیگ کے مرنے سے وہ لوگ اسقدر روئے اور خوف زدہ ہوئے نمازین پڑھنے لگے اور یہ ہوا اور وہ ہوا۔ یہ سب مرزا صاحب کا اوبھار کر دکھانا اور باتین بنانا ہین جیسی اُن کی عادت ہی اور کچھ نہین گھر کے سر پرست کے مرنے کے بعد رونے پیٹنے کا اکثر معمول ہی کہین کم کہین زیادہ کسی کے دل مین خوف بھی ہوا ہو یہ بھی معمولی بات ہی کہ موت کے بعد گھر والون کے دلون مین خوف خدا کچھ نہ کچھ آجاتا ہی بالفرض اُسکی موت کو یاد کرکے نماز روزہ زیادہ کرنے لگے ہون مگر اسکو دوسری طرف پھیر دینا اور بہت زیادہ کرکے دکھانا ایسا صریح جھوٹ ہے جسمین کوئی فہمیدہ شک نہین کرسکتا کیونکہ اگر اونھین مرزا صاحب کی پیشگوئی کی وجہ سے اسقدر خوف وہراس ہوا تھا جیسا مرزا صاحب نے بار بار بیان کیا ہے تو مرزا صاحب اُن کے پاس موجود تھے کہین چلے نہین گئے تھے اُنپر ایمان لے آتے اور اُن سے اپنا قصور معاف کراتے مگر نہ کوئی ایمان لایا نہ اپنا قصور معاف کرایا بدستور مخالف رہے یہ بین دلیل ہے کہ معمولی طور سے اُن کا رونا دھونا خوف وہراس تھا اسی طرح ہم اور بھی فرق دکھا سکتے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی مین اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی مین بہت بڑا فرق ہے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم سے عذاب کا دور ہوجانا مطابق عقل اور موافق شرط کے ہوا اور مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی کا نکاح مین نہ آنا کسی طرح مطابق عقل اور موافق شرط کے نہین ہوسکتا اسکے وجوہ جسقدر بیان کئے گئے ہین وہ بہت کافی ہین طول دینے کی ضرورت نہین ہی مذکورہ قول مین مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ آسمانپر یہ فیصلہ ہوچکا ہے کہ چالیس روز تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا" محض غلط ہے فیصلہ ہونا اور بات ہی اور ڈرانا اور بات ہی **یونہ** نبی کی کتاب باب چہارم سے ظاہر ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے عذاب کی پیشگوئی کی تھی مگر خود اُنھین یقین نہ تھا کہ عذاب ضرور آئیگا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پیشین گوئی اُن کی قیاسی تھی الہامی نہ تھی یعنی اُس سے پیشتر اور انبیاؤن کی امت پر ایسا

ہوا ہے کہ جب وہ ایمان نہین لائے تو اُنپر عذاب آیا۔ اسی قیاس پر حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا اسکے علاوہ **یونہ** نبی کی کتاب ہمارے نزدیک ایسی معتبر و مستند نہین ہی کہ ۴۰ روز کی مدت پر یقین کر لیا جائے اسلئے ۴۰ روز کی مدت کو آسمانی فیصلہ بتاتا ہی مرزا صاحب کی معمولی بیبا کی ہے ورنہ عذاب آنے کی مدت مین مختلف روایتین ہین بعض مین ایکدن ہے بعض مین ۳ دن اور بعض مین ۴۰ دن ہین پھر ایک ضعیف روایت کو ایسے یقین سے بیان کرنا مخلوق کو صریح دھوکا دینا ہے اسکے علاوہ ہم دریافت کرتے ہین کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی نزول عذاب کی تھی یا قوم کے ہلاک ہونے کی اگر نزول عذاب کی پیشین گوئی تھی تو وہ پوری ہوئی اور عذاب آیا اور قوم کے کامل ایمان لانے سے وُہ عذاب دور ہو گیا اور اگر یہ کہتے ہو کہ قوم کے ہلاک ہونے کی تھی تو دکھاؤ قرآن کے کس آیت مین ہے یا کون سی حدیث مین آیا ہی مگر نہین دکھا سکتے کسی ضعیف روایت مین بھی ہلاک ہونے کی پیشین گوئی نہین ہے جب یہ پیشین گوئی نہ تھی تو حضرت یونس علیہ السّلام کی جو پیشین گوئی تھی وہ پوری ہوئی اور مرزا صاحب کی پیشین گوئی یقیناً پوری نہین ہوئی خصوصًا اسوجہ سے کہ "مرزا صاحب نے بار بار کہا ہو کہ احمد بیگ کی لڑکی ہر طرح میرے نکاح مین ضرور آئیگی اور ہر ایک مانع دور ہو گا" یہ پیشین گوئی تو ایسی ہے کہ اُن کے بیان کے بموجب کوئی شرط یا کوئی دوسرا مانع ہو ہی نہین سکتا۔ اسلئے آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہو گیا کہ مرزا صاحب کا جواب ہر طرح غلط ہی اور منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی جھوٹی ہونے مین کوئی شک نہین ہی۔ اب اگر مرزا صاحب کے جواب کی غلطی کا انکشاف اور زیادہ منظور ہی تو **فیصلہ آسمانی کا تیسرا حصہ** دیکھنا چاہیے جسمین نہایت کامل طریقے سے ثابت کر دیا ہے کہ کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی ہوئی اور جب اُنکی الہامی پیشین گوئی جھوٹی ہوئی تو قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور توریت کے صریح بیان سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے اُسکا کوئی جواب نہین ہو سکتا الغرض مرزا صاحب کے جوابات محض غلط ثابت ہوئے اور اس قسم کی غلطی ثابت

ہوئی کہ انکی کوئی بات لائق اعتبار نہ رہی اسلئے اُنکے کسی مرید کی بات کی طرف توجہ کرنیکی ضرورت نہیں ہے مگر مین انکے اول خلیفہ کی حالت کو بھی نمونہ کے طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہون اسلئے اُنکے جواب کی بھی حالت دکھاتا ہون تاکہ دانشمند حضرات جان لین ع وزیرے چنین شہریارے چنان

خلیفۃ المسیح کے جواب کا غلط ہونا

عجب نہین کہ جناب خلیفۃ المسیح کے پیش نظر بعض ایسے امور ہون جو مین نے بیان کئے اسلئے وہ مرزا صاحب کے جواب کو پسند نہین کرتے۔ مگر اب چونکہ مرزا صاحب کو مان چکے ہین اسلئے بات بنانا اور اپنے خیال کے بموجب دوسرا جواب دینا ضرور سمجھتے ہین اور پسند نکرنا مین اسوجہ سے کہتا ہون کہ خلیفہ صاحب بہت زور سے کہہ چکے ہین کہ صاحب الہام کے کلام کے معنی وہی صحیح ہین جو صاحب الہام خود بیان کرے باوجود اس خیال کے خلیفہ صاحب نے یہان صاحب الہام کے کلام کو چھوڑ کر دوسری توجیہ ایسی کی جس سے صاحب الہام یعنی مرزا صاحب کا قول غلط ٹھہرتا ہے اُنکی توجیہ صحیفہ محبوبیہ مین اسطرح منقول ہے

ایک لڑکی کے متعلق کہ اس سے آپ کی (یعنی مرزا صاحب کی) شادی ہوگی اور ایک عورت سے زلازل سے پہلے ایک لڑکا ہوگا اور پانچوین اولاد کی بشارت پر اعتراض ہے اُن کا بتد وباللہ قرآنی جواب یہ ہے کہ کتب سماویہ کا طرز ہے کہ مخاطب سے گاہے خود مخاطب ہی مراد ہوتا ہے گاہے وہ اور اُسکا جانشین اور اُسکی اولاد بلکہ اُسکا مثل مراد ہوتا ہے۔ (اوسکی مثال ملاحظہ ہو) مثلاً اللہ تعالےٰ زمان نبوی مین فرماتا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (نماز پڑھو روزہ رکھو۔) اس حکم الٰہی مین خود مخاطب اور اُنکے مابعد کے لوگ شامل ہین جو ان مخاطبین کے مثل ہین"

خلیفہ صاحب جس تفصیل سے کتب سماویہ کا طرز بیان کر رہے ہین ہم بغرض اختصار تسلیم کرتے ہین۔ مگر یہ فرمائین کہ یہان تو خطاب مین جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے

یہ لفظ تو اسی لیئے بنایا گیا ہے کہ عام مخاطبین پر حکم کیا جائے یہ تو اپنے صریح معنی کے لحاظ سے عام ہے اور شامل ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُن کی تمام امت کو **منکوحہ آسمانی کی نسبت** کسی وقت مرزا صاحب کے الہام مین ایسا عام لفظ نہین آیا ہی اس منکوحہ کی نسبت برسون الہامات ہوتے رہے مگر اُسی خصوصیت کے ساتھ مثلاً "یہ عورت تیرے نکاح مین آئیگی" کسیوقت اس طرح الہام ہی "خدا سے تعالےٰ اُس لڑکی کو ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح مین لائے گا۔" جس نبی مکرم کی وحی مین اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ آیا ہی اس نے کسی وقت نہین فرمایا کہ یہ حکم اس عاجز کے لئے ہے۔ کبھی عربی مین یون الہام ہوا "سیردها الیک" یعنی اللہ تعالیٰ اس لڑکی کو لوٹا کر تیرے پاس لائیگا۔ ان خطابون سے اقیموا الصلوۃ کو کیا نسبت ہے جو آپ اُسے مثال مین لاتے ہین۔

اسکے علاوہ یہان صرف یہ صیغہ مخاطب واحد ہی۔ اس تعیین کا قرینہ نہین ہی بلکہ پہلے حصہ مین ہم متعدد وجوہ مرزا صاحب کے کلام سے ثابت کر آئے ہین کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی مین خطاب عام نہین ہو سکتا بالضرور یہ خطاب خاص مرزا صاحب سے ہے اس سے پیشتر فیصلہ کو اچھی طرح دیکھو۔ خیر یہ گفتگو تو بلحاظ الفاظ اور استعمال کے تھی اب مین یہ کہتا ہون کہ ان الہامون کے خطاب کو عام کرنا خود مرزا صاحب کے اقوال کے خلاف ہی۔ مثلاً اسوقت اُن کے تین الہام بیان کئے گئے۔ **تیسرے الہام** کی شرح مین "مرزا صاحب کہتے ہین لوٹانے کا مطلب یہ ہی کہ وہ لڑکی غیر کفو مین چلی گئی ہے یعنی اُسکا نکاح غیر کفو مین ہوا ہی اب وہ لوٹ کر اپنے کفو مین آئیگی یعنی میرے نکاح مین۔ مین اُس کا کفو ہون۔" یہ الہام اور اُسکی شرح صاف کہہ رہی ہی کہ یہ خطاب خاص ہی عام نہین ہو سکتا کیونکہ لوٹ کر اپنے کفو مین آجانا خاص احمد بیگ کی لڑکی کی نسبت ہو سکتا ہی اور اگر وہ لوٹ کر مرزا صاحب کے نکاح مین نہ آئی تو پھر کفو مین لوٹ کر آنے کی کوئی صورت نہین ہے۔

بالفرض اگر محمدی کی لڑکی مرزا صاحب کے لڑکے سے بیاہی جائے تو بھی یہ نہین کہہ سکتے کہ محمدی یا اوسکی بیٹی اپنے کفو مین آگئی محمدی کا نہ آنا تو ظاہر ہے اُسکی بیٹی وہ سلطان محمد کی اولاد ہی اور سلطان محمد کو مرزا صاحب غیر کفو بتارہے ہین اور اولاد کا کفو باپ کے لحاظ سے ہوتا ہی اسلیئے وہ لڑکی مرزا صاحب کے کفو مین نہین ہی۔ اب نکاح ہونے کے بعد یہ کہین گے کہ مرزا صاحب کا لڑکا غیر کفو مین گیا اور محمدی کی لڑکی غیر کفو مین آئی۔ اور اگر سلطان محمد اور اُسکی اولاد مرزا صاحب کے کفو ہین تو مرزا صاحب کا یہ کہنا جھوٹ ہی کہ لڑکی غیر کفو مین چلی گئی ہی۔ اب مرزائی مولوی صاحب کو اختیار ہی کہ مرزا صاحب کو جھوٹا کہین یا اُسکے خلیفہ کو ہمارا مدعا ہر طرح حاصل ہے۔

دوسرا الہامی قول اور ملاحظہ کیجیے جو حکیم صاحب کی تاویل کو غلط بتارہا ہی اس سے پہلے لکھا گیا ہی کہ احمد بیگ کی لڑکی سے آسمان پر نکاح ہوا تھا مگر وہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر مین پڑگیا اب آسمان پر خاص مرزا صاحب سے محمدی کا نکاح ہوا تھا کسی **مفہوم کلی** کا نہین ہوا تھا جسمین مرزا صاحب کے تمام متعلقین بھی شامل تھے اور پھر وہ فسخ ہو گیا اگر خلیفہ صاحب کا قول صحیح ہو تو نکاح کے فسخ ہونے اور تاخیر مین پڑنے کے کوئی معنی نہین بنتے کیونکہ بقول خلیفہ صاحب جسوقت مرزا صاحب کے متعلقین مین سے کسی کا نکاح محمدی کی اولاد سے ہو جائے تو الہام صحیح ہو گیا اسکے لئے کوئی حد نہین ہے کوئی وقت نہین ہی پھر تاخیر مین پڑنا یا فسخ ہو جانا چہ معنی دارد۔

الغرض جب مرزا صاحب اُسے فسخ ہو جانا یا تاخیر مین پڑنا بتارہے ہین تو خلیفہ صاحب کا خطاب کو عام کہنا مرزا صاحب کے قول کے صریح مخالف ہے۔

یہان دو قولون کی مخالفت دکھائی گئی اور پہلے حصہ مین بہت کچھ ہی وہان دیکھئے اب خلیفہ صاحب کو کیا حق ہے کہ اپنے مرشد کے خلاف معنی بیان کرین۔ اب اگر اسکے مثل ہونے پر اصرار ہے تو فرمائین کہ منکوحہ آسمانی کے متعلق جو الہامات ہین وہ ایسے

ہی عام ہین جیسے اَقِیمُوا الصَّلوٰۃ کا حکم ہے تو اُسکی دو صورتین ہوسکتی ہین ایک یہ کہ جس طرح نماز پڑھنے کا حکم ہر مسلمان کو ہر زمانہ مین ہی۔ نبی بھی اُسمین شامل ہین تو نکاح مین بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے یعنی بموجب ارشاد الٰہی محمدی مرزا صاحب کے اور اُنکے تمام متعلقین کے نکاح مین آئے اور جس طرح ہر مسلمان وقت پر نماز پڑھتا ہی اسی طرح مرزا صاحب اور اُن کے تمام متعلقین محمدی کی صحبت سے مسرور ہون۔ کیا جماعت احمدیہ کو اب بھی اس بناوٹ پر شرم نہ آئیگی۔ اور خلیفہ صاحب کو مخبوط الحواس نہ سمجھیگی واگر تاویل کرکے یون کہین کہ مرزا صاحب کا نکاح محمدی سے ہو اور اُن کے متعلقین کا محمدی کی اولاد سے ہو اُسوقت اقیموا الصلوٰۃ کی مثال صحیح ہوسکتی ہے اب اس کی تفصیل پر آپ خود ہی غور کرین کہ کہان تک نوبت پہونچتی ہے۔

دوسری صورت یہ ہی کہ مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم سے ہوجائے یا اُن کے متعلقین مین سے کسیکا نکاح محمدی کی اولاد سے ہوجائے اسیقدر صداقت الہام کے لئے کافی ہے مگر اُسکی مثال خلیفہ صاحب اقیموا الصلوٰۃ سے دیتے ہین تو اب اس حکم خداوندی کے معنی اُنھین یہ کرنا ہون گے کہ اگر اس حکم خداوندی کی تعمیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کردی تو تعمیل ہوگئی اب امت کو ضرور نہین ہی اور اگر امت مین سے کوئی اسکی تعمیل کردے تو کافی ہی۔ سب کے لئے ضرور نہین ہے۔ جب تک ان دونون معنون مین سے ایک معنی خلیفہ جی اختیار نکرین اسوقت تک یہ مثال اُنکی صحیح نہین ہوسکتی اب وہ فرمائین کہ اُنھون نے کونسے معنی مراد رکھے ہین تاکہ قرآن دانی انکی معلوم ہو۔ !! اور اُنکی خبط الحواسی ظاہر ہو۔ افسوس حکیم صاحب نے اپنا علم وفضل ملے مٹی کردیا باطل پرستی کا نتیجہ

لے اب دوسرا افسوس یہ ہی کہ خلیفہ تو چلدیئے اور اسکا جواب نہ دیا اور نہ کسی دوسرے مرزائی کی ہمت ہوئی جب خلیفہ صاحب ہی جواب سے عاجز رہے تو اب دوسرے کی کیا ہستی ہی کہ جواب دے مگر باایںہمہ مرزائی یہ کہدیتے ہین کہ پرانے اعتراض ہین سب کے جواب دیئے گئے ہین مگر ہمارے جواب الجواب سے آنکھ بند کرلیتے ہین اور ناواقفونکو دھوکہ دیتے ہین اگر اپنے آپکو راستی کا طالب خیال کرتے ہو تو ہمارے اعتراضون کا جواب دو مگر ابتک نہین دیا اور نہ دیسکتے ہو ۱۲

یہی ہوتا ہے غضب ہے کہ ایسے بیہودہ اور شرمناک جوابونکو قرآنی جواب لکھا جاتا ہے۔ افسوس
اب مین کہتا ہون کہ بڑے خلیفہ تو ہمارے اعتراضات کا جواب نہ دیسکے اور عاجز او لاجواب
ہوکر دنیا سے انتقال کرکے مقام جزا و سزا مین پہونچ گئے۔ اب دوسرے خلیفہ یا اُنکا کوئی
مددگار مولوی جواب دے مگر ہم بڑے استحکام سے کہتے ہین کہ کوئی جواب نہین دیسکتا۔
الغرض ہر فہمیدہ معلوم کرسکتا ہے کہ مرزا صاحب کے ان الہامون مین خطاب عام کسی طرح
نہین ہوسکتا اور نہ خلیفہ صاحب کی مثال اس مقام پر صحیح ہوسکتی ہے بلکہ اُسکے ماننے سے
شرمناک بات پیش آتی ہے۔ آگے چلکر حکیم صاحب فرماتے ہین جب مخاطب مین مخاطب
کی اولاد۔ مخاطب کے جانشین اور اُسکے مماثل داخل ہین تو احمد بیگ کی لڑکی کی لڑکی
کیا داخل نہین ہوسکتی ہے۔ ہمارے بیان سے ظاہر ہوگیا کہ ہر جگہ مخاطب مین اُسکی اولاد وغیرہ
داخل نہین ہوسکتی اور بالخصوص یہان داخل ہونے کی کوئی صورت نہین ہے اور جب
مرزا صاحب نے اسکا فیصلہ کردیا ہے کہ اس خطاب مین فقط احمد بیگ کی بڑی لڑکی ہی
مراد ہے اُسکی اولاد مراد نہین ہے جسکا بیان ہولیا تو اب خلیفہ صاحب کا قول لائق توجہ نہین
ہوسکتا پھر فرماتے ہین کیا آپ کے علم الفرائض مین بنات البنات کو حکم بنات نہین ملسکتا"
جی ہان۔ نہین مل سکتا بنات ذوی الفروض مین ہین اور بنات البنات
ذوی الارحام مین ہین۔ دونون مین بڑا فرق ہے۔ کیا مرزا صاحب کی اولاد مرزا کے
عصبہ نہین۔ حکیم صاحب یہان ترکہ تقسیم نہین ہوتا۔ کہ اُسکا عصبہ ہونا کام آوے
یہان حکم خداوندی یا اطلاع خداوندی کا ذکر ہے جسکے لئے حکم ہو اور جسکے لئے اطلاع ہو
ضرور نہین کہ جو بشارت باپ کے لئے ہو وہ بیٹے کے لئے بھی ہو۔ مرزا صاحب تو نہایت
زور سے برابر کہتے رہے کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح مین آئیگی اور بارہا
اسکا اظہار کیا۔ اسکو مشتہر کیا اور اسکو خداتعالیٰ کا قول بیان کیا۔ برسون یہی کہتے رہے
کسیوقت عموم اور شمول کا شائبہ بھی اُن کے کلام مین نہین پایا گیا پھر حکیم صاحب کیونکر

اسکے خلاف زور دے رہے ہین اور اپنی قابلیت مین بٹہ لگا رہے ہین خلیفہ صاحب کی ایکاور تقریر بھی اسکے متعلق دیکھی اُسے دیکھکر تو فرقہ باطنیہ کی توجیہین یاد آگیٔن اسی طرح وہ بھی خدا اور رسول کو الزام دیتے ہین اور کتاب اللہ کے خلاف کہا کرتے ہین اور اُن باتونکو خدا کے اسرار بتلاتے ہین خلیفہ صاحب کی ساری تقریر کو نقل کرنا فضول ہی اسمین دو باتین اس قابل ہین کہ مسلمانون کو اُن کی اصلی حالت سے اطلاع دیجائے ۔

(۱) خلیفہ صاحب فرماتے ہین ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کی کنجیون کا ذکر فرمایا کہ مجھے دی گیٔن ہین مگر آپنے وہ کنجیان نہ دیکھین کہ چل دیئے " غرض یہ کہ اسی طرح مرزا صاحب نے بعض پیشگوئیان کین اور وہ پوری نہ ہوئین کہ مرزا صاحب چل دیے ایسی باتوئین اللہ تعالیٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہین (۲) حضرت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی ۔ یَعِدُ وَلَا یُوْفِی ۔ بعض دفعہ خدا وعدہ کرتا ہی مگر پورا نہین کرتا "

یہ حکیم صاحب کے اقوال ہین جنھین دیکھکر حیرت ہو رہی ہی کہ وہ کس بلند آسمان پر تھے اور اب کس تاریک غار مین جا گرے ۔ مرزا صاحب کی شغف محبت نے اُنکے دل و دماغ کو بیکار کردیا اللہ تعالیٰ اُن کے حال پر رحم فرمائے اور اُنکے قلب سے ظلمت کے پردے کو ہٹائے ۔ افسوس ہی مرزا صاحب کی محبت مین خدا پر اور اُسکے رسول پر الزام لگا رہے ہین اور اوسے اسرار خدا بتاتے ہین حکیم صاحب اگر ایسی صریح غلط باتین بھی اسرار خدا کہدینے سے مان لینے کے لائق ہوجائین تو پھر کسی باطل پرست اور گمراہ کے مقابلہ مین آپ زبان نہین کھول سکتے کیونکہ وہ اپنی سب گمراہی کی باتونکو اسرار بتا کر آپکو بند کردیگا اور آپ کچھ الزام اُسے نہ دے سکینگے اب اسکی کچھ تفصیل ملاحظہ کیجائے ۔ حکیم صاحب کہتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کی کنجیون کا ذکر فرمایا کہ مجھے دی گیٔن ہین "

بھائیو ! مجھے انکی دیانت پر نہایت افسوس ہی کہ ایسے معرکہ کی بات اور حکیم صاحب ایسے گول الفاظ مین بیان کر رہے ہین جس سے ناواقف بڑے دھوکے مین پڑ سکتے ہین کسی چیز کا ذکر کرنا مختلف طور سے ہو سکتا ہے ۔

(۱) کیا حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خواب کا ذکر فرمایا کہ مین نے یہ خواب دیکھا ہی (۲) یا اللہ تعالی کی مدد اور نصرت بینہ کا خیال کر کے حضور نے اپنا قیاس اور فراست ظاہر فرمائی ہی (۳) یا الہام خداوندی بیان فرمایا یعنی یہ کہ خدا کی طرف سے مجھے اطلاع دیگئی ہی کہ مجھے کنجیان دی گئین۔ اور پھر اس الہام کی صداقت پر کئی مرتبہ اپنا یقین ظاہر فرمایا ہی اور کیسو قت انکی سچائی ظاہر کرنے کے لیے آپنے قسم بھی کھائی ہے یا نہین اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہی یا نہین کہ اگر اسکا ظہور نہو تو مین جھوٹا ہون[ف۱] اسکا ظہور میری صداقت کا معیار ہے حکیم صاحب یہ کچھ بیان نہین کرتے بلکہ مجمل الفاظ لکھکر مرزا صاحب سے الزام اُٹھانا چاہتے ہین حکیم صاحب کے بیان سے ناواقف یہی سمجھین گے کہ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی کہ قیصر و کسری کے خزانہ کی کنجیان دی جائین گی مگر اُسکا ظہور نہین ہوا۔ اسی طرح منکوحہ آسمانی کی نسبت مرزا صاحب نے کہا تھا کہ وہ نکاح مین آئیگی مگر نہین آئی غرض کہ الزام اگر ہی تو دونو پر برابر ہے نعوذ باللہ استغفر اللہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ حکیم صاحب یہ آپنے کہان کا جوڑ کہان لگایا اگر مرزا صاحب نے تلبیس سے مین قصد اناواقفونکو دھوکا دیا ہی تو منتقم حقیقی کے حوالہ ہی اور اگر غلطی سے آپکی سمجھ مین نہین آیا تو سمجھ لیجیے جس قصہ کو آپنے گول الفاظ مین بیان فرمایا ہی وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب ہی جو تعبیر کا محتاج ہی اور اُس خواب کا بیان صحیح حدیثون مین اس طرح ہے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین گذشتہ شب کو سو رہا تھا

ف۱ مرزا صاحب کی اس عظیم الشان پیشگوئی مین یہ سب باتین ہین پہلے پیام نکاح مین اپنا الہام مرزا صاحب نے بیان کیا پھر نکاح مین آنیکا وعدہ خداوندی ظاہر کیا پھر بار بار اپنا یقین اور کامل اعتماد ظاہر فرمایا جن کا ذکر ہو چکا ہی اور حاشیہ پر وہ مقامات بتائے گئے ہین اور احمد بیگ کے خط مین قسم بھی کھائی ہی اور یہ بھی کہا ہے کہ احمد بیگ کا داماد اگر میرے روبرو نہ مرے تو مین جھوٹا ہون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین ایسی ایک بات بھی نہین ہی حکیم صاحب صرف اسقدر کہتے ہین کہ کنجیون کا ذکر فرمایا پھر وہ ذکر فرمانا تو خواب کی حالت کا تھا اب نہین معلوم ہوا کہ اس خواب کی تشریح اور تعبیر کیا ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بیان نہین فرمایا پھر ایسی مجمل بات پیش کر کے کوئی انصاف پسند مرزا صاحب سے الزام کو اوٹھا نہین سکتا ۱۲

کہ یکبارگی دیکھتا ہون کہ (فرشتہ نے) زمین کے خزانون کی کنجیان مجھے دین

بینما انا نائم البارحة اذ اوتیت بمفاتیح خزائن الارض او خزاین الارض

یا تمام زمین کے خزانے میرے روبرو پیش کیے

(بخاری ومسلم وغیرہما)

حدیث مین صرف اسیقدر خواب کا ذکر ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خواب بیان فرماکر اسکی تعبیر مین یا اوسکی شرح مین کوئی لفظ نہین فرمایا۔ مگر اور حدیثون سے اُسکی شرح بخوبی ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ خزانہ زمین کی کنجیان یا تمام زمین کا خزانہ ایسا تھوڑا تو نہین ہو سکتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک مین آجائے۔ اس لیئے اس خواب کا مطلب یہ ہے کہ صورت مثالیہ کنجیون کی یا خزانہ کی حضور کے سامنے پیش کی گئی یا فرشتہ نے یہ کہا کہ روی زمین کے خزانے آپکو دیئے گئے۔ اب آپکو دیئے جانیکا کیا مطلب ہے وہ اُن حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے جنمین حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کی نسبت پیشگوئی کی ہے کہ تم ملک فارس اور روم کو فتح کروگے اور اُن کا خزانہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین صرف کروگے ایک روایت اس طرح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیشگوئی فرماتے ہین کہ

یفتح اللہ لکم ارض فارس وارض الروم وارض حمیر قیل ومن یستطیع الشام مع الروم ذوات القرون فقال واللہ لیفتحها اللہ لکم ویستخلفکم فیها۔

(امام احمد طبرانی وغیرہما)

فارس اور روم اور حمیر کے ملک پر اللہ تمہین فتح دیگا بعض صحابہ متعجب ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت روم سے کون لڑ سکتا ہے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ اللہ تمہین ضرور اُسپر کامیاب کریگا اور تم اپنا خلیفہ وہان بیٹھاؤ گے۔

ایک مرتبہ حضورؐ نے اپنے کشف کی حالت بیان فرمائی کہ مین نے کسریٰ اور روم کے شہرون کو دیکھا اور جبریئل نے کہا کہ آپ کی امت انپر قابض ہوگی۔

اور بخاری اور مسلم کی روایت مین ہو کہ کسریٰ اور قیصر مرینگے اور اُن کے بعد پھر کوئی
کسریٰ اور قیصر نہین ہوگا اور اُن کے خزانون پر تم قابض ہوگے اور تم اُنھین اللہ
تعالیٰ کی راہ مین صرف کروگے۔ صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہین **والذی نفسی بیدہ
لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ تعالیٰ**۔ یعنی قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے
مین میری جان ہو کسریٰ اور قیصر کے خزانہ تم اللہ کی راہ مین صرف کروگے یا صرف کیے
جائینگے۔ حکیم صاحب جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیان صاف کہہ رہی ہین
کہ خواب مین فرشتہ نے صورت مثالیہ کنجیون کی یا خزانہ کی پیش کرکے بغرض مسرت آپسے
کہا کہ یہ خزانہ آپکا ہی یہ صرف خزانہ ملنے کی خبر دی اس کہنے کا مطلب یہی ہو کہ یہ خزانہ آپکی امت
کے لئے ہی کیونکہ اگر آپ اُسکے مالک ہوتے تو وہ امت ہی کے کام آتا۔ آپ اپنے عیش و عشرت
اور عمدہ غذاؤن اور مقوی دواؤن مین ہرگز صرف نکرتے اپنی امت ہی کو دیتے اسکا ثبوت
آپکے ۲۳ برس کی معمولی گذران سے بخوبی ہوتا ہی۔ اسلئے آپکو دینا امت ہی کو دینا ہے
البتہ اُسوقت اسکی تصریح نہین کیگئی دوسرے وقت آپکو اُسکی شرح الہام سے معلوم ہوئی اور آپنے
پیشگوئی فرمائی اور اُسکا ظہور حسب ارشاد آپکے ہوا کیا یہ روایتین آپکی نظر سے نہین گذرین
خلیفہ صاحبا یہ حضرت سرورِ کونین رسول الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا خواب اور سچی پیشین گوئی ہو
اسکو جھوٹی کہنا کسی مسلمان کا کام نہین ہو آپ مرزا صاحبا کی پیشین گوئیونکی طرح اسے نہ خیال کیجئے
جنکے معنی بناتے بناتے آپکے مرزا صاحب مرگئے مگر نہ بنا سکے آپنے عجیب و غریب معنی ڈھالے جنکی
قلعی ابھی کھول گئی اور آپکا مسلوب العقل ہونا ثابت کیا گیا ف۵ چاک کو تقدیر کے ہرگز رفو
کر تی نہین + سوزنے تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے + **غرضکہ** ان حدیثون سے خواب کی جو تعبیر
ظاہر ہوئی اُسکا ظہور یقینی طور سے ہوا اور منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی کا ظہور مرزا صاحبکے
بیان کے بموجب ہرگز نہین ہوا اُس خزانہ کی کنجیان تو صحابہ نے دیکھین اور اُنکے قبضہ مین آئین
اور آپکے ارشاد کے بموجب اس خزانہ کو اُنھون نے صرف کیا چونکہ آپ اُنکے ہادی اور مرشد

ف۵ قرآن و حدیث مین اسکے مواقع مذکور ہین ۱۲

تھے آپ ہی کی وجہ سے وہ خزانہ صحابہ کے قبضہ مین آیا اسلئے دو وجہ سے یہ کہسکتے ہین کہ یہ خزانہ حضوؐ
کے قبضہ مین آیا ایک یہ کہ اس سے اسلام اور مسلمانون کو فائدہ ہوا اسکا ثواب حضوؐ کو ایسا ہی ملا جیسا کہ
حضوؐ اپنے ملوک خزانہ کو صرف کرتے اور آپکو ثواب ملتا دوسرے یہ کہ وہ خزانہ اللہ کی راہ مین صرف ہوا اور
تمام مسلمانون کو یعنی اُسوقت کی پبلک کو فائدہ پہونچا یہ بعینہ بادشاہ کا فائدہ ہے اگر اس طور کی ملک
خواب مین دکھائی گئی تو عجب نہین بہت خواب ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے ظاہری معنی سے اُنکی تعبیر بالکل مخالف
معلوم ہوتی ہے۔ اور یہان تو کچھ ایسی مخالفت نہین ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۶ مین
لکھتے ہین خوابین تعبیر طلب ہوتی ہین خوابونکی تعبیر مین کبھی موت سے مراد صحت اور صحت سے مراد
موت ہوتی ہے اب اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے خواب کی یہ تعبیر ہو کہ آپکے جانشین اس
خزانہ کے مالک ہون گے تو نہایت ظاہر ہے یہ تعبیر مخالف بھی نہین ہے۔

الغرض خواب کو پیش کر کے اُسکے ظاہری لفظون سے استدلال پیش کرنا صحیح نہین ہے مگر الحمد للہ ہم نے
دکھادیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے نہ کوئی ایسی پیشگوئی کی جسکا ظہور حسب ارشاد نہوا ہو
نہ آپکا کوئی خواب غلط ثابت ہوا اگر حکیم صاحب اپنے مرشد کی غلط پیشگوئیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر الزام لگانا چاہتے ہین جس سے اُنکے ایمانکی حالت معلوم ہوتی ہے مرزا صاحب نے بھی
تحفہ گولڑویہ مین اسی قسم کا الزام لگایا ہے۔ (استغفر اللہ نعوذ باللہ۔)

جسکا حاصل یہ ہے کہ حدیبیہ کی پیشگوئی وقت اندازکردہ پر پوری نہوئی حالانکہ یہ محض افترا ہے آپنے حدیبیہ مین
کوئی پیشگوئی ایسی نہین کی جسکا وقت آپنے اپنے اندازسے معین کردیا ہو اور وہ پیشگوئی اُسوقت پوری
نہوئی ہو یہ بالکل غلط ہے۔ مرزا صاحب چونکہ اپنے اوپر سے الزام دفع نہین کرسکتے اسلئے حضرت سردار انبیاء
پر الزام لگا کر عوام کا مونھہ بند کرنا چاہتے ہین۔ جو باتین القاء ربانی مین بیان کی ہین وہ بھی
محض غلط ہین اُنکی غلطی مین ایک خاص رسالہ لکھا گیا ہے۔ **ناظرین** خوب یاد رکھین کہ حدیبیہ کے پیشین گوئی
مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے کوئی وقت اپنے انداز سے بیان نہین فرمایا اور نہ آپکے
کسی فعل سے ایسا ثابت ہوا بلکہ صحیح بخاری کی حدیث سے ظاہر کہ آپنے وقت کے بیان کرنے سے

ط دیکھو براہین حصہ پنجم نقل الکی ص ۱۲

انکار کیا اور لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب جس وقت کو اندازکردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہین حضرت عمرؓ کے روبرو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کی تعیین سے انکار فرماتے ہین اور حضرت عمرؓ اس انکار کی تصدیق کرتے ہین۔ مگر مرزا صاحب زبردستی یہ الزام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگا کر اپنے واقعی الزام سے بری ہونا چاہتے ہین اسکی تحقیق مین جداگانہ رسالہ لکھا گیا ہے اور حصہ دوم مین بھی اسکا بیان ہے اسکے علاوہ یہ دونون خواب ہین وحی نبوت نہین ہے جسکے معنے اور مطلب رسول پر نہایت روشن ہوتے ہین اور خواب تعبیر کا محتاج ہوتا ہے اور اسکی تعبیر اکثر اوقات پوشیدہ ہوتی ہے اگر خواب کو وحی کہا جائے تو بھی وحی نبوت نہین ہے جسپر نبوت کا مدار ہوتا ہے غرضکہ بیداری کی وحی اور خواب برابر نہین ہوسکتا بیداری کی وحی مین یہ نہین ہوسکتا کہ نبی اس وحی کے معنے نہین سمجھا اور خواب مین ہو سکتا ہے اسلئے مرزا صاحب کی اس محکم پیشین گوئی کے مقابلہ مین جسکی صراحت اور تشریح پندرہ برس تک بار بار کے الہام سے ہوتی رہی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خواب کو پیش کرنا سخت جہالت یا فریب دہی ہے حکیم صاحب خدا کے لئے کچھ تو انصاف کیجئے۔ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی میرے نکاح مین آئیگی کس زور شور سے کی ہے اور کتنی مدت تک آپکے مرشد اسکا اعلان کرتے رہے ہین اور کس کس طرح سے انھون نے اسپر اپنا یقین ظاہر کیا ہے یہانتک کہ اجلاس پر حاکم نے دریافت کیا کہ آپکو امید ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی آپکے نکاح مین آئیگی اسکے جواب مین مرزا صاحب کہتے ہین امید کیسی یقین ہے۔ اور پھر چلدیئے اور اسکی صورت دیکھنا بھی نصیب نہوئی۔

اسی طرح اسکے میان کے لئے پیشگوئی کی کہ ڈھائی برس کے اندر مرجائیگا جب وہ نہ مرا تو کیسی کیسی بیہودہ اور غلط[ف۱] باتین بنائی ہین کہ خدا کی پناہ اسکے بعد اسی کیلئے دوسری پیشین گوئی کی گئی اور کہا گیا کہ اسے مہلت دیگئی ہے مگر میرے سامنے اسکا مرنا تقدیر مبرم ہے اگر وہ نہ مرے اور مین مرجاؤن تو مین جھوٹا ہون (حاشیہ انجام آتھم صہ ۳۱)۔ مرزا صاحب کو مرے ہوئے کئی برس ہوگئے اور اسکا خاوند ابتک زندہ ہے۔ غرضکہ یہ دوسری پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی پھر ایسی جھوٹی پیشین گوئیون کے مقابلہ مین یا انپر پردہ ڈالنے کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب پیش کرتے ہو اور پھر اسمین غلط باتین ملا کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط الزام لگا کر اپنی برأت کرنا چاہتے ہو۔ افسوس

ف۱ اسکا ذکر حصہ دوم مین آئیگا ارشاد القرآن صفحہ ۱۱

کیا ہی دیانت ہے مگر بحمد اللہ اُس خواب کی بھی سچائی ظاہر کردی اور آپکی قابلیت اور دیانت بھی کھول دی گئی

دوسری بات حکیم صاحب کی یہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہین یعد ولا یوفی اور بعض یوعد ولا یوفی لکھتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے اور بعض مرتبہ پورا نہین کرتا۔ حکیم صاحب آپکا علم کیا ہوگیا جو مضمون قرآن مجید کے صریح خلاف ہے جسکے ماننے سے خدائے قدوس پر الزام آتا ہے اُسے آپ مان رہے ہین قرآن مجید کی متعدد آیتین نقل کیگئی ہین جن سے قطعی طور سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور وعید مین خلاف نہین ہوسکتا اس کے خلاف سنت اللہ بتانا محض غلط اور نصوص قطعیہ کے مخالف ہے پھر کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ نصوص قرآنیہ کے خلاف عقیدہ رکھکر اور خدائے قدوس پر الزام لگاکر حضرت محبوب سبحانی کی پناہ مین جائین اور اُنکے کلام سے سند پیش کرین یہ خیال خام ہے نصوص قطعیہ کے خلاف ان بزرگون کے کلام ہرگز نہین ہوسکتے حضرت محبوب سبحانی نہایت بلند پایہ کے بزرگ ہین وہان سکر و شطحیات کا بھی پتہ نہین ہے آپ نہایت ہی شریعت کے متبع ہین آپ بھی قرآن مجید کے خلاف نہین فرماسکتے آپکی شان اس سے نہایت اعلیٰ ہے البتہ یہ حضرات جہان مراتب ولایت اور عارفین کی حالت بیان کرتے ہین اُسے وہی سمجھ سکتے ہین جن پر کم و بیش وہ حالتین گذری ہین۔

جو اُن حالتون سے محض ناآشنا ہین وہ اُنھین ہرگز نہین سمجھ سکتے اسی لئے اُنکے کلام کو سند مین پیش کرنا کسی طرح جائز نہین ہے۔ **اسکے بعد** مین کہتا ہون کہ حضرت شیخ کا یہ جملہ اُنکی کسی کتاب مین مین نے نہین دیکھا اور نقل کرنیوالے کسی کتاب کا حوالہ نہین دیتے اگر فتوح الغیب مین ہے تو بتائین کون مقالہ مین ہے البتہ اُن کا ارشاد ہے۔ فیجوز ان یعدہ اللہ ولا یطلعہ علیہ وفاءٗ یعنی مقام فنا مین عارف کو اسقدر محویت اور از خود رفتگی ہوتی ہے کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے وعدہ کرے اور اُسکے ایفا کی اُسے خبر نہو یعنی وہ وعدہ الٰہی پورا ہو مگر اُسکا پورا ہونا اُسپر ظاہر نہو کیونکہ یہ مقام فنا مین از خود رفتہ ہوتا ہے اسے اپنی خبر نہین ہوتی وعدے کے پورا ہونیکی خبر اسے کیا ہوگی شیخ کا مطلب یہ ہرگز نہین ہے کہ وعدہ الٰہی پورا نہین ہوتا۔

بلکہ عارف کی کمال محویت سمجھانے کے لئے امکانی صورت فرض کرکے مثال دیتے ہین کہ عرفا کاملین عاشقان خدا ہین اور چاشنی چشیدہ محبت اسکو سمجھ سکتے ہین کہ عاشق اپنے محبوب کے مسرت بخش وعدے کسقدر محظوظ اور مسرور ہوا کرتا ہی اور پھر اُسکے پورا ہونیکے انتظار مین اُسکی عجب حالت رہتی ہی اور جب اُسکا محبوب اُس وعدے کو پورا کرتا ہی تو خوشی کے مارے یہ پھولے نہین سماتا مگر یہ عرفا ایسے ازخود رفتہ اور مدہوش ہوجاتے ہین کہ اُسکے وعدے اور ایفا کی بھی انھین خبر نہین رہتی معلوم ہوتا ہی کہ حکیم صاحب نے اسی مقام کو غلط سمجھکر جملہ یعد ولا یوفی اپنی طرف سے بنا یا اور جاہل مریدون نے اسے نعمت غیر مترقبہ سمجھکر مشہور کرنا شروع کیا۔ **تنبیہ** حکیم صاحب کی شغف محبت ناجائزہ قابل ملاحظہ ہی کہ مرزا صاحب نے جو بڑے زور وشور سے یہ کہا تھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی وعدہ کرتا ہی (۱) کہ احمد بیگ کی لڑکی تیرے نکاح مین آئیگی (۲) اور ایک ایسا عجوبہ لڑکا تجھے دیا جائیگا گویا اللہ تعالی آسمان سے اُتر آیا (۳) شلا قادیان طاعون سے محفوظ رہیگا مگر ان وعدونکا ظہور نہوا۔ نہ وہ لڑکی نکاح مین آئی نہ اُس عجوبہ لڑکے کا ظہور ہوا۔ نہ قادیان طاعون سے محفوظ رہا۔ اب مرزا صاحب جھوٹے ہوئے جاتے ہین اسلئے حکیم صاحب اسکا جواب دینے مین مضطر ہوئے اور غلبہ محبت امر حق کو قبول کرنے نہین دیتا بلکہ آمادہ کرتا ہی کہ جس طرح ہو مرزا صاحب کو اس الزام سے بچانا چاہئے اگرچہ خدا پر اور اُسکے رسول پر الزام آئے اسلئے پہلا جواب تو ایسا دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام آیا کہ فلان پیشگوئی یا خواب آپکا سچا نہین ہوا اور دوسرے جواب مین خدا تعالی پر الزام ہی کہ وہ قدوس صادق القول وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرتا ہی یعنی مرزا صاحب سے اُسنے وعدے کئے اور پورے نہ کئے اور دوسرے جواب مین ایک بڑے بزرگ کے کلام کو سند مین پیش کرتے ہین مگر ظاہر ہوگیا کہ جو جوابات اونھون نے دیئے وہ اُن کی ابلہ فریبی یا محض غلط فہمی تھی۔

مسلمانو!! ہمارے مستحکم عظیم الشان اعتراضونکو دیکھو اور مرزا صاحب اور اُنکے بڑے خلیفہ کے جوابات پر نظر کرو کہ کیسے غلط ہین۔ مرزا صاحب کے اور اُنکے خلیفہ کے یہ جوابات ہین اور یہ اُنکے اقوال ہین اب تمہین انصاف کرو کہ صدی کے مجدد اور وقت کے مسیح ایسے شخص ہوسکتے ہین اور ایسے مسیح کے خلیفہ ایسی باتین بناسکتے ہین جنسے خدا اور رسول پر سخت الزام آئے۔ اللہ تعالے چشم بصیرت عنایت کرے اور ایسے ناجائز محبت سے محفوظ رکھے آمین۔ واللہ الموفق والمعین والحمد للہ رب العلمین ○

فیصلہ آسمانی

کے

علاوہ چالیس رسالون سے زیادہ خانقاہ رحمانیہ
مونگیر سے شائع ہوئے ہین۔ خاکسار محمد اسحٰق
مہتمم مطبع رحمانیہ مونگیر سے طلب کیجیے۔ کل رسالون
کی قیمت تقریباً چھ روپے چار آنے ہوتی ہی +
حامیان اسلام ان رسالون کو خرید کر اسلام
کی مدد کرین۔ اور مسلمانون کو اس گمراہی سی بچائین
اللہ تعالیٰ ہمت و توفیق عنایت فرمائے

آمین

دردمندانِ اسلام!!!

یہ خاکسار آپ سے بمنت کہتا ہے کہ اسوقت نظر کو وسیع کرکے ملاحظہ کیجیے کہ اسلام پر اور اہل اسلام پر کیا کیا مصیبتین آرہی ہین۔ مختلف گروہ اُسکے نیست و نابود کرنیکے لیئے بڑی بڑی کوششین کر رہے ہین۔ علاوہ علانیہ مخالفین اسلام کے اُنکا حملہ بہت سخت ہی جو اسلام کا دعوے کرکے اصلی اسلام کو مٹانا چاہتے ہین۔ اُنہین ایک گروہ قادیانی اپنے جھوٹے مذہب کے پھیلانے مین بڑا کوشان ہی۔ اُنکے مرشد مدعی نبوت و رسالت **مرزا غلام احمد قادیانی** ہین۔ اُنکا کاذب ہونا اِس رسالہ **فیصلہ آسمانی** مین نہایت روشن کرکے دکھایا گیا ہے۔ اور اِس طریقہ سے دکھایا ہے کہ خاص و عام ہر ایک شخص اگر توجہ کرے تو مرزا صاحب کے کاذب ہونے کو متعدد طریقوں سے جان سکتا ہے۔ اُنکے ایسے جھوٹ و فریب دکھائے ہین کہ اُنہین دیکھکر کوئی حق پسند و راست باز اُنہین نیک و صالح بھی نہین اعتقاد کرسکتا۔ نبوت و رسالت تو بڑی بات ہی۔

اِس رسالہ کے تین ۳ حصے ہین۔ ہر ایک حصہ علیحدہ علیحدہ چھپا ہے۔ یہ تینون حصے نہایت قابل دید ہین۔ جن حضرات کو مرزا صاحب کے بارے مین کچھہ تردد ہو۔ اور جو بنظر حق طلبی مرزا صاحب کی حالت معلوم کرنا چاہین۔ وہ اِن رسالون کو ضرور ملاحظہ کرین۔

خاکسار

ابو احمد رحمانی